﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿۔۔۔اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿۔۔۔عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24 — جمعۃ المبارک 24 ؍نومبر 2017ء — 05 ربیع الاوّل 1439 ہجری قمری ❁ 24 ؍نبوت 1396 ہجری شمسی — شمارہ 47

اختصار مگر اہتمام سے نماز کی ادائیگی

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز اختصار سے پڑھاتے مگر ارکان پورے اہتمام سے ادا فرماتے اور آپ سب لوگوں سے زیادہ ہلکی اور مکمل نماز پڑھاتے تھے۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب امر الائمۃ حدیث نمبر :719-720)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

مسیح موعود کے وقت کے لئے یہ حکم ہے کہ تلواروں کو نیام میں کریں اور مذہب کے لئے کوئی شخص تلوار نہ اٹھائے اور اگر اٹھائے گا تو کافروں سے سخت شکست اٹھائے گا اور ذلیل ہوگا۔ مسیح موعود کا آسمان سے نازل ہونا اسی رمز سے قرار دیا گیا ہے کہ اس کا ہاتھ زمینی اسباب کو نہیں چھوئے گا۔ اور وہ محض آسمان کے پانی سے اسلام کے باغ کی آبپاشی کرے گا۔ کیونکہ اب خدا تعالیٰ اس معجزہ کو دکھلانا چاہتا ہے کہ اسلام اپنے شائع ہونے میں تلوار اور انسانی اسباب کا محتاج نہیں۔

’’اور [اکثر لوگ۔(ناقل)] نہیں جانتے کہ قربانی کیا چیز ہے۔ اور کس غرض کے لئے بکریاں اور گائیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ اور ان کے نزدیک ان کی عید فجر سے لے کر عشاء کے وقت تک محض اس لئے ہے کہ خوب کھایا جائے اور پیا جائے اور عیش خوشگوار کیا جائے اور عمدہ لباس پہنا جائے اور چالاک گھوڑوں پر سواری کی جائے اور گوشت تازہ کھایا جائے اور اس دن ان کا کام بجز اس کے تُو نہیں دیکھے گا کہ نرم اور ملائم کپڑے پہنیں اور بالوں کو کنگھی کریں اور آنکھوں کو سرمہ لگائیں اور پوشاک پر عطر ملیں۔ اور اپنے طُرّے اور زُلفیں خوب صاف کریں جیسا کہ زینت کرنے والی عورتیں کیا کرتی ہیں اور پھر مرغی کی طرح جو دانہ پر منقار مارتی ہے چند دفعہ نماز کیلئے حرکت کریں ایسی حرکت جو اس کے ساتھ کچھ بھی حصہ حضور نہ ہو اور وسوسے بکثرت ہوں اور دل میں پراگندگی ہو پھر طرح طرح کی غذاؤں کی طرف جھک جائیں اور طرح طرح کے کھانوں کی طرف۔ اور چارپایوں کی طرح، رنگا رنگ کی نعمتوں سے پیٹ بھرلیں اور لہو اور لعب کی طرف مَیل کریں اور باطل کاموں کی طرف متوجہ ہوں اور شہوات کی چراگاہوں میں اپنے نفسوں کو چھوڑ دیں اور گھوڑوں پر اور یکّوں پر اور اونٹوں پر اور اونٹنیوں پر اور خچروں پر اور لوگوں کی گردنوں پر سواری کریں کئی قسم کی زینتوں کے ساتھ۔ اور تمام دن بیہودہ باتوں میں ضائع کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو گوشت بھیجنے کا تحفہ اور باہم فخر کرنا گائے کے گوشت اور بکروں کے گوشت کے ساتھ۔ اور خوشیاں اور رنگارنگ کی شادیاں اور نفس کی کششیں اور سرکشیاں اور ہنسی اور قہقہہ مار کر ہنسنا پچھلے دانتوں کے نکالنے سے اور اگلے دو دانتوں کے نکالنے سے۔ اور شوق کرنا بازاری عورتوں کے رقص کی طرف اور ان کا بوسہ اور گلے لپٹانا اور بعد اس کے ان کا جائے کمربند۔ پس ہم اسلام کی مصیبتوں پر اِنَّا لِلّٰہِ پڑھتے ہیں اور نیز دنوں کی گردش پر۔ دل مر گئے اور گناہ بہت ہو گئے اور بے قراریاں بڑھ گئیں۔ پس اس اندھیری رات کے وقت اور تند ہوا کی تاریکی کے وقت خدا کے رحم نے تقاضا کیا کہ آسمان سے نور نازل ہو۔☆ سو مَیں وہ نور ہوں اور وہ مجدّد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے اور بندہ مدد یافتہ ہوں اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا اور مَیں اپنے ربّ سے اس مقام پر نازل ہوا ہوں جس کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا اور میرا بھید اکثر اہل اللہ سے پوشیدہ اور دُور تر ہے قطع نظر اس سے کہ عام لوگوں کو اس سے کچھ اطلاع ہو سکے اور میرا مقام غوطہ لگانے والوں کے ہاتھوں سے بہت دُور ہے اور میری اوپر چڑھنے کی بلندی قیاس میں نہیں آسکتی اور یہ قدم میرا خدا تعالیٰ کی راہ میں تیز چلنے والے اونٹوں سے تیز تر ہے۔ پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ۔ اور اپنے تئیں شک اور جنگ کے ساتھ ہلاک مت کرو۔ اور میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور وہ سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینہ کا دھواں چھپا نہیں سکتا اور کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو میری مانند ہو اور ہرگز نہیں پاؤ گے اگرچہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈتے رہو اور یہ کوئی فخر نہیں مگر اس خدا کی نعمتوں کا شکر ہے جس نے اس نونہال کو لگایا ہے۔ اور میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ میں پاکیزہ کیا گیا ہوں اور صاف کیا گیا ہوں تمام مَیلوں اور کدورتوں سے اور میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے۔ پس میری تعریف کرو اور مجھے دشنام مت دو اور اپنے امر کو ناامیدی کے درجہ تک مت پہنچاؤ۔ اور جس نے میری تعریف کی اور کوئی قسم تعریف کی نہ چھوڑی تو اس نے سچ بولا اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا۔ اور جس نے اس بیان کو جھٹلایا پس اس نے جھوٹ بولا ہے اور اپنے خدا کے غصے کو بھڑکایا ہے۔ پس افسوس اس آدمی پر جس نے شک کیا اور عہد کو توڑا اور دل کو شیطان کے وسوسہ سے آلودہ کیا۔ اور مَیں بڑی اونچی درگاہ سے آیا ہوں تا میرا خدا میرے ذریعہ بعض اپنی جلالی اور جمالی صفتیں دکھلاوے یعنی شر کا دور کرنا اور بھلائی کا پہنچانا کیونکہ زمانہ کو اس بات کی حاجت تھی کہ اس بدی کو دور کیا جائے جو حد سے بڑھ گئی تھی اور اس نیکی کو بلند کیا جائے جو جاتی رہی تھی۔ اس لئے خدا کی عنایت نے چاہا کہ زمانہ کو وہ چیز دی جاوے جسے وہ اپنی زبان حال سے مانگتا ہے اور مردوں اور عورتوں پر رحم کیا جائے‘‘۔

☆ حاشیہ: یہ جو حدیثوں میں لکھا ہے کہ مسیح موعود نازل ہوگا یہ نزول کا لفظ اس اشارہ کے لئے اختیار کیا گیا ہے کہ وہ زمانہ ایسا ہوگا کہ تمام زمین پر تاریکی چھا جائے گی اور دیانت اور امانت اور راستی زمین پر سے اٹھ جائے گی۔ اور زمین ظلم اور جور سے بھر جائے گی۔ تب خدا آسمان سے ایک نور نازل کرے گا اور اس سے زمین کو دوبارہ روشن کردے گا۔ وہ اوپر سے آئے گا کیونکہ نور ہمیشہ اوپر کی طرف سے آتا ہے اور مسیح موعود کا وقت ایسا وقت بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت اشاعت اسلام کے تمام اسباب معطل ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے دونوں ہاتھ درماندہ ہو جائیں گے کیونکہ خدا کی غیرت اس بات کو چاہے گی کہ اس اعتراض کو اٹھاوے اور دفع اور دور کرے جو کہا گیا ہے کہ اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلایا گیا۔ پس مسیح موعود کے وقت کے لئے یہ حکم ہے کہ تلواروں کو نیام میں کریں اور مذہب کے لئے کوئی شخص تلوار نہ اٹھائے اور اگر اٹھائے گا تو کافروں سے سخت شکست اٹھائے گا اور ذلیل ہوگا۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کی جماعت جن کو انہوں نے مصر سے نکالا تھا ایسی لڑائیوں میں ہمیشہ مغلوب ہوتی رہی جن لڑائیوں کے لئے موسیٰ کے منشاء کے برخلاف انہوں نے پیش قدمی کی۔ سو اب بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ مسیح موعود کا آسمان سے نازل ہونا اسی رمز سے قرار دیا گیا ہے کہ اس کا ہاتھ زمینی اسباب کو نہیں چھوئے گا۔ اور وہ محض آسمان کے پانی سے اسلام کے باغ کی آبپاشی کرے گا۔ کیونکہ اب خدا تعالیٰ اس معجزہ کو دکھلانا چاہتا ہے کہ اسلام اپنے شائع ہونے میں تلوار اور انسانی اسباب کا محتاج نہیں۔ پس جو شخص باوجود اس صریح ممانعت اور موجودگی حدیث یَضَعُ الۡحَرۡبَ کے پھر تلوار اٹھاتا ہے اور غازی بننا چاہتا ہے گویا وہ ارادہ کرتا ہے کہ اس معجزہ کو مشتبہ کردے جس کا ظاہر کرنا خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے یعنی بغیر انسانی اسباب کے اسلام کو زمین پر غالب اور محبوب الخلائق بنا دینا۔ منہ

(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 52 تا 56۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)......................

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

....

ساؤتھ افریقہ

کیپ ٹاؤن کی نواحی بستی Langa میں خدمت انسانیت کے پروگرام کا کامیاب انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 3؍جون 2017ء بروز ہفتہ جماعت احمدیہ کیپ ٹاؤن کو نواحی بستی Langa میں خدمت انسانیت کا پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

کیپ ٹاؤن کی نواحی بستیوں میں مقامی افریقن لوگوں کے کافی مسائل ہیں جن میں بے روزگاری کی وجہ سے بھوک اور افلاس، بیماریاں، یتیم بچّے وغیرہ سرفہرست ہیں۔ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں بھوکوں کو کھانا کھلانے اور بیماروں کو طبّی امداد کی فراہمی کا سلسلہ presbyterian چرچ کے احاطہ میں کیا گیا۔ وکیل سے مشورہ کرنے اور مریضوں کے معائنہ کا انتظام نرسری سکول میں کیا گیا۔ کُل 19 لوگوں نے ڈاکٹر صاحب سے معائنہ کروایا اور تین لوگوں نے احمدی وکیل سے مشورہ کیا۔

کھانا کھلانے کا انتظام چرچ کے سامنے قصبہ کی بڑی سڑک کے ساتھ گاڑیوں کے رُکنے کی ایک جگہ پر کیا گیا اور اس جگہ کو 'محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں' کے بینر کے علاوہ دوسرے بینرز کے ساتھ سجایا گیا۔ کھانے میں ڈبل روٹی کے ساتھ سبزیوں، دال اور گوشت کا شوربہ پیش کیا گیا۔ مکرم منصور احمد زاہد صاحب صدر جماعت و مبلغ سلسلہ کیپ ٹاؤن کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق کھانا کھانے والوں میں بچوں اور بوڑھوں کی اکثریت تھی اور کُل 250 لوگوں نے کھانا کھایا۔ اس موقع پر علاقہ کے چیف بھی آئے اور اس پروگرام کو سراہا۔ مقامی چرچ کے پادری بھی اس موقع پر موجود تھے۔

... ...

مسجد بیت الاوّل کیپ ٹاؤن میں بین المذاہب ہم آہنگی پروگرام کا کامیاب انعقاد

21؍جولائی 2017ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء مسجد بیت الاوّل ایتھلون کیپ ٹاؤن (ساؤتھ افریقہ) میں بین المذاہب ہم آہنگی کا پروگرام ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ کے بعد مکرم منصور احمد زاہد صاحب نے تلاوت کی گئی آیات سورۃ آل عمران 114 تا 116 کی تشریح کی اور قرآن کریم کی اصطلاح ''اہل کتاب'' پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دوسرے مذاہب میں جو اچھائیاں ہیں اُن کا اظہار ہونا چاہئے تا کہ مذاہب کی دُوری کم ہو اور لوگ ایک دوسرے کے ساتھ امن اور بھائی چارہ سے رہ سکیں جو کہ وقت کی ضرورت ہے۔

معزز مہمانوں کی تقاریر

اس پروگرام میں Mrs. Mary Frost شامل ہوئیں جن کا تعلق اینگلیکن چرچ سے ہے اور وہ CT11 ادارہ Cape Town Interfaith Innitiative کے بانی ممبروں میں سے ہیں۔ آپ نے اپنے ادارہ کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یہ ادارہ مختلف پروگراموں کے ذریعہ سے بین المذاہب ہم آہنگی لانے کی کوشش کررہا ہے۔

Nicro تنظیم کی ڈائریکٹر Mrs. Venessa Padaychee نے اپنی تقریر میں بتایا کہ وہ عیسائی ہیں لیکن ان کے والد ہندو ہیں۔ تنظیم کے کاموں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ وہ قیدخانہ میں قیدیوں سے رابطہ کرتی ہیں اور قیدیوں کو ممکنہ امداد کے علاوہ آئندہ زندگی کو بہتر بنانے میں مدد کرتی ہیں۔

Elsies River کے علاقہ کے چیف Mr. Hamies Annies نے اپنے قبیلہ کے رسم ورواج کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یورپین لوگوں کے آنے سے اُن کا طرزِ زندگی یکسر بدل گیا ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں بہت سارے مسائل ہیں۔

آخر پر CT11 کی ڈائریکٹر نے ہم آہنگی کے حوالہ سے اختلافات ہونے کے باوجود ایک دوسروں کے ساتھ پیار اور محبت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

مکرم منصور احمد زاہد صاحب صدر جماعت و مبلغ سلسلہ نے پروگرام کا اختتام دعا سے کیا۔ اس کے بعد تمام حاضرین کو ریفریشمنٹس پیش کی گئیں۔

قارئین الفضل سے جماعت احمدیہ ساؤتھ افریقہ کی کوششوں میں برکت اور ان کے اعلیٰ نتائج کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆...☆...☆

تنزانیہ (مشرقی افریقہ)

تنزانیہ کے ریجن سیمیو کے گاؤں Mhunze میں مسجد بیت العلیم کا بابرکت افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کو Simiyu ریجن کے ایک گاؤں Mhunze کی نومبائع جماعت میں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس مسجد کا نام ''مسجد بیت العلیم'' رکھا۔

سیمیو ریجن کے گاؤں Mhunze میں جماعت احمدیہ کا قیام فروری 2016ء میں ہوا۔ جماعت کے قیام سے قبل یہاں پر اسلام برائے نام تھا۔ چنانچہ یہاں پر تبلیغ کی گئی اور بہت سے لوگوں نے احمدیت میں شمولیت اختیار کرلی۔ جماعتی سنٹر کھولا گیا اور تربیت کے لئے مختلف پروگرام بنائے گئے۔ اسی دوران یہاں مخالفین کی طرف سے فتنہ بھی پھیلایا گیا اور نو احمدیوں کو بہکانے کی کوشش بھی کی گئی۔ انہوں نے ہمارے سنٹر کے مقابل پر سنٹر کھولا۔ احمدیوں سے کہا گیا کہ وہ ان کے سنٹر میں نماز کے لئے آئیں اور کیونکہ یہ لوگ مسلمان ہی نہیں ہیں اور اس لئے آپ لوگ جماعت احمدیہ سے الگ ہو جائیں۔ لیکن یہ نومبایعین اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے۔ الحمدللہ۔

نومبایعین کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک معلّم صاحب کو اس گاؤں میں بھجوایا گیا اور وہاں کرائے پر ایک کچا مکان لے کر نمازیں، نماز جمعہ اور اجلاسات کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ مکرم وسیم احمد خان صاحب ریجنل مبلغ موانزہ، شیانگا و سیمیو ریجنز کو متعدد مرتبہ اس گاؤں کا دورہ کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نومبایعین ایمان و اخلاص میں بڑھتے جا رہے ہیں۔

مسجد کی تعمیر کے لئے دسمبر 2016ء میں پلاٹ خریدا گیا جو مین روڈ پر واقع ہے۔ ماہ اپریل 2017ء میں یہاں مسجد کی تعمیر شروع کی گئی اور جون کے آخر میں تعمیر مکمل ہوگئی۔ مقامی احمدیوں نے مسجد کی تعمیر میں وقارعمل کر کے حصہ لیا۔ جس میں معماروں کی مدد، پلاٹ کی صفائی اور پانی کی فراہمی شامل تھی۔ الحمدللہ

مسجد کا افتتاح مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر جماعت تنزانیہ نے 15 جولائی 2017ء بروز ہفتہ کیا۔ محترم امیر صاحب نے تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مہمانوں کا تعارف کروایا گیا۔ اور اس کے بعد امیر صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے مساجد کی تعمیر اور ان کو آباد کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ اسی طرح افراد جماعت کو اپنے اخلاق کو بہتر بنانے، احمدی کی حیثیت سے اپنے فرائض ادا کرنے اور چندوں میں شامل ہونے کی نصائح فرمائیں۔ آخر پر آپ نے دعا کروائی اور یوں پروگرام کا اختتام ہوا۔ اس پروگرام کی حاضری 200 رہی۔ الحمدللہ۔

تنزانیہ کے ریجن سیمیو کے گاؤں Mhunze میں مسجد بیت العلیم کی ایک تصویر

☆...☆...☆

سرینام (جنوبی امریکہ)

رمضان المبارک میں جماعت احمدیہ سرینام کی مساعی

مکرم لئیق احمد مشتاق صاحب (مبلغ سلسلہ سرینام) کی ایک مفصّل رپورٹ کا خلاصہ قارئین الفضل انٹرنیشنل کے لئے پیش ہے۔

....

رمضان المبارک میں پروگرامز کے لئے دو ٹی وی چینلز کے ساتھ معاہدہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سرینام کو دو معروف ٹی وی چینلز (T.B.N.) تری شول براڈ کاسٹنگ نیٹ ورک اور (Radika) رادیکا ٹی وی سے رمضان میں ٹی وی پر پروگراموں کے لئے معاہدہ کرنے کی توفیق ملی۔ 7؍مئی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز کی خدمت اقدس میں دعائیہ خط تحریر کرنے کے بعد پروگرامز کی ریکارڈنگ کا آغاز ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معاہدہ طے ہونے پر اپنے مکتوب مبارک 14؍مئی 2017ء میں فرمایا:

''آپ نے بتایا ہے کہ رمضان میں ٹی وی پر پروگراموں کے لئے دو ٹی وی چینلز سے معاہدہ کرلیا ہے۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور ان پروگراموں کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی مدد و نصرت فرمائے۔ آمین۔''

....

اخبارات میں مضامین کی اشاعت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال رمضان المبارک کے دوران مختلف جماعتی مضامین ملکی اخبارات میں شائع ہوتے ہیں۔ امسال ایک مضمون ''روزہ ایک عالمگیر عبادت'' رمضان المبارک سے قبل ہی چھ مختلف جگہ پر شائع ہو چکا تھا۔ اور رمضان المبارک میں امسال جماعتی تاریخ میں پہلی مرتبہ 5 جماعتی مضامین 2 اخبارات اور 7 ملکی اور 4 غیر ملکی نیوز ویب سائٹس پر 28 بار شائع ہوئے۔

....

ٹی وی پروگرامز

امسال رؤیت ہلال، روزے کی اہمیت، اس کی فضیلت اور برکات، روزے کے مسائل، سفر اور روزہ، روزہ رکھنے کی عمر، تلاوت قرآن مجید کی اہمیت و برکات، اعتکاف کی اہمیت و فضیلت، لیلۃ القدر کی فضیلت اور اس کی تلاش کی سعی، صَدَقَۃُ الْفطر کی اہمیت اور ادائیگی کا طریق، مسجد کا احترام، عیدالفطر اور سنت رسول ﷺ کے موضوعات پر کُل 69 پروگرامز پیش کئے گئے جن کا دورانیہ 17 گھنٹے اور 15 منٹ تھا۔ گیارہ افرادِ جماعت نے ان پروگرامز کی ریکارڈنگ میں حصہ لیا۔

....

مسجد میں افطار پروگرام

16 جون کو ممبران پارلیمنٹ پروفیسر ڈاکٹر ریاض نور محمد صاحب اور سسٹر کرشنا حسین علی اپنی پارٹی کے سینئر اراکین کے ساتھ مسجد آئے۔ اُسی روز مذہبی رواداری کے طور پر معروف سماجی تنظیم ''کلچرل یونی سرینام'' (C.U.S) کا پانچ رکنی وفد بھی مسجد میں افطاری اور کھانے میں شامل ہوا۔ متعدد مہمان نماز مغرب وعشاء اور نماز تراویح میں بھی شامل ہوئے۔ سسٹر کرشنا حسین علی سرینام پولیس کی معروف آفیسر تھیں، اور انہوں نے امریکہ، کینیڈا، ہالینڈ، بیلجیم اور جاپان سے اس شعبہ سے متعلقہ کورس کئے، اور چیف پولیس کمشنر پارامار یبو کے عہدے سے ریٹائر ہونے کے بعد پارلیمنٹ کی ممبر بنیں۔ سنّی مسلم ایسوسی ایشن کے شعبہ خواتین کی متحرک رکن ہیں۔ پہلی بار جماعت احمدیہ کی مسجد میں آئیں اور اللہ تعالیٰ

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر471

مکرم محمود الکعکی صاحب

مکرم محمود الکعکی صاحب کا تعلق لبنان سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1988ء میں ہوئی اور انہیں 2012ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

میری پرورش ایک سُنّی گھرانے میں ہوئی۔ بچپن سے ہی خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میرے دل میں اس طور پر جاگزیں تھی کہ میرے دل میں ہر وقت یہی تمنا رہتی تھی کہ اسلام کی عزت واپس لوٹ آئے اور دوبارہ اسلام اپنی عظمتوں کے ساتھ اس دنیا میں ظاہر ہوجائے۔ چونکہ روایات کے مطابق یہ سب کچھ امام مہدی کی آمد اور آخری زمانے میں قائم ہونے والی خلافت کے ساتھ جڑا ہوا تھا اس لئے میری دلی خواہش اور دعا تھی کہ ہمارے زمانے میں ہی امام مہدی آجائیں اور مجھے نہ صرف ان کی اتباع کی توفیق مل جائے بلکہ اسلامی خلافت اور اس کے عہد میں ہونے والی فتوحات کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا موقع مل جائے۔

تصحیح افکار وعقائد کے داعی کے ساتھ

نوجوانی کی عمر کو پہنچ کر میرا رجحان مختلف دینی امور اور مختلف ادیان کے عقائد کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کی طرف زیادہ ہوگیا۔ مجھے اس بات کا تو یقین تھا کہ دراصل اسلامی عقیدہ ہی درست ہے لیکن اکثر اس بات پر پریشان ہوجاتا تھا کہ باوجود اسلامی عقیدہ رکھنے کے مجھے صوم وصلوٰۃ میں وہ لذت کیوں نہیں ملتی جس کا ذکر ہماری کتب میں موجود ہے۔ ہماری مروّجہ روایات کے مطابق یہ مشہور تھا کہ جس نے نماز چھوڑی اسے اس چھوڑی ہوئی نماز کو روزِ محشر جہنم کی آگ پر ادا کرنا ہوگا۔ اس کے باوجود چونکہ میری نماز بے تاثیر اور محض اٹھنے بیٹھنے کی بے لذت حرکات سے ہی عبارت تھی اس لئے میں نے نماز چھوڑ دی۔

پہلی بار احمدیت سے تعارف

ساتویں جماعت میں میرا ایک دوست تھا جس سے میرا مسلسل رابطہ تو نہ تھا لیکن وقتاً فوقتاً اس سے ملاقات ہوجاتی تھی اور کبھی کبھی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بھی گفتگو کا موقع مل جاتا تھا۔ 2012ء میں اس دوست نے مجھے کسی کام کے لئے بلایا اور پہلی بار ہماری آپس میں بیٹھ کر طویل بات ہوئی۔ مختلف امور کے بارہ میں شروع ہونے والی یہ بات دینی موضوعات کے گرد گھومنے لگی۔ میں نے محسوس کیا کہ وہ ہر مسئلے کے بارہ میں میرے دل میں شک ڈالنا چاہتا ہے۔ مثلاً وہ حضرت آدم اور عیسیٰ اور امام مہدی علیہم السلام کے بارہ میں مروجہ عقائد کا ذکر کرکے اعتراضات اٹھاتا اور پھر جنت ودوزخ کی حقیقت، جنّ و شیاطین اور ان کا انسانوں کے سر پر سوار ہوکر مختلف حرکتیں کروانے وغیرہ کے مسائل چھیڑتا اور کہتا کہ یہ سب کچھ ہمارے معاشرے میں رائج ہے لیکن یہ عقائد فلاں فلاں قرآنی آیات کے خلاف ہیں لہٰذا یہ عقائد درست نہیں ہوسکتے۔

پھر اس نے کہا کہ فلاں فلاں امور کی تحریف کرکے نہ جانے کیا سے کیا بنا دیا گیا ہے۔ میرے پاس ان سب کا جواب ہے لیکن مَیں تمہیں ابھی نہیں بتاؤں گا بلکہ ابھی تم ان تمام امور کے بارہ میں غور وفکر کرو اور اگلی بار جب ہم ملیں گے تو پھر ان کے بارہ میں بات کریں گے۔

اگلی دفعہ میری ملاقات اس دوست کے گھر پر ہوئی۔ اس نے اپنے لیپ ٹاپ میں محفوظ کی ہوئی ویڈیو فائلز مجھے دکھائیں ان میں مختلف ٹی وی چینلز کے بعض پروگرامز تھے۔ ہم نے ان میں سے بعض پروگرام سنے۔ ان میں سے بعض پروگرام پیش کرنے والے خود ہی سوال اٹھاتے اور پھر خود ہی ان کا جواب دیتے اور نہایت تسلّی بخش دلائل اور عقل ومنطق کے مطابق مضمون بیان کرتے تھے۔

کچھ عرصہ اس دوست کے ساتھ ملنے جلنے اور بیٹھنے کے بعد مجھ پر کھلا کہ اس دوست نے مختلف ٹی وی چینلز کے یُوٹیوب پر موجود اچھے اچھے پروگرامز اکٹھے کئے ہوئے تھے اور وہ معاشرے کے پڑھے لکھے طبقے کو یہ پروگرامز سنا سنا کر اپنی طرف سے تصحیحِ افکار وعقائد کا کام کیا کرتے تھے۔ ان کا طریق یہ تھا کہ معاشرے میں رائج اسلامی تعلیمات کے منافی عقائد کا ذکر کرتے اور لوگوں کو تدبّر کرنے کی دعوت دیتے پھر ان کے غلط ہونے کے دلائل پیش کرتے۔

احمدیت کا تعارف

جب اس دوست کے لیپ ٹاپ میں موجود بعض پروگراموں سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مہدی اور مسیح موعود ایک ہی وجود کے دو نام ہیں اور وہ مبعوث ہو چکے ہیں تو مجھے سخت حیرانی ہوئی، لیکن چونکہ ان کے دلائل قرآن سنت کے عین مطابق تھے۔ اسی طرح مرزا غلام احمد صاحب کی شخصیت کو دیکھ کر یہ کہنا بہت مشکل تھا کہ انہوں نے یہ دعویٰ کسی جھوٹ کی بنا پر کیا ہوگا کیونکہ تواضع اور انکسار آپ کی طبیعت کا لازمی جزو دکھائی دیتا تھا۔ اسی طرح آپ کے خلفاء بھی تواضع اور انکسار کا مجسم نمونہ نظر آتے تھے۔ اس کے باوجود میں بعض اوقات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چہرہ مبارک کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا اور خاصی دیر تک ایسی ہی کیفیت میں بیٹھا رہتا، اور بالآخر اسی نتیجہ پر پہنچتا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ یہی میرا شعور آپ کے خلفاء کی تصاویر دیکھنے کے بعد تھا۔

دعا اور انشراح صدر

اس سب کے باوجود میں تردّد کا شکار تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تصور تو ہمارے ذہن کے پردوں پر ایسے جلی حروف میں تحریر کیا ہوا تھا کہ جس کے بعد کسی کا اس اُمّت میں آنا تقریباً ناممکن نظر آتا تھا۔

اس سال رمضان آیا تو میں نے روزے رکھنے اور نماز ودعا کی طرف توجہ کرنے کا ارادہ کیا۔ اس عزم کو عملی رنگ دیا تو میں نے محسوس کیا کہ یہ میری زندگی کا پہلا ایسا رمضان تھا جس میں مجھے ایک غیر معمولی روحانی کیفیت کا تجربہ ہورہا تھا۔ میں نے بہت خشوع وخضوع سے نمازیں ادا کیں، بڑی تضرع وابتہال کے ساتھ دعائیں کیں اور بڑے غور وخوض اور تدبر کے ساتھ قرآن کریم کا مطالعہ کیا۔ ہر بار احمدی تفاسیر مجھے قرآن کریم کا ایسا نیا فہم عطا کرنے لگیں جو اس زمانے کے حالات اور ضرویات کے ساتھ ہر لحاظ سے مکمل طور پر ہم آہنگ تھا۔ ہر آنے والا دن میرے دل میں ایم ٹی اے پر پروگرام پیش کرنے والے احمدی احباب کی محبت میں اضافہ کرتا جارہا تھا۔ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تفسیر بہت زیادہ پسند آئی۔ اس تفسیر میں حضورؓ نے بیان فرمایا ہے کہ انہیں ایک فرشتے نے رؤیا میں آکر سورت فاتحہ کی تفسیر سکھائی تھی۔ میں نے شروع میں جب یہ رؤیا پڑھا تو کہا کہ دیکھتے ہیں کہ اس رؤیا میں کس حد تک صداقت ہے کیونکہ اگر یہ علوم خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوئے تو اللہ تعالیٰ مجھے ان کی صداقت کا نشان دکھادے گا۔ چنانچہ جب تفسیر کبیر کا مطالعہ شروع کیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ تفسیر کبیر میں تحریر کئے جانے والے روحانی دقائق اس رؤیا کے پورے ہونے اور ان علوم کے خدا کی طرف سے دیئے جانے کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ تفسیر کبیر پڑھ کر مجھے خلافت کے خدا تعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق اور خلافت کے خدا کی طرف سے ہونے کا بھی یقین ہوگیا۔

بیعت کا فیصلہ

جس بات نے مجھے بیعت کا فیصلہ کرنے پر مجبور کردیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ تھا جسے پروگرام الحوار المباشر میں احباب کرام نے نہایت خوبصورت پیرائے میں پیش کیا۔ اس واقعہ کی تفسیر دل موہ لینے والی تھی اور جب یہ سنا کہ اس میں دراصل یہ پیشگوئی بھی تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کے واقعات کے مماثل واقعات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی ظہور پذیر ہوں گے، اور پھر ان واقعات کے بارہ میں جان کر ایک عجیب وجد کی سی کیفیت طاری ہوگئی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانیوں اور وادی غیر ذی زرع کے واقعات اور ذبیح اللہ کی حقیقت جیسے امور کو سن کر مجھے یقین ہوگیا کہ یہ جماعت ہی حقیقی اسلام کی خالص تعلیم کو پیش کرنے والی اور دین اسلام کی برتری ثابت کرنے والی واحد جماعت ہے۔

دو عجیب خوابیں اور بیعت

جماعت کی سچائی تو میرے لئے ثابت ہوچکی تھی پھر بھی دعا جاری تھی تا باضابطہ طور پر بیعت کرنے کا مرحلہ بھی طے ہوجائے۔ اسی عرصہ میں میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اور میرا ایک اور احمدی دوست بادلوں کے اوپر اتنی بلندی پر اڑ رہے ہیں کہ وہاں سے ہمیں جنت دکھائی دیتی ہے۔ اس رؤیا کے بعد مجھے یقین ہوگیا کہ یہ جماعت سچی ہے۔

ابھی پہلے رؤیا کو دیکھے چند روز ہی گزرے تھے کہ میں نے ایک اور رؤیا میں اپنے اسی احمدی دوست کو دیکھا جسے پہلے رؤیا میں اپنے ساتھ بادلوں کے اوپر اڑتے ہوئے پایا تھا۔ لیکن اس رؤیا میں اس دوست کی حالت بہت شرمناک تھی، شیاطین اسے بہکاتے پھر رہے تھے اور مکمل طور پر وہ ان کے قبضہ میں آچکا تھا۔ کبھی کبھی وہ شیاطین کا مقابلہ بھی کرتا لیکن ان کے چنگل سے نکلنا اس کے بس کی بات نہ تھی۔

اس وقت مجھے اس دوسرے رؤیا کی سمجھ نہ آئی اور چونکہ میں اپنے اس دوست کا احترام بھی کرتا تھا اس لئے اسے اس رؤیا کے بارہ میں نہ بتایا۔ لیکن بعد میں جب یہ شخص جماعت چھوڑ گیا تو مجھے اس رؤیا کی صحیح تعبیر کی تفہیم ہوئی اور اس وقت ایک بار پھر میرے لئے جماعت کی صداقت روشن ہوکر سامنے آگئی۔

کچھ عرصہ کے بعد میں نے بیعت کا فیصلہ کرلیا اور اپنے اس دوست کو بھی بیعت کرنے کی ترغیب دینی شروع کردی جس کی ویڈیوز دیکھ کر مجھے احمدیت کا تعارف ہوا تھا۔ وہ بھی بیعت پر آمادہ ہوگیا اور یوں ہم نے عربک ڈیسک کو اپنی بیعتیں ارسال کردیں۔

والدین کو تبلیغ

بیعت کے بعد مجھے سب سے زیادہ اس بات کی فکر تھی کہ میں اپنے گھر والوں کو کیونکر احمدیت کے بارہ میں بتاؤں اور کس طریق پر بات کروں کہ جسے سننے کے لئے ان کے سینے کھلیں۔ چنانچہ میں نے اس بارہ میں بکثرت دعا کرنی شروع کردی۔ اس کے بعد میں نے بعض رؤیا دیکھے جن سے مجھے یہی تفہیم ہوئی کہ مجھے اب اپنے گھر والوں کو تبلیغ شروع کردینی چاہئے۔ چنانچہ میں نے اپنے والد صاحب کو جب جماعت کے بارہ میں بتایا تو انہوں نے کہا کہ میں خود ایم ٹی اے دیکھ کر فیصلہ کروں گا۔ پھر انہوں نے بعض مولوی حضرات سے بات کی تو انہوں نے والد صاحب کے کان بھرے کہ یہ جماعت کافر ہے۔ والد صاحب نے جب ایم ٹی اے کے مزید کچھ پروگرام دیکھے تو کہنے لگے کہ میں نے اب تک جتنی جماعتیں دیکھی ہیں ان میں سے یہ سب سے سچی جماعت ہے۔

کچھ عرصہ قبل میرے والد صاحب نے مجھے بتایا کہ انہوں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہے اور آپ کے پیچھے سے بارُعب آواز میں یہ کہا جارہا تھا کہ: ''ارہاصات نبوت''۔

اسی طرح میں نے اپنی والدہ کو تبلیغ کی اور مختلف عقائد کی تشریح اور تفسیر بیان کرنے کے بعد انہیں بتایا کہ یہ تمام عقائد اور اچھی تفاسیر جماعت احمدیہ کی ہیں جس کے بانی نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ مسیح موعود اور امام مہدی ہیں۔ اور آج ان کے پانچویں خلیفہ جماعت کی قیادت کررہے ہیں۔ انہوں نے میری بات پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔

ایک روز میری والدہ صاحبہ بھی میرے ساتھ ایم ٹی اے دیکھ رہی تھیں اس وقت کسی سابقہ جلسہ سالانہ کا ایک پروگرام لگا ہوا تھا۔ اچانک میری والدہ صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آج سے بیس سال پہلے میں نے ان کو خواب میں اسی شکل اور ہیئت اور لباس میں دیکھا تھا جس میں وہ اس وقت ٹی وی کی سکرین پر نظر آرہے ہیں۔ پھر انہوں نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ: میں نے اس شخص کو ایک بہت بڑی کرسی پر بادلوں کے درمیان بیٹھے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کی کرسی بہت بڑی، مضبوط اور طویل تھی۔ اس کی چاروں دراز ٹانگوں کو چار موٹے اور

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں ان کی مخالفت ان کی ابتدا میں ہوئی اور ایک وقت تک یہ مخالفت کا دَور چلتا رہا اور پھر آہستہ آہستہ وہ مخالفت کا دَور اس طرح نہیں رہا۔
اس زمانے میں سوائے اسلام کے کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جس کی مذہب کے حوالے سے مخالفت ہو رہی ہو۔

بدقسمتی سے مسلمانوں کا ایک طبقہ جن میں شدت پسند اور نام نہاد جہادی گروہ بھی شامل ہیں اور مسلمان علماء کا ایک طبقہ جنہیں نام نہاد علماء کہنا چاہئے جن کو نہ قرآنی تعلیم پر غور کرنے اور اسے سمجھنے کی صلاحیت ہے اور نہ ہی تاریخ کا صحیح تجزیہ کرنے کی صلاحیت ہے اور علم ہے، انہوں نے اسلام کے مخالفین کو اپنے خیالات پھیلانے اور اسلام کی غلط تصویر پیش کرنے کا موقع دیا ہوا ہے۔ بلکہ بہت سے تاریخی حقائق جن کا ان کو علم ہی نہیں اور مستشرقین کی تاریخ کو دیکھ کر وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کی تاریخ ہے اور اس سے بھی بڑھ کر اب اور پہلے بھی مسلمان حکومتوں نے اپنی حکومتوں کے غلط نظام چلا کر، اپنی رعایا پر ظلم کر کے مخالفینِ اسلام کے خیالات کو مزید ہوا دی اور ان کو یہ کہنے کا موقع ملا کہ دیکھو جو لوگ، جو حکومتیں، جو لیڈر اپنے عوام کو ظالمانہ طریق پر مار سکتے ہیں ان سے دوسروں پر، غیر مذاہب پر ظلم نہ کرنے کی کیا توقع رکھی جاسکتی ہے۔ لیکن یہ سب باتیں بھی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچا ہونے کی دلیل ہیں۔

ہم احمدی اس بات کے گواہ ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جس مسیح و مہدی نے آنا تھا وہ آیا اور اس نے اپنے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور صرف دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ مسیح و مہدی کی آمد سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ نشانیاں اور خدا تعالیٰ کے اپنی کتاب میں بیان کردہ حالات و نشانات جو اس آنے والے مسیح و مہدی کے زمانے سے متعلق تھے ہم نے پورا ہوتے دیکھے اور دیکھ رہے ہیں۔

سب سے بڑا اعتراض جسے آجکل دنیا میں پیش کیا جاتا ہے اور بڑی شدت سے مغربی میڈیا بھی اور اسلام مخالف طاقتیں بھی پیش کر رہی ہیں وہ اسلام کی جنگجوانہ تعلیم اور اسلام کا شدت پسند اور دہشتگرد مذہب ہونا ہے۔ حقیقت میں یہ ایسا اعتراض ہے جس کا اسلامی تعلیم یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے کچھ بھی تعلق نہیں۔
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اعتراض کو ردّ کر کے اسلامی جنگوں اور جہاد کی حقیقت کھول کر بتائی ہے۔

قرآن مجید، احادیث نبویہ ﷺ، تاریخی حقائق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں اسلامی جنگوں کے حوالہ سے غیر مسلموں کے اعتراضات کا ردّ اور جنگوں سے متعلق اسلامی تعلیمات کا تذکرہ

آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم بتا کر غیر مسلموں کے منہ بھی بند کریں اور مسلمانوں کو بھی بتادیں کہ اب اگر تم اسلام کی ترقی دیکھنا چاہتے ہو اور اس کا حصہ بننا چاہتے ہو تو مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہو کر ہی یہ کر سکتے ہو۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ کسی خونی مہدی نے نہیں آنا۔ اب اسلام نے پھیلنا ہے اور یقیناً پھیلنا ہے اور اپنی امن پسند تعلیم سے پھیلنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اب دنیا کی بقا ہے تو اس میں کہ اسلام کو قبول کرے۔ اب مسلمانوں نے اپنی ترقی کو دیکھنا ہے تو صرف اس مسیح و مہدی کے ساتھ جڑ کر دیکھ سکتے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ اور وہی مسیح و مہدی جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق آیا اور جس نے جماعت کا ایک سلسلہ قائم کر دیا۔
اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر اسلام کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے اپنی تمام تر طاقتوں اور اپنی صلاحیتوں کے ساتھ تبلیغ اسلام کرنے والے ہوں

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب۔ فرمودہ 27 اگست 2017ء بروز اتوار بمقام کالسروئے جرمنی

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں ان کی مخالفت ان کی ابتدا میں ہوئی اور ایک وقت تک یہ مخالفت کا دَور چلتا رہا اور پھر آہستہ آہستہ وہ مخالفت کا دَور اس طرح نہیں رہا۔ اس زمانے میں سوائے اسلام کے کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جس کی مذہب کے حوالے سے مخالفت ہو رہی ہو۔ مشرکین مکہ نے اسلام کو پھیلنے سے روکنے اور ختم کرنے کی اور مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچانے اور ختم کرنے کی اپنے وسائل اور اپنی طاقت اور اپنے طریقے سے کوشش کی اور پھر مختلف دوروں میں یہ کوششیں ہوتی رہیں۔ جب زمانہ کتابیں لکھنے اور پریس کا آیا تو مستشرقین نے اسلام کی مخالفت میں تاریخی حقائق کو غلط رنگ میں لکھ کر اور قرآن کریم کی غلط تشریح کر کے اس کی مخالفت کی اور آج تک جیسا کہ میں نے کہا یہ مخالفت کا سلسلہ جاری ہے۔ اور بدقسمتی سے مسلمانوں کا ایک طبقہ جن میں شدت پسند اور نام نہاد جہادی گروہ بھی شامل ہیں اور مسلمان علماء کا ایک طبقہ جنہیں نام نہاد علماء کہنا چاہئے جن کو نہ قرآنی تعلیم پر غور کرنے اور اسے سمجھنے کی صلاحیت ہے اور نہ ہی تاریخ کا صحیح تجزیہ کرنے کی صلاحیت ہے اور علم ہے، انہوں نے اسلام کے مخالفین کو اپنے خیالات پھیلانے اور اسلام کی غلط تصویر پیش کرنے کا موقع دیا ہوا ہے۔ بلکہ بہت سے تاریخی حقائق جن کا ان کو علم ہی نہیں اور مستشرقین کی تاریخ کو دیکھ کر وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کی تاریخ ہے اور اس سے بھی بڑھ کر اب اور پہلے بھی مسلمان حکومتوں نے اپنی حکومتوں کے غلط نظام چلا کر، اپنی رعایا پر ظلم کر کے مخالفینِ اسلام کے خیالات کو مزید ہوا دی اور ان کو یہ کہنے کا موقع ملا کہ دیکھو جو لوگ، جو حکومتیں، جو لیڈر اپنے عوام کو ظالمانہ طریق پر مار سکتے ہیں ان سے دوسروں پر، غیر مذاہب پر ظلم نہ کرنے کی کیا توقع رکھی جاسکتی ہے۔

لیکن یہ سب باتیں بھی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچا ہونے کی دلیل ہیں۔ ایک تو اسلام مخالف طاقتوں کے بیانات اور کتابیں لکھنا اور اس کے تاریخی حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں خطرہ ہے اور دل میں یہ فکر ہے کہ کیونکہ ابھی بھی مسلمانوں کا ایک طبقہ اپنی دینی تعلیم پر قائم ہے اور ابھی بھی قرآن کریم اپنی اصلی حالت میں موجود ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس نے ہمیشہ رہنا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس لئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک وقت میں اسلام دنیا کا سب سے بڑا مذہب بن جائے اور اس کے ماننے والے سب دوسرے مذاہب کے ماننے والوں سے زیادہ ہو جائیں۔ اس لئے وہ اسلام کی مخالفت میں اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ کس طرح اس کو ختم کیا جائے۔

دوسرے جہاں تک مسلمان علماء اور بادشاہوں کا سوال ہے تو اس کی پیشگوئی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دی تھی کہ ایک وقت کے بعد نہ انصاف پسند بادشاہ مسلمانوں میں رہیں گے (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 285 حدیث 18596 مسند نعمان بن بشیرؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) اور نہ ہی علم و عمل والے علماء رہیں گے۔ قرآن کریم کی سمجھ ان کو نہیں ہوگی بلکہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ (الجامع لشعب الایمان جلد 3 صفحہ 318-317 حدیث 1763 مطبوعہ مکتبۃ الرشد ناشرون 2003ء) ایسے حالات میں پھر خدا تعالیٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجے گا جو دین اسلام کی حقیقت کو دنیا کو بتائے گا۔ مسلمانوں کی بھی صحیح رہنمائی کرے گا اور دنیا کو بھی بتائے گا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے۔ اور اسلام کی تعلیم پر جو الزام لگائے جاتے ہیں ان کی حقیقت کیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو جو غلط باتیں آپ کی طرف منسوب کر کے اعتراض کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس کی حقیقت کیا ہے۔ وہ دنیا کو بتائے گا کہ تم جس نبی اور جس دین کو دنیا کے لئے تباہ کُن تصور کرتے ہو وہی اصل میں دنیا کی بقا کا ضامن اور نجات دہندہ بھی ہے۔ گھریلو عائلی معاملات اور بچوں کی تربیت سے لے کر آپس کے معاشرتی تعلقات، رشتوں کے حقوق، تک اور معاشرے کے حقوق تجارتی لین دین اور حکومت چلانے کے طریق سے لے کر بین الاقوامی تعلقات اور حکومتوں کے آپس کے تعلقات اور دنیا کے امن کی ضمانت اور بین المذاہب تعلقات تک اسلام کی حقیقی تعلیم وہ آنے والا مسیح و مہدی بتائے گا۔

اسلام پر اعتراض کرنے والے اسلام پر اس

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی قربانیوں کا سب سے زیادہ اِدراک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو ماننے والوں کو ہی ہے اوراس کا سب سے زیادہ عملی اظہار بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہی کرتے ہیں۔ آج دنیا تو مال و دولت سمیٹنے کی دوڑ میں لگی ہوئی ہے۔ احمدیوں کی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو پیسہ کماتے ہیں دولت کماتے ہیں اور جب انہیں مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی جائے تو وہ اپنا مال پیش کرتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس مسلسل تربیت کا نتیجہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری فرمائی ہے۔

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مالی قربانی کے بارہ میں بعض نصائح کا تذکرہ)

جب انسان اپنی پیاری ترین چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں اس کو بڑھا کر دیتا ہوں اور سات سو گنا تک بھی دے سکتا ہوں اور اس سے زیادہ بھی دے سکتا ہوں۔ تو جب احمدی یہ قربانی کرتے ہیں تو ان کو یہ بھی یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑھا کر دے گا اور ہمارے سے بھی یہ سلوک کرے گا۔

دنیا کے مختلف ممالک میں پرانے احمدیوں اور نو احمدیوں کی مالی قربانی اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے ان سے سلوک اور ان کے اموال میں برکت کے نہایت ایمان افروز واقعات کا بیان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ابتدا سے لے کر آج تک مخلصین پرانے احمدی بھی، نئے آنے والے بھی، اللہ تعالیٰ کے سلوک اور وعدے کا تجربہ رکھتے ہیں۔

احمدیوں کی اکثریت اس بات کا اِدراک رکھتی ہے کہ یہ زمانہ جو تکمیلِ اشاعتِ اسلام کا زمانہ ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے جو کہ مختلف زبانوں میں قرآن کریم کی اشاعت اور ترجمہ کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی اشاعت اور جماعت کے لٹریچر کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ مساجد کی تعمیر کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ مشن ہاؤسز کے قیام کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ جماعات کے قیام کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ اس وقت ایشیا میں بھی، افریقہ میں بھی، یورپ میں بھی، نارتھ امریکہ میں بھی، انڈونیشیا میں بھی جماعات کا قیام عمل میں آ چکا ہے جہاں سے مربیان اور مبلغین فارغ ہو کر تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ جب یہ ساری چیزیں احمدیوں کے علم میں آتی ہیں تو ان کو پتا ہے کہ اس کے لئے مالی قربانی کی بھی ضرورت ہے اور پھر وہ مالی قربانی کرتے ہیں۔ اسی طرح جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہ فرمایا کہ مخلوق کی ہمدردی بھی جزوِ ایمان ہے۔ اس ہمدردی کے تحت ہسپتالوں، سکولوں کا قیام اور اس کے علاوہ بھی جماعت میں امداد کا نظام ہے۔ اور یہ سارا کچھ بھی مخلصین کی قربانیوں کے ذریعہ سے ہی ہو رہا ہے۔

تحریک جدید کے چوراسیویں (84) سال کے آغاز کا اعلان۔ گزشتہ سال میں تحریک جدید کے مالی نظام میں جماعت کو ایک کروڑ پچیس لاکھ اسّی ہزار پاؤنڈز کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ پاکستان کے علاوہ باقی دنیا میں جماعت جرمنی نمبر ایک پر۔ برطانیہ دوسرے نمبر پر اور امریکہ تیسرے نمبر پر رہی۔

تحریک جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ کی بہت گنجائش ابھی باقی ہے۔ افرادِ جماعت اور انتظامیہ کو اس طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید۔

مختلف پہلوؤں سے ممالک اور جماعتوں کی مالی قربانی کا جائزہ۔

کچھ عرصہ قبل مسجد بیت الفتوح کمپلیکس میں آگ لگنے سے عمارت کو جو نقصان ہوا اس کی تعمیرِ نو کے لئے یُوکے کی جماعت کے افراد اور دنیا بھر کے مخیّر حضرات کو مالی قربانی کی تحریک تین سال کے عرصہ میں اپنی رقم کے جو بھی وعدے کریں ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن کم از کم تیسرا حصّہ پہلے سال میں ہی ضرور ادا کر لیں۔

مکرم عادل حمود ناخوذہ صاحب آف یمن کی وفات۔ مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 03 ر نومبر 2017ء بمطابق 03 ر نبوت 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ

(آل عمران:93) اس آیت کا ترجمہ ہے کہ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وہ مضمون بیان فرمایا ہے جسے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والے مومنین نے ہی بہتر رنگ میں سمجھا ہے۔ اس کا سب سے بڑھ کر اظہار تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے کیا جنہوں نے اپنا مال، اپنی جان، اپنا وقت دین کے لئے قربان کیا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ''اَلْبِرّ'' کی حقیقت کو سمجھا۔ یعنی نیکی کے اس معیار کو سمجھا اور حاصل کرنے کی کوشش کی جو نیکیوں کا اعلیٰ ترین معیار تھا۔ جو تقویٰ کا اعلیٰ معیار تھا۔ جو اخلاق کا اعلیٰ معیار تھا۔ جو مالی قربانی کرنے کا اعلیٰ

معیار تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا اعلیٰ معیار تھا۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! میرا ایک باغ ہے جو بیرحاء کے نام سے جانا جاتا ہے اور مسجد نبوی کے قریب ہی وہ باغ تھا۔ انہوں نے عرض کی کہ مجھے اپنی جائیدادوں میں سے سب سے زیادہ پیارا یہی باغ ہے۔ آج مَیں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ (صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن باب لن تنالوا البر... الخ حدیث 4554)

تو یہ معیار تھے صحابہ کے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی قربانیوں کا سب سے زیادہ اِدراک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو ماننے والوں کو ہی ہے اور اس کا سب سے زیادہ عملی اظہار بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہی کرتے ہیں۔ آج دنیا تو مال و دولت سمیٹنے کی دوڑ میں لگی ہوئی ہے۔ احمدیوں کی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو پیسہ کماتے ہیں دولت کماتے ہیں اور جب انہیں مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی جائے تو وہ اپنا مال پیش کرتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس مسلسل تربیت کا نتیجہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری فرمائی ہے۔ مختلف موقعوں پر مختلف پیرائے میں اور مختلف نصائح کے ساتھ آپ نے ہمیں قربانیوں کی نصیحت فرمائی۔ چنانچہ ایک موقع پر مالی قربانی کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ

''دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے (خواب میں دیکھے) کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کہ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز خرچ نہ کرو گے۔ کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے''۔ (حقوق العباد ادا کرنے کے لئے یہ فرمایا کہ حق العباد کے لئے اس کا بہت بڑا حصہ، اس کی ضرورت مال کی ضرورت ہے)۔ فرماتے ہیں کہ ''اور ابنائے جنس اور مخلوق الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔'' (حقوق العباد بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔ اس کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا۔ مضبوط نہیں ہوتا۔ پکا نہیں ہوتا۔) فرمایا کہ ''جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔'' (دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے) ''اور اس آیت میں، لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔ پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔'' (یعنی وہ کسوٹی ہے جس سے تقویٰ کو پرکھا جاتا ہے۔) فرمایا کہ ''ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں لِلّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دین کے لئے) ایک ضرورت بیان کی اور وہ کُل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے''۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 96-95۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ وہ اعلیٰ ترین معیار ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قائم فرمایا اور آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قائم فرمایا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر گھر کا کُل سامان لے کر آ گئے۔ حضرت عمر گھر کا نصف سامان لے کر آ گئے اور اسی طرح باقی صحابہ بھی اپنی اپنی استعداد کے مطابق قربانیاں دیتے رہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 95۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور یہی وہ روح اور معیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ مثالیں دے کر ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بہت سے احمدی ہیں جو قربانیوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب وہ قرآن اور حدیث میں اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات پڑھتے ہیں تو اس بات پر ان کو یقین بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کے اموال اور نفوس میں برکت کا بھی فرمایا ہے۔ جب انسان اپنی پیاری ترین چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں اس کو بڑھا کر دیتا ہوں اور سات سو گنا تک بھی دے سکتا ہوں اور اس سے زیادہ بھی دے سکتا ہوں۔ تو جب احمدی یہ قربانی کرتے ہیں اور جب احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق خرچ کرتے ہیں تو ان کو یہ بھی یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑھا کر دے گا اور ہمارے سے بھی یہ سلوک کرے گا۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ ''جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے''۔ یہ بڑی ضروری چیز یاد رکھنے والی ہے۔ دھوکے سے کمائی ہوئی کمائی اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ پاک کمائی قبول کرتا ہے۔ اور فرمایا کہ ''جس نے پاک کمائی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا (چاہے وہ کھجور کے برابر ہی کمائی ہو) اور اسے بڑھاتا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی''۔ فرمایا کہ ''جیسے تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے اور اسے بڑا جانور بنا دیتا ہے''۔ (صحیح البخاری کتاب الزکاۃ باب الصدقۃ من کسب طیب... الخ حدیث 1410)

اب اس زمانے میں جب ہم یہ پڑھتے ہیں یہ باتیں سنتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سنتے ہیں تو یہ کوئی پرانے قصے کہانیاں نہیں ہیں۔ بلکہ آج بھی قربانیاں کرنے والوں کو ذاتی تجربات ہوتے ہیں اور پھر جو وہ قربانیاں کرتے ہیں تو یہ بات ان کے وسائل میں بھی وسعت پیدا کرتی ہے اور ان کے ایمان میں بھی اضافہ کرتی ہے۔ چنانچہ چند ایک واقعات مَیں بیان کرتا ہوں۔

کیمرون افریقہ کا ایک ملک ہے وہاں کے مبلغ انچارج کہتے ہیں کہ وہاں کے ایک معلم ابوبکر صاحب ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک احمدی نے جو پچھلے سال بیروزگار تھے۔ عبداللہ ان کا نام ہے اور اتنے برے حالات تھے کہ اپنے فیملی کو سنبھالنا بھی ان کے لئے مشکل تھا۔ اس حالت میں وہ ایک دن نماز جمعہ پہ آئے۔ نماز جمعہ کے بعد جب سیکرٹری صاحب نے تحریک جدید کے لئے اعلان کیا تو عبداللہ صاحب کے پاس جیب میں دس ہزار فرانک سیفا تھے انہوں نے اعلان سنتے ہی ساری رقم تحریک جدید کے لئے دے دی۔ کچھ دنوں کے بعد دوبارہ سینٹر میں آئے تو کہنے لگے کہ خدا تعالیٰ نے میرا چندہ قبول کر لیا اور ایک ہفتے کے اندر ایک پرائیویٹ کمپنی نے مجھے کام دیا ہے اور میری تنخواہ ایک لاکھ فرانک سیفا مقرر ہوئی ہے جو میرے چندے سے دس گنا زیادہ ہے اور ہر ماہ مجھے ملے گی۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ کہتے ہیں کہ اس لئے اب مَیں پہلے ماہ کی تنخواہ بھی جماعت کو چندہ میں دیتا ہوں۔ اب یہ غریب لوگ ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کس طرح ان تجربات سے گزارتا ہے۔ کس طرح برکات سے نوازتا ہے۔ ایک اور مثال بھی ہے۔

کانگو برازاویل میں ایک نومبایع احمدی داؤد صاحب ہیں۔ یہ بھی افریقہ کا ملک ہے۔ ان کے تنگ مالی حالات کے پیش نظر ان کو کہا گیا کہ کم از کم ہر جمعہ احمدیہ مسجد میں ادا کرنے آیا کریں۔ جب وہ جمعہ پر باقاعدہ ہوئے تو پھر ایک دن جمعہ کے بعد انہیں علیحدہ ملاقات میں مالی قربانی کی اہمیت کا بتایا اور کہا کہ جو کچھ بھی خدا تعالیٰ آپ کو دے اس میں سے کچھ نہ کچھ ضرور اس کی راہ میں دیں۔ جو کچھ آپ خدا کی راہ میں دیں گے وہ اس سے بڑھ کر لوٹائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے پاک کمائی اگر ادا کرو گے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے تو تمہیں لوٹاؤں گا۔ ان کو یہ کہا گیا کہ اس طرح آپ کے تنگ مالی حالات فراخی میں بدل جائیں گے۔ یہ کہہ کر وہ مبلغ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے ان کو واپسی کا کرایہ بھی دیا اور رخصت کر دیا۔ ایک ہفتے کے بعد جمعہ کے لئے آئے تو جمعہ کے بعد بہت خوش نظر آ رہے تھے۔ وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ آپ نے گزشتہ جمعہ کو چندوں کی جو تحریک کی تھی تو مسجد سے جانے سے قبل مَیں نے سو فرانک سیفا چندے کی مدّ میں ادا کئے تھے۔ چندہ دینے کے بعد میں جیسے ہی گھر پہنچا تو ایک پڑوسی دوست جنہوں نے کچھ مہینوں سے تھوڑی سی جلانے والی لکڑی ہمارے صحن میں رکھی ہوئی تھی وہ اچانک لکڑی لینے کے لئے آ گئے اور جاتے ہوئے چار ہزار فرانک سیفا میرے ہاتھ میں تھما گئے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ ابھی تو میں چندہ دے کر گھر پہنچا ہی تھا تو ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے چالیس گنا بڑھا کر عطا کر دیا۔

اسی طرح تنزانیہ کے امیر صاحب نے لکھا کہ ایک نومبایع عبید کُوئی صاحب بیان کرتے ہیں کہ راجگیری میرا پیشہ ہے اور عرصہ پانچ مہینے سے کوئی خاص کام نہیں مل رہا تھا۔ بڑے مشکل حالات تھے۔ بیوی بچے بھی مشکل سے رہ رہے تھے۔ بڑا مشکل سے گزارہ ہو رہا تھا۔ ایک دن معلم نے چندہ کی تحریک کی۔ کہتے ہیں اس وقت مجھے اور زیادہ پریشانی ہوئی کیونکہ جو رقم میرے پاس تھی وہ صرف اتنی تھی کہ اس دن کے لئے بیوی بچوں کا بندوبست ہو سکتا تھا۔ جب معلم صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے سے اللہ تعالیٰ برکت ڈالتا ہے تو مَیں نے فیصلہ کیا کہ یہ رقم چندے میں دے دیتا ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا اور اس کے بعد مجھے یہ خیال آیا کہ آج میرے بچے کیا کھائیں گے؟ میں یہی سوچ رہا تھا۔ ابھی کچھ دیر گزری تھی کہ مجھے یہ پیغام ملا کہ کہیں پر تعمیر کا کام ہو رہا ہے مَیں فوراً وہاں جا کر پیمائش وغیرہ کر لوں۔ اس کے ساتھ ہی مجھے اجرت کے طور پر ایڈوانس میں کچھ رقم بھی دی گئی۔ میں بڑا حیران ہوا کہ پانچ ماہ سے مَیں مشکل میں دوچار تھا اور جونہی اللہ کی راہ میں دیا اس کی طرف سے برکتوں کے دروازے کھل گئے۔ چنانچہ اس دن سے جب میں نے اللہ کی راہ میں دیا۔ میرے حالات اب بدل گئے ہیں۔ اب کبھی میں چندہ ترک نہیں کروں گا۔ یہ نومبایعین کو بھی اللہ تعالیٰ ان تجربات سے گزارتا ہے۔

مالی افریقہ کا ایک اَور ملک ہے۔ وہاں ایک صاحب لاسینا (Lassina) صاحب ہیں۔ ان کو تین چار سال پہلے بیعت کی توفیق ملی۔ انہوں نے اپنی معمولی آمد سے پانچ سو فرانک سیفا چندہ دے دیا اور کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں شمولیت اور چندہ جات کی ادائیگی سے پہلے کاروبار ٹھیک نہیں تھا۔ لیکن چندے کی برکت سے کاروبار میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکت ڈالی ہے اور اب اللہ کے فضل سے وہ موصی بھی ہیں (پہلے انہوں نے تحریک جدید میں پانچ سو چندہ دیا تھا) اور اب اِس وقت وہ پانچ سو کی بجائے پینتیس ہزار فرانک سیفا ماہوار چندہ ادا کرتے ہیں اور ان کے غیر احمدی دوست ان کے کاروبار میں اضافہ کو دیکھ کے سمجھتے ہیں کہ شاید جماعت ان کی مالی مدد کر رہی ہے۔

فرانس سے ایک نومبایع حمزہ صاحب لکھتے ہیں کہ بیعت کرنے کے بعد جب مجھے جماعت میں چندے کے نظام کا پتا چلا تو اس وقت میرے مالی حالات بہت کمزور تھے۔ میرے پاس اتنے پیسے نہیں تھے۔ مجھے بعض احمدی دوستوں نے بتایا کہ چندے میں بڑی برکت ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے بدلے میں

کئی گنا بڑھا کر لوٹا دیتا ہے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ میرے پاس ساٹھ یورو تھے۔ میں نے سوچا کہ اللہ کی راہ میں چندہ دیتا ہوں۔ باقی جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ کہتے ہیں ابھی چندہ دیئے ہوئے چند دن ہی گزرے تھے کہ میری بینک سٹیٹمنٹ گھر پر آئی تو میں نے دیکھا کہ میرے اکاؤنٹ میں کہیں سے چھ سو یورو آئے ہوئے ہیں۔ پتا کرنے پر معلوم ہوا کہ حکومت نے میرے چھ سو یورو دینے تھے جو پہلے ان کے ریکارڈ میں نہیں تھے۔ اس طرح جو رقم میں نے چندے میں دی تھی اللہ تعالیٰ نے کئی گنا بڑھا کر مجھے واپس کر دی جس کا مجھے وہم و گمان بھی نہیں تھا۔

تنزانیہ کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ احمد ثانی صاحب Dodoma ریجن سے تعلق رکھتے ہیں اور موصی بھی ہیں۔ انہوں نے اپنا وعدہ پچاس ہزار شلنگ لکھوایا ہوا تھا جو بہت پہلے پورا ادا کر دیا تھا۔ پھر گزشتہ ماہ انہوں نے خواب میں مجھے دیکھا کہ مَیں ان کے گھر گیا ہوں اور میں نے ان سے پوچھا کہ زمین سے سونا نکالنے کا کام آپ کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جی حضور۔ لیکن یہ کام ٹھیک نہیں چل رہا۔ کہتے ہیں کہ پھر میں نے ان کی طرف دیکھا اور ساتھ ہی کہیں سے یہ آواز آئی کہ تحریک جدید کا چندہ بڑھاؤ۔ ثانی صاحب جو ہیں یہ حکمت کا، دیسی دوائیوں کا بھی کام کرتے ہیں۔ بڑے ماہر ہیں۔ تو یہ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں غیر معمولی برکت ڈالی اور گزشتہ ایک ماہ سے دور دور سے ان کے پاس مریض آنے لگے اور آمد میں غیر معمولی اضافہ ہونے لگا اور کہتے ہیں اس خواب کے بعد گزشتہ ایک ماہ میں انہوں نے مزید چار لاکھ ستائیس ہزار شلنگ سے زیادہ تحریک جدید کا چندہ ادا کیا اور اپنے ریجن میں اب وہ سب سے زیادہ چندہ ادا کرنے والے ہیں۔

انڈیا بنگلور کے ایک مخلص نوجوان بے روزگار تھے اور نوکری نہ ہونے کی وجہ سے گھر کی ماہوار قسط بھی ادا نہیں کر سک رہے تھے۔ تحریک جدید کے انسپکٹر صاحب کہتے ہیں کہ مَیں ان کے گھر گیا لیکن جب سیکرٹری نے مجھے ان کے حالات بتائے تو میں خاموش ہو گیا اور کوئی بات نہیں کی۔ لیکن موصوف نے خود ہی مجھے پوچھا آپ مجھے کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ اس پر میں نے کہا کہ مجھے پہلے آپ کے حالات کا پوری طرح علم نہیں تھا تو آپ سے ایک لاکھ روپیہ چندہ تحریک جدید کا وعدہ لینے کا ارادہ تھا لیکن اب آپ کے حالات کا پتا لگا ہے تو مَیں خاموش ہو گیا۔ آپ اپنی استطاعت کے مطابق جو چاہیں لکھوا دیں۔ اس پر موصوف نے کہا کہ آپ ایک لاکھ روپے کا وعدہ لکھ لیں اور کہتے ہیں مَیں بہرحال اللہ پر توکّل کرتا ہوں انشاء اللہ ادائیگی بھی ہو جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ دوبارہ ان کو ملازمت مل گئی اور بہت اعلیٰ ملازمت ملی اور انہوں نے پچھلے سال کا بھی اور اس سال کا بھی، دو سال کا وعدہ بھی ادا کر دیا۔

مایوٹی ایک آئی لینڈ ہے وہاں کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ یہ بڑا غریب ملک ہے۔ بہت مشکل سے لوگ اپنے گھر کی سبزیاں وغیرہ بیچ کر گزارہ کرتے ہیں۔ ایک احمدی دوست رابیوں (Rabion) صاحب ایک موٹر سائیکل کی دکان میں کام کرتے ہیں اور سب سے زیادہ چندہ دیتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ عجیب سلسلہ ہے مَیں جتنا چندہ ادا کرتا ہوں اور مہینے کے آخر پر دوگنی رقم واپس مل جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دن ان کی اہلیہ نے کہا کہ آپ اتنا زیادہ چندہ کیوں ادا کرتے ہیں؟ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ یہ چندہ مجھے دوگنا کر کے واپس کر دیتا ہے۔ اس لئے میں دیتا بھی ہوں۔ پھر انہوں نے اپنی اہلیہ کے سامنے ہی ایک رقم چندے میں ادا کی۔ کہنے لگے کہ دیکھ لینا اللہ تعالیٰ مجھے یہ رقم ضرور واپس کر دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مہینہ کے آخر میں دوکان کے مالک نے اپنے تمام ملازمین کو بونس دیا اور جو رقم انہیں بونس میں ملی وہ چندے کی رقم سے زیادہ تھی۔ موصوف اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی میں دن بدن بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

کینیڈا سے امیر صاحب نے لکھا کہ لجنہ کی سیکرٹری تحریک جدید نے دورہ کے دوران بہنوں کو بتایا کہ حضرت مصلح موعود نے جب تحریک کی تھی تو اس وقت ابتدا میں کہا تھا کہ اپنی تنخواہ آدھی یا پوری تحریک جدید میں پیش کرو تو وہ کہتی ہیں کہ ایک بہن جو پارٹ ٹائم جاب کرتی تھیں لیکن ان کی شدید خواہش تھی کہ مجھے پورا جاب ملے اور میں پوری تنخواہ ادا کروں۔ چنانچہ ان کو فُل ٹائم جاب مل گیا جس کی پانچ ہزار ڈالر تنخواہ مقرر ہوئی جو انہوں نے تحریک جدید میں پیش کر دی۔ اسی طرح اَور بہت ساری مثالیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ابتدا سے لے کر آج تک مخلصین پرانے احمدی بھی، نئے آنے والے بہت سارے نو مبایعین بھی اللہ تعالیٰ کے سلوک اور وعدے کا تجربہ رکھتے ہیں۔ ان کی قربانیوں کے واقعات میں نے سنائے اور اس زمانے میں خاص طور پر مالی قربانیوں کا مضمون بھی جماعت احمدیہ کا ہی ایک خاص امتیاز ہے۔ احمدیوں کی اکثریت اس بات کا اِدراک رکھتی ہے کہ یہ زمانہ جو تکمیلِ اشاعتِ اسلام کا زمانہ ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے جو کہ مختلف زبانوں میں قرآن کریم کی اشاعت اور ترجمہ کے ذریعہ سے ہو رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی اشاعت اور جماعت کے لٹریچر کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ مساجد کی تعمیر کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ مشن ہاؤسز کے قیام کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ جامعات کے قیام کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ اس وقت ایشیا میں بھی، افریقہ میں بھی، یورپ میں بھی، نارتھ امریکہ میں بھی، انڈونیشیا میں بھی جامعات کا قیام عمل میں آ چکا ہے جہاں سے مربیان اور مبلغین فارغ ہو کر تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ جب یہ ساری چیزیں احمدیوں کے علم میں آتی ہیں تو ان کو پتا ہے کہ اس کے لئے مالی قربانی کی بھی ضرورت ہے اور پھر وہ مالی قربانی کرتے ہیں۔ اسی طرح جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہ فرمایا کہ مخلوق کی ہمدردی بھی جزو ایمان ہے۔ اس ہمدردی کے تحت ہسپتالوں، سکولوں کا قیام اور اس کے علاوہ بھی جماعت میں امداد کا نظام ہے۔ اور یہ سارا کچھ بھی مخلصین کی قربانیوں کے ذریعہ سے ہی ہو رہا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ پر یہ یقین ہے کہ وہ ان کی قربانیوں کو اس دنیا میں بھی نوازتا ہے اور اگلے جہان میں بھی نوازے گا۔ انشاء اللہ۔ اگر کہیں کمی ہے تو بعض دفعہ یہ ضرور دیکھا گیا ہے کہ انتظامیہ کی طرف سے لوگوں کو توجہ نہیں دلائی جاتی۔ اگر اس کے لئے توجہ دلائی جاتی رہے تو لوگوں کو توجہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ ایک دفعہ توجہ دلانے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ:

’’یہ بات بھی قرین قیاس ہے کہ اکثر لوگوں کو اب تک کہا بھی نہیں جاتا کہ ہمارے سلسلے کے لئے کسی چندے کی ضرورت ہے‘‘۔ آپ فرماتے ہیں ’’بہت سے لوگ ہیں رو رو کر بیعت کر کے جاتے ہیں۔ اگر ان کو کہا جاوے تو ضرور وہ چندہ دیویں مگر ترغیب دینا ضروری ہے‘‘۔ آپ نے فرمایا کہ ’’ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندے میں شامل کرو‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 41 حاشیہ۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) (اور ایک دوسرے کو تحریک کرو۔) اور یہ بات آج بھی جیسا کہ میں نے کہا بالکل درست ہے۔ جب توجہ دلائی جائے تو پھر لوگوں کی توجہ ہوتی ہے اور اسی وجہ سے اب جب میں نے کہا تھا کہ تحریک جدید اور وقف جدید کی تعداد بڑھائیں تو توجہ دلانے پر تعداد بھی بڑھ رہی ہے۔ اور احمدی بچوں میں بھی قربانی کا ایک جوش اور جذبہ نظر آتا ہے۔

چنانچہ نکورو۔ کینیا سے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ ابوبکر کیبی صاحب جو اس وقت وہاں کے صدر جماعت ہیں اور کینیا ڈیفنس فورسز میں بطور سارجنٹ کام کرتے ہیں۔ یہ بہت مخلص احمدی ہیں۔ باوجود مسجد سے دور کینٹ ایریا میں رہنے کے باقاعدگی سے لمبا سفر طے کر کے جمعہ کی نماز پہ ضرور حاضر ہوتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ساتھ اپنی تین بیٹیوں کو بھی لے کر آئیں اور لاتے ہیں۔ کینٹ میں اپنے گھر میں خاص طور پر ایم ٹی اے کی ڈش لگوائی ہوئی ہے۔ خود بھی اور اپنے ساتھ کام کرنے والے فوجیوں کو بھی اکثر ایم ٹی اے کے پروگرام دکھاتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں کچھ عرصہ سے ہر خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کی اہمیت کو اجاگر کر رہا تھا۔ چند روز قبل جمعہ کی نماز کے بعد انہوں نے مربی صاحب سے بیان کیا کہ میری بچیاں بھی یہ خطبہ سنتی ہیں اور دوران ماہ ایک مہمان ان کے گھر آئے اور واپس جاتے ہوئے میری چھوٹی بیٹی سمیرا، جس کی عمر ابھی صرف پانچ سال ہے، اس کے ہاتھ میں پچیس شلنگ پکڑا دیئے۔ جب مہمان چلا گیا تو یہ بچی اپنے باپ کے پاس آئی اور بیس شلنگ مجھے دیتے ہوئے کہا کہ یہ میری طرف سے چندہ تحریک جدید میں ادا کر دیں اور باقی پانچ شلنگ کی مَیں کچھ کھانے کی چیزیں لے لوں گی۔

پھر لائبیریا سے مبلغ لکھتے ہیں کہ تحریک جدید کی وصولی کے دوران ہم ایک جماعت ماگیما (Magima) میں ایک گھر پہنچے۔ انہیں بتایا کہ تحریک جدید کیا چیز ہے اور اس میں سب بچے بھی اور بڑے بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ جو آپ کی استطاعت ہو اس کے مطابق حصہ لے سکتے ہیں۔ اس گھر میں ایک چھوٹی سی بچی تھی جس کی عمر چھ سات سال ہو گی۔ اس کا نام بنتو سماویرا (Binto Samawera) ہے وہ ٹوکری میں چھوٹی چھوٹی چیزیں بیچ رہی تھی۔ ہماری باتیں سن کر اس نے کہا کہ بچے بھی بیشک تھوڑے پیسے دے کر اس میں شامل ہو سکتے ہیں؟ تو ہم نے کہا کہ ہاں بچے شامل ہوتے ہیں۔ یہ سن کر وہ دوڑتی ہوئی اندر گئی اور بیس لائبیرین ڈالر لے کر آئی اور کہا کہ میرے پاس تو یہی ہیں۔ مجھے بھی شامل کر لیں۔ چنانچہ اس کے اس معصومانہ فعل پر اس کے والدین نے بھی چندہ ادا کر دیا۔

پس یہ قربانی کی مثالیں صرف احمدی کا ہی خاصہ ہیں۔ چاہے وہ بچے ہوں یا بڑے ہوں۔ اور دنیا کے کسی بھی خطہ میں رہنے والے ہوں۔ بچوں کی قربانیاں حقیقت میں نیک فطرت کی آواز ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ قیامت تک جماعت میں ایسے بچے اور بڑے پیدا ہوتے رہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں کرنے کا جوش اور جذبہ رکھنے والے ہوں اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں۔

جیسا کہ نومبر میں تحریک جدید کے سال کا اعلان ہوتا ہے۔ آج میں تحریک جدید کے چوراسیویں (84) سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے گزشتہ سال کے کچھ کوائف بھی پیش کروں گا۔ تحریک جدید کا تراسیواں (83) سال ختم ہوا اور چوراسیواں (84) سال جیسا کہ میں نے کہا ہے یکم نومبر سے شروع ہوا ہے۔ اور جو رپورٹس اب تک آئی ہیں ان کے مطابق اس سال تحریک جدید کے مالی نظام میں جماعت کو ایک کروڑ پچیس لاکھ اسّی ہزار پاؤنڈ مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ یہ وصولی گزشتہ سال کے مقابل پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے پندرہ لاکھ تینتالیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ اور مجموعی وصولی کے لحاظ سے پاکستان کو نکال کر جرمنی پہلے نمبر پر ہے۔ جرمنی میں سو مساجد میں بھی احباب بڑی قربانی کر رہے ہیں۔

خدام، انصار، لجنہ نے اپنے ذمہ بڑی بڑی رقمیں لی ہوئی ہیں۔تقریباً تین ملین یورو تو اس کے لئے جمع کر رہے ہیں۔ اتنے امیر لوگ بھی وہاں نہیں ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں قربانی کا جذبہ بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں بھی وسعت پیدا کرے اور ان قربانیوں کو قبول فرمائے۔نمبر دو برطانیہ ہے۔نمبر تین امریکہ۔نمبر چار کینیڈا۔نمبر پانچ بھارت۔نمبر چھ آسٹریلیا۔نمبر سات انڈونیشیا۔اور آٹھ مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے اور اسی طرح نو بھی مڈل ایسٹ کی جماعت ہے۔دسویں نمبر پر غانا ہے۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے بھی پہلے اور دوسرے نمبر پر تو مڈل ایسٹ کی جماعتیں ہیں۔ پھر سوئٹزر لینڈ ہے۔ پھر یوکے ہے۔لیکن یُوکے (UK) میں شامل ہونے والوں کی جو تعداد ہے وہ اس تعداد سے بہت کم ہے جو اُن کے جلسے میں شامل ہوتی ہے حالانکہ جلسے میں بھی پوری تعداد شامل نہیں ہوتی۔ اس کا مطلب ہے اس طرف صحیح طرح پوری توجہ نہیں دی جا رہی۔ پھر پانچویں نمبر پر امریکہ ہے۔ چھٹے نمبر پر آسٹریلیا۔ ساتویں نمبر پر جرمنی۔ اور جرمنی کی شامل ہونے والوں کی جو تعداد ہے وہ اس تعداد سے کافی قریب ہے جو اُن کے جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے وہاں سیکرٹری تحریک جدید نے اور متعلقہ سیکرٹریان نے بھی شامل کرنے کے لئے اچھی کوشش کی ہے۔ اور آٹھویں نمبر پر سویڈن۔ پھر ناروے ہے۔اور پھر کینیڈا ہے۔

افریقن ممالک میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے نمایاں جماعتیں یہ ہیں۔ غانا ہے۔ نائیجیریا ہے۔ پھر مالی ہے۔نمبر چار کیمرون ہے۔ پھر لائبیریا ہے۔اور پھر بینن ہے۔

شامل ہونے والوں کی مجموعی تعداد جس پر میں نے چند سال سے کہا تھا کہ زیادہ زور دیا جائے۔رقم جمع ہو ہی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر ایک سے چندہ وصول کیا جانا چاہئے چاہے ایک پیسہ ہی کوئی دے۔جس طرح قطرہ قطرہ دریا بنتا ہے اسی طرح ایک ایک پیسہ سے بھی کافی رقم اکٹھی ہو جاتی ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 40 حاشیہ۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

تو بہرحال مَیں نے شاملین کی تعداد بڑھانے کے لئے کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو شامل ہوئے اس سال یہ تعداد سولہ لاکھ سے زیادہ ہے۔ اور اس سال اللہ کے فضل سے دو لاکھ نئے شاملین کا اضافہ ہوا ہے اور اس میں افریقن ممالک میں اضافہ کرنے والوں میں نائیجیریا سب سے اوپر ہے جہاں ستاون ہزار کی تعداد میں نئے لوگ چندے کے نظام میں شامل ہوئے۔ اور اس کے بعد کیمرون ہے یہاں تئیس ہزار شامل ہوئے۔ پھر بینن ہے۔ اور آئیوری کوسٹ۔ نائیجر۔ گنی کناکری۔ مالی۔ گنی بساؤ۔ گیمبیا۔ سینیگال۔ برکینا فاسو قابل ذکر ہیں۔ اور علاوہ افریقہ کے باہر کی جماعتوں میں انڈونیشیا نمبر ایک ہے۔ پھر جرمنی ہے۔ پھر برطانیہ ہے۔ پھر بھارت۔ پھر امریکہ اور کینیڈا۔ ان کے شاملین میں اضافہ ہوا ہے۔ بہرحال شاملین میں اضافے کی ابھی کافی گنجائش ہے اور اس طرف جماعتوں کو توجہ دینی چاہئے۔

پاکستان میں وہاں کی امارتوں کا تھوڑا سا نظام بدلا ہے۔ اس لئے ضلع کی بجائے جو پہلی شہری جماعتوں کی قربانی کا چارٹ پیش کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ربوہ نمبر ایک ہے۔ پھر اسلام آباد ہے۔ پھر لاہور ٹاؤن شپ ہے۔ پھر عزیز آباد کراچی ہے۔ پھر دہلی گیٹ لاہور ہے۔ پھر راولپنڈی شہر ہے۔ پھر ملتان۔ پشاور۔ کوئٹہ اور گوجرانوالہ۔

ضلعی سطح پر پاکستان میں جو زیادہ قربانی کرنے والے ضلعے ہیں وہ سرگودھا۔فیصل آباد۔عمرکوٹ نمبر تین۔گجرات نمبر چار۔ نارووال پانچ۔ حیدرآباد چھ۔ میرپور خاص سات۔ بہاولپور اور اوکاڑہ آٹھ۔ یہ دونوں برابر ہیں۔ٹوبہ ٹیک سنگھ نو۔اور کوٹلی آزاد کشمیر دس۔

جرمنی کی پہلی دس جماعتیں نوئس نمبر ایک۔ پھر روئیڈرمارک۔ پھر وائن گارٹن۔ پھر نیڈا۔ پھر پنّے برگ۔ پھر مہدی آباد۔ پھر ہائیڈل برگ۔ پھر لمبرگ پھر کیل اور فلورز ہائم۔ اور ان کی جو دس بڑی امارتیں ہیں وہ ہیمبرگ۔ فرینکفرٹ۔ موئر فیلڈن۔ گراس گراؤ۔ ویز بادن۔ ڈٹسن باخ۔ من ہائم اور ریڈ شٹڈ۔ ڈارم شٹڈ اور اوفن باخ۔

برطانیہ کی ادائیگی کے لحاظ سے دس بڑی جماعتیں جو ہیں ان میں نمبر ایک مسجد فضل۔نمبر دو ووسٹر پارک۔نمبر تین برمنگھم ساؤتھ۔ پھر بریڈفورڈ نارتھ۔ پھر پٹنی۔ پھر گلاسگو۔ پھر اسلام آباد۔ پھر نیو مالڈن۔ پھر جلنگھم۔ پھر سکنتھورپ۔

اور فی کس ادائیگی کے لحاظ سے جو ریجنز ہیں۔ وہ ساؤتھ ویسٹ نمبر ایک ہے۔ پھر نارتھ ایسٹ نمبر دو۔ اسلام آباد نمبر تین۔ مڈلینڈز نمبر چار۔ سکاٹ لینڈ نمبر پانچ۔

امریکہ کی جماعتیں سیلیکون ویلی نمبر ایک۔ پھر اوش کوش (Oshkosh) نمبر دو۔ سیئٹل (Seattle) نمبر تین۔ ڈیٹرائٹ چار۔ یارک پانچ۔ لاس اینجلز ایسٹ چھ۔ سلور سپرنگز۔ سنٹرل جرسی۔ شکاگو ساؤتھ ویسٹ۔ اٹلانٹا۔ لاس اینجلیز اِن لینڈ۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی لوکل امارات میں وان نمبر ایک۔ پھر پیِس ویلج۔ بریمپٹن۔ وینکوور۔ اور مسی ساگا۔

انڈیا کے صوبہ جات میں کیرالہ۔ کرناٹک۔ نمبر تین جموں۔ کشمیر نمبر چار۔ تلنگانہ۔ پانچ تامل ناڈو۔ چھ اڑیسہ۔ سات پنجاب۔ آٹھ بنگال۔ نو دہلی اور دس مہاراشٹر ہیں۔

دس بڑی جماعتیں جو ہیں۔ ان میں پہلے نمبر پر کالی کٹ (کیرالہ)۔ پتھہ پیریم (کیرالہ)۔ پھر نمبر تین قادیان۔ نمبر چار حیدرآباد۔ نمبر پانچ کلکتہ۔ نمبر چھ بنگلور۔ پھر کینانور ٹاؤن۔ پھر پینگاڈی۔ پھر ماتھوٹم۔ پھر کیرولائی۔

آسٹریلیا کی دس جماعتوں میں سے نمبر ایک کاسل ہِل، میلبرن، بیَروِک، Act کینزا، مارزڈن پارک، برزبین۔ لوگن۔ ایڈیلیڈ ساؤتھ۔ پلمپٹن۔ میلبرن لانگ وارِن۔ پیِرتھ، میلبرن ایسٹ۔

اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔

اس کے بعد مَیں مختصراً ایک اَور تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں جو یُوکے (UK) کے لئے عمومی ہے اور دنیا کے جو مخیّر حضرات ہیں، جو صاحب حیثیت ہیں ان کے لئے ہے۔ اور وہ مسجد بیت الفتوح کے اس جلے ہوئے حصہ کی تعمیر نو کے لئے ہے۔ تقریباً دو سال کا عرصہ تو گزر گیا ہے جب مسجد کے ایک حصّہ کو آگ لگی تھی۔ آجکل کچھ سالوں سے 1984ء سے خلافت کے یہاں قیام کی وجہ سے دنیا سے افراد بھی یہاں آتے ہیں۔ ان کی رہائش اور پھر مختلف فنکشنز ہوتے ہیں۔ اب تو ویسے بھی دنیا کے ملکوں کے ذیلی تنظیموں کے بھی اور جماعتوں کے بھی بڑے بڑے وفود سارا سال آتے رہتے ہیں۔ ان کی رہائش وغیرہ کا بھی مسئلہ رہتا ہے۔ مسجد کے ساتھ ملحق ہال اور کمرے ہوتے تھے پہلے وہاں انتظام ہو جاتا تھا۔ جلنے کے بعد اب اس میں کافی تنگی پیدا ہو رہی ہے اور اس کی تعمیرِ نَو کا منصوبہ تو بنا لیا گیا ہے۔ کافی بڑا منصوبہ ہے۔ جگہ تو تھوڑی سی زیادہ ہے لیکن بہرحال منصوبہ بڑا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب اس مسجد کے منصوبے کی تحریک کی تھی تو شروع میں پانچ ملین کی آپ کی تحریک تھی۔ بعد میں مسجد کے مین (Main) حصے کو چھوڑنے کی وجہ سے دوسری جگہوں پہ خرچ زیادہ ہو گیا تھا تو پھر پانچ ملین کی اور تحریک آپ کو کرنی پڑی۔ اس کے بعد بھی مختلف کام آہستہ آہستہ ہوتے رہے جو جماعت اپنے بجٹ میں سے خرچ کرتی رہی اور کافی حد تک مکمل ہو گیا تھا۔ لیکن بہرحال جو بھی ہوا یہ حادثہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی یہی تقدیر تھی۔ وہ آگ لگ گئی اور یہ کافی بڑا حصہ جل گیا تو اس کا جو نیا منصوبہ بنایا گیا ہے اس میں بھی تقریباً اتنی ہی رقم خرچ ہو گی۔ گیارہ ملین کے قریب جس میں سے نصف کے قریب تو موجود ہے جو انشورنس وغیرہ سے ملی ہے یا دوسرے لوگوں نے بعض چندے دیئے ہیں۔ نصف سے زائد کی تقریباً ضرورت پڑے گی اور اس کے لئے بہرحال احباب نے ہی قربانی کرنی ہے جس طرح ہمیشہ کرتے رہے ہیں۔

مسجد بیت الفتوح کو اس وقت جب وہ سارا حصہ مکمل تھا طرز تعمیر کے لحاظ سے اور خوبصورتی کے لحاظ سے اور بڑی عمارت کے لحاظ سے یورپ کی جو پچاس بڑی عمارتیں ہیں ان کی لسٹ میں شمار کیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جب یہ منصوبہ دیا تھا تو یہ بھی اعلان فرمایا تھا اور اس کا اظہار بھی فرمایا تھا کہ مجھے امید ہے یورپ کی یہ سب سے بڑی مسجد ہو گی بلکہ اور کوئی مسجد اس سے بڑی نہیں ہو گی۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ سات آٹھ ہزار لوگ جس میں آ سکیں تو ہماری ضروریات پوری ہو جائیں گی۔ لیکن مسجد کی جو گنجائش تھی اس میں ہالوں سمیت دس ہزار کے قریب لوگ سما سکتے تھے۔

(ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل مورخہ 7 تا 13 اپریل 1995ء صفحہ 6-5، مورخہ 23 تا 29 مارچ 2001ء صفحہ 6)

لیکن وہ گنجائش بھی دو تین سال کے بعد ہی کم ہو گئی۔ پھر یہاں انتظامیہ کو اعلان کرنا پڑتا تھا کہ دوسری جماعتوں کے لوگ یہاں عید کی نماز پڑھنے نہ آئیں۔ اپنے علاقوں میں پڑھیں۔ لیکن اس کے باوجود جیسا کہ احباب کو پتا ہے کہ ہمیں پارک میں علیحدہ مارکی لگانی پڑتی تھی اور عید کا انتظام کرنا پڑتا تھا۔ بہرحال ضرورت تو ہے اور جس حد تک ہم اس کو بہتر اور بڑا کر کے بنا سکتے ہیں ہمیں بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ وہ لوگ جن کو پہلے اس کی تعمیر میں حصہ لینے کا موقع نہیں ملا انہیں تو ضرور کوشش کر کے حصہ لینا چاہئے کیونکہ یہ یوکے (UK) جماعت کا منصوبہ ہے اس لئے عمومی طور پر تو جیسا کہ مَیں نے کہا یُوکے (UK) کے احمدیوں کا ہی کام ہے، جماعت کا ہی کام ہے۔ انہیں اس میں حصہ لینا چاہئے۔ اور باہر کی دنیا کے بھی مخیّر احباب جو ہیں اس میں حصہ لیں۔ ذیلی تنظیموں کو بھی ذیلی تنظیموں کی حیثیت سے، جماعتوں کو جماعتوں کی حیثیت سے، بڑی بڑی جماعتیں جو ہیں انہیں حصہ لینا چاہئے کیونکہ سارا سال ہی

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اب تو یہاں باہر سے مہمان آتے ہیں اور یُوکے (UK) جماعت ہر مہینے ان کی مہمان نوازی بھی کرتی ہے بلکہ یہ تعداد اب تو ہزاروں میں ہوگئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ:

''عالمگیر کے زمانے میں مسجد شاہی کو آگ لگ گئی تو لوگ دوڑے دوڑے بادشاہ سلامت کے پاس پہنچے اور عرض کی کہ مسجد کو تو آگ لگ گئی۔ اس خبر کو سن کر بادشاہ فوراً سجدہ میں گرا اور شکر کیا۔ حاشیہ نشینوں نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت یہ کون سا وقت شکر گزاری کا ہے کہ خانۂ خدا کو آگ لگ گئی ہے اور مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ تو بادشاہ نے کہا کہ مَیں مُدت سے سوچتا تھا اور آہِ سرد بھرتا تھا کہ اتنی بڑی عظیم الشان مسجد جو بنی ہے اور اس عمارت کے ذریعہ سے ہزارہا مخلوقات کو فائدہ پہنچتا ہے کاش کوئی ایسی تجویز ہوتی کہ اس کارِ خیر میں کوئی میرا بھی حصہ ہوتا۔ لیکن چاروں طرف سے مَیں اس کو ایسا مکمل اور بے نقص دیکھتا تھا کہ مجھے کچھ سوجھ نہ سکتا تھا کہ اس میں میرا ثواب کسی طرح ہو جائے۔ سو آج خدا تعالیٰ نے میرے واسطے حصول ثواب کی ایک راہ نکال دی۔ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 387۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جیسا کہ میں نے کہا جو پہلے اس قربانی میں حصہ نہیں لے سکے انہیں ضرور حصہ لینا چاہئے۔ اپنی رقم کے جو بھی وعدے کریں تین سال کے عرصہ میں ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن کم از کم تیسرا حصہ پہلے سال میں ہی ضرور ادا کر دیں۔

اس منصوبے کے جو کوائف ہیں وہ یہ ہیں۔ پہلے یہ covered ایریا چار ہزار سات سو سکوائر میٹر تھا۔ اور اب اس کا جو نیا پلان بنا ہے اس کے مطابق پانچ ہزار آٹھ سو سکوائر میٹر ہے اور ناصر ہال کی چھت بھی تھوڑی سی بلند کی گئی ہے۔ اور اس کے علاوہ پہلا جو فلور ہوگا نور ہال ہوگا اس کی چھت بھی بلند کی گئی ہے۔ پھر دوسرے فلور پر دفاتر ہوں گے پھر تیسرے فلور اور چوتھے فلور پر دفاتر اور exhibition hall اور مہمانوں کے لئے رہائش، گیسٹ روم وغیرہ بنیں گے۔ پھر یہ گیٹ سے ذرا ہٹا کر بنائی گئی ہے تاکہ کچھ پارکنگ کی جگہ مل جائے۔ گاڑیوں کی آمد و رفت میں آسانی رہے۔ پیدل چلنے والوں کی آسانی رہے۔ عورتوں اور مردوں کا راستہ علیحدہ علیحدہ ہو جائے۔ تو یہ منصوبہ ہے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور یُوکے (UK) جماعت کو اس منصوبے کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرم عادل حمود ناخوذہ صاحب یمن کا ہے۔

14؍ اکتوبر کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے چالیس سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے بیٹے طارق صاحب بیان کرتے ہیں کہ بیعت سے قبل میرے والد صاحب نمازوں کے پابند نہ تھے لیکن بیعت کے بعد نہ صرف پابندی سے نمازیں ادا کرنے لگے بلکہ ہمیں دین کی اہمیت اور جماعت کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کی بھی ہمیشہ نصیحت کرتے رہتے۔ ہمیں ساتھ لے کر گھر پر نماز باجماعت باقاعدگی سے ادا کرتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہمیں پڑھ کر سناتے۔ ایم ٹی اے کی فریکوئینسی والے کارڈ ہمیشہ اپنے پاس رکھتے۔ جہاں بھی جاتے یہ کارڈ تقسیم کرتے اور تبلیغ کرتے۔ احمدیت میں شامل ہو کر ان کی زندگی بالکل بدل گئی اور ہمیشہ ان پر سعادت اور خوشی کے آثار نظر آتے۔

ایک احمدی دوست علی الغربانی بیان کرتے ہیں کہ بیعت سے قبل مرحوم مجھے اور بعض اور دوستوں کو اپنے گھر بلا کر احمدیت کے متعلق پوچھا کرتے تھے۔ چنانچہ ہم نے ان کو مختلف اختلافی مسائل، خروج دجّال، حیات و وفات مسیح اور ظہور مہدی علیہ السلام وغیرہ سمجھائے۔ مرحوم کو ہماری باتیں اور عقائد بہت پسند آئے۔ جماعت کے خلاف جو بات سنتے خود اس کی تحقیق کرتے۔ ان کے بیعت کرنے سے قبل ایک بار ہم پر جھوٹے الزام لگا کر جیل میں ڈال دیا گیا لیکن مرحوم نے باوجود اس وقت غیر احمدی ہونے کے بڑی بہادری سے ہمارا ساتھ دیا اور دفاع کیا۔

آپ کے دوسرے رشتہ داروں نے بھی یہی لکھا ہے کہ بیعت کے بعد آپ کی زندگی بالکل بدل گئی تھی۔ دینی امور کے سلسلہ میں بات کرتے تو ہمیشہ قرآنی آیات پیش کرتے، احادیث پیش کرتے، حوالے دے کر بات کرتے۔ ہم حیران ہوتے تھے کہ آپ نے اس قدر دینی علوم اس قدر جلدی کیسے اور کہاں سے سیکھ لئے۔ ہم پوچھتے تو مرحوم بتاتے یہ تمام علوم انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سیکھے ہیں کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نور حاصل کرتے تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں اور ان کی فیملی کے اکثر افراد اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت اور رحم کا سلوک فرماتے ہوئے اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے اور ان کے بیوی بچوں کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ ان کی ضروریات پوری کرنے والا ہو۔ ان کو نیک صالح بنائے اور اپنے باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: جلسہ سالانہ یوکے پر دنیا کے مختلف ممالک کے وفود کی آمد..... از صفحہ 20

کر ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے۔ یہ ہماری زندگی کا پہلا تجربہ تھا۔ ہم نے پہلی مرتبہ اس طرح بڑی تعداد میں احمدیہ کمیونٹی کو دیکھا ہے۔ بڑا اچھا ماحول تھا۔ ہر طرف سکون تھا۔ ہر کوئی خدمت پر مامور تھا۔ ہمارا بڑا اچھا خیال رکھا گیا۔

☆ صدر صاحب سائپرس نے بتایا کہ وہ اگرچہ پہلے یُوکے آکر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے شرفِ ملاقات پا چکے ہیں اور یہاں جماعتی مہمان کے طور پر قیام کر چکے ہیں۔ لیکن جلسہ سالانہ میں شرکت کا یہ ان کا پہلا موقع تھا اور پہلا تجربہ تھا۔ ہم نے یہاں بہت کچھ سیکھا ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطابات نے ہم پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ واپس جا کر ہم اپنے حلقہ احباب میں لوگوں کو جلسہ کے بارہ میں بتائیں گے۔

☆ سائپرس کے وفد کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے یہ ملاقات ایک بج کر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

....

انڈونیشیا کا وفد

☆ اس کے بعد انڈونیشیا سے آنے والے دو پروفیسر حضرات نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ان میں ایک پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحیم یونس صاحب تھے، جو علاؤالدین اسلامک سٹیٹ یونیورسٹی Makasar میں اسلامک ہسٹری کے پروفیسر ہیں اور دوسرے دوست ڈاکٹر عبد المطلب Juri صاحب جو Antasari اسلامک اسٹیٹ یونیورسٹی Banjarmasin میں پروفیسر ہیں۔

☆ ان دونوں مہمانوں نے اپنا تعارف کروایا اور بتایا کہ وہاں جماعت سے ہمارا تعلق ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے ان دونوں مہمانوں سے جلسہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ انہوں نے بتایا کہ جلسہ کے انتظامات اچھے تھے۔ یہاں سب والنٹیئرز کے طور پر کام کر رہے تھے اور پڑھے لکھے لوگ تھے۔ اس بات نے ہمیں حیران کیا۔ ایسا کسی اور جگہ پر ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ آپ بڑے پُر امن لوگ ہیں اور اتنا بڑا مجمع تھا اور کوئی لڑائی جھگڑا یا فساد نہیں تھا۔

☆ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ ہم ہر ایک کو امن وسلامتی دیتے ہیں۔ ہم لوگوں کو زندگی دیتے ہیں، لیتے نہیں ہیں۔

☆ پروفیسر صاحبان کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے یہ ملاقات ایک بج کر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔

☆ بعد ازاں ان دونوں مہمانوں نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

....

نیپال کا وفد

☆ بعد ازاں نیپال سے آنے والے وفد نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔

☆ نیپال سے چھ افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ یُوکے میں شامل ہوا۔ ان میں سے تین مہمان حضرات تھے۔ جن میں ایک Dr. Milan Maharjan صاحب تھے، جو Head of Ear Care Nepal تھے، جن کا تعلق بدھسٹ کمیونٹی سے ہے۔

دوسرے Mr Naresh Shakya صاحب تھے، جو ایک بدھسٹ سکالر اور ٹیچر ہیں۔ تیسرے مہمان Dr Govinda Upaddyaya صاحب تھے، جو ہندو ہیں اور Tribhuman یونیورسٹی کھٹمنڈو میں فلاسفی اور سائیکالوجی کے پروفیسر ہیں۔

☆ وفد کے ممبران نے عرض کیا کہ ہمارا اسلام سے یہ پہلا تعارف ہوا ہے۔

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہ اسلام کی صحیح تصویر ہے جو جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے۔

☆ مہمانوں نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ بہت اچھا تھا۔ ہم جلسہ سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ ایسا نظارہ ہم نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا کہ تیس ہزار لوگ ایک جگہ جمع ہوئے ہوں اور پھر سارا انتظام ایک عارضی انتظام کے تحت ہو اور انتظامات میں کوئی سقم نہ ہو۔ سب کام عمدہ رنگ میں انجام پائیں۔

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: آپ نے جو جلسہ سالانہ اور سارے انتظامات دیکھے ہیں، یہی اسلام کی حقیقی اور سچی تصویر ہے۔

☆ وفد کے ممبران کا قیام جامعہ احمدیہ میں تھا۔ ممبران نے وہاں ڈیوٹی دینے والے جامعہ کے طلباء کی تعریف کی کہ بہت اچھی طرح ان طلباء نے ہمارا خیال رکھا اور ہماری خدمت کی ہے۔

☆ پروفیسر Dr Govinda صاحب نے عرض کیا کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا اختتامی خطاب سُن کر مجھے میرے سارے سوالوں کا جواب مل گیا ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطاب سے میری معلومات میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ یہاں آکر میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔

☆ این جی او Ear Care کی ہیڈ ڈاکٹر میلان مہاراجن صاحبہ نے جلسہ کے بارہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مَیں جلسہ کا انتظام دیکھ کر بہت حیران ہوئی خاص کر یہ معلوم کر کے کہ تمام انتظام کرنے والے رضا کاران ہی ہیں۔ نوجوان رضا کاروں کا جوش اور ولولہ دیکھ کر بہت حیرت ہوتی ہے۔ عالمی بیعت کا منظر بھی ناقابل بیان تھا۔ امام جماعت احمدیہ سے ملاقات سے قبل میرا خیال تھا کہ وہ دیگر مذہبی رہنماؤں کی طرح بہت ہی سنجیدہ اور سخت مزاج کے حامل ہوں گے لیکن وہ تو بہت ہی عاجز اور نہایت دوستانہ ماحول میں گفتگو کرنے والے انسان ہیں۔

☆ بدھسٹ سکالر اور ٹیچر Naresh Shakya صاحب اپنی اہلیہ کے ہمراہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

اس جلسہ کی برکات تو جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے ہی ظاہر ہونے لگ گئی تھیں۔ ہر چیز خود بخود ہو رہی تھی۔ وہ نوجوانوں کا خدمت کا جذبہ اور ولولہ دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے یہ چیز بدھ مت اور احمدی مسلمانوں کے درمیان فرق کرتی ہے کہ بدھ مت کے اندر اس جذبہ کے ساتھ کام کرنے والے لوگ نہیں ملتے۔ امام جماعت احمدیہ کو مل کر اس بات کا احساس ہوا کہ وہ نہایت روحانی شخصیت کے حامل ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اُن کے پاس دوسروں کے جذبات اور احساسات کو

جاننے کا ملکہ ہے۔ وہ اتنی بڑی جماعت کے سربراہ ہونے کے باوجود نہایت عاجز شخص ہیں۔

☆ فلاسفی اور سائیکالوجی کے پروفیسر ڈاکٹر گوبند اُپادایا صاحب جو کہ کھٹمنڈو کی یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں اور ہندومت سے تعلق رکھتے ہیں، انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے یہ دیکھ کر بہت حیرت ہوتی ہے کہ اسلام احمدیت کے باوجود بھی مسلمان کس طرح انتہا پسند بن سکتے ہیں؟ جماعت احمدیہ کا یہ امن کا پیغام نیپال کے ہر کونہ تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ 'جماعت احمدیہ ساری انسانیت کے لئے ایک نمونہ ہے۔'

☆ نیپال کے وفد کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ایک بج کر 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

امریکہ کا وفد

☆ اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محمود ہال میں تشریف لائے، جہاں امریکہ سے آنے والے وفد نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

☆ امریکہ سے امسال قریباً پچاس افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے جلسہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر ممبران نے کہا کہ جلسہ کے تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ جلسہ ہم میں روحانی تبدیلی کا موجب بنا ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات نے ہمارے دلوں پر گہرا اثر کیا ہے۔

☆ وفد کے ممبران میں ایک نو احمدی بھی شامل تھے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اپنے مطالعہ کو وسیع کرنے کے لئے جماعت کا مزید لٹریچر پڑھیں اور لٹریچر اپنے مطالعہ میں رکھیں۔

☆ یو۔ایس۔اے کے وفد میں شامل ایک امریکن احمدی خاتون جمیلہ Rolstad صاحبہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں جلسہ کی ساری کارروائی سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ ہر چیز بڑے اچھے انداز سے چل رہی تھی۔ مجھے محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا کہ میں 38 ہزار لوگوں کے مجمع میں ہوں۔ اتنی بڑی تعداد کے باوجود ہر قسم کی سہولت موجود تھی۔ جلسہ کے اندر بھائی چارہ کا احساس بھی ناقابل بیان ہے۔ میری بہت سی نئی بہنوں کے ساتھ ملاقات ہوئی اور کئی بہنوں کے ساتھ ایک خاص تعلق قائم ہو گیا۔ میں نے یہ تو سن رکھا تھا کہ جماعت احمدیہ ایک عالمگیر جماعت ہے لیکن اس جلسہ میں شامل ہونے کے بعد مجھے احمدیت کی عالمگیریت کا اصل احساس ہوا۔ مختلف ممالک کے خوبصورت جھنڈوں کو لہراتا دیکھ کر ایک عجیب احساس ہوا اور ان جھنڈوں سے بڑھ کر مختلف ممالک کے لوگوں سے مل کر بہت اچھا محسوس ہوا۔ اس جلسہ کی یادیں ساری زندگی میرے ساتھ رہیں گی۔ مجھے امید ہے کہ یہ میرا پہلا اور آخری جلسہ نہیں ہوگا لیکن پہلے جلسہ کی یادیں ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گی۔

☆ ایک ویت نامی امریکن دوست احسان Nguyen صاحب بھی وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جلسہ کے آغاز سے لے کر اختتام تک بہت ہی زبردست تجربہ تھا۔ کئی نئے لوگوں کے ساتھ تعلقات بنے۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ میں اتنا خوش قسمت ہوں کہ مجھے حضورِ انور کی اقتدا میں نماز پڑھنے کا موقع ملے گا۔ مجھے اپنے اس سفر سے کوئی بھی شکایت نہیں ہے۔ صرف دل میں ایک خلش ہے کہ میں ابھی کچھ دیر مزید یہاں رکنا چاہتا تھا اور حضور سے بار بار ملنا چاہتا تھا۔

☆ امریکہ کے وفد میں شامل ایک خاتون راحیلہ فاروق صاحبہ جن کا اصل تعلق ملک ہنڈوراس (Honduras) سے ہے انہوں نے کہا:

میں پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شامل ہوئی ہوں لیکن آئندہ سے ہمیشہ اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے مالی قربانی کیا کروں گی۔ ہم سب مختلف ملکوں سے آنے والے اور مختلف زبانیں بولنے والے محبت اور ایمان کے رشتہ کی وجہ سے متحد ہو گئے ہیں۔

☆ ایک غیر احمدی سُنّی امریکن مسلمان رابرٹ سلام (Robert Salaam) صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں اتنے شاندار تجربہ پر آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اس قسم کا بھائی چارہ اور مومنین کا رسول کریم ﷺ کے ساتھ عشق کا اظہار پہلے کہیں نہیں دیکھا۔ یہاں میں نے جو خوشی محسوس کی اُس کا اظہار ناقابل بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کو جزائے خیر دے۔ میں اگلے سال بھی انشاء اللہ جلسہ میں شامل ہونے کی کوشش کروں گا۔

☆ امریکن وفد میں شامل ایک دوست محمد ساجد اللہ ابن خلیل عبدالرشید صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں نے اس جلسہ سے جو پیار اور محبت حاصل کی ہے وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گی اور میں اس پیار اور محبت کو دوسروں کے ساتھ بھی بانٹوں گا۔ جلسہ کا انتظام بہت عظیم الشان کام ہے۔ اس جلسہ کا منصوبہ بنانا اور پھر اس کو عملی جامہ پہنانا اتنا مشکل کام ہے کہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔

☆ ایک افریقن امریکن احمدی خاتون Asima Wise جو کہ جماعت سے کچھ دور ہو چکی تھیں انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جماعت احمدیہ دنیا کے کناروں تک پہنچ چکی ہے۔ اس حقیقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بہت حیرانگی ہوئی۔ خلیفہ وقت نے ہماری بہت سے امور کے بارہ میں رہنمائی فرمائی اور میں ان ہدایات پر روزمرہ کی زندگی میں عمل کرنے کی کوشش کروں گی۔ یہ جلسہ میری زندگی کا سب سے بہترین روحانی سفر تھا۔ گو کہ یہ میرا پہلا جلسہ تھا لیکن آخری نہیں ہوگا۔ مَیں واپس جا کر نمازیں اور دعائیں جاری رکھوں گی۔ جامعہ احمدیہ، مسجد فضل اور باقی جگہوں پر ہماری بہنوں نے ہمارا بہت اچھا خیال رکھا۔ میں آپ لوگوں کی بہت شکرگزار رہوں گی۔

☆ ایک عرب احمدی نومبائع دوست طارق Dajani صاحب اپنی اہلیہ (جو کہ سُنّی ہیں) اور تین بچوں کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں جتنی بھی کوشش کرلوں، جلسہ کے بارے میں اپنے اس تجربہ کو الفاظ میں ڈھال نہیں سکتا۔ یہ جلسہ خالصتاً ایک روحانی تجربہ ہے جو کہ مادی دنیا سے ماوراء ہے، اس لئے اس کا بیان ممکن ہی نہیں۔ مجھے اپنی ساری زندگی میں اس قسم کا تجربہ حاصل نہیں ہوا۔

☆ امریکن وفد میں دو مہمان محمد دین صاحب اور حلیمہ دین صاحبہ بھی شامل تھے۔ ان کا اصل تعلق گیانا سے ہے اور دونوں سُنّی مسلمان ہیں۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

تمام کارکنان نے ہماری تمام ضروریات پوری کرنے کے لئے انتھک کوششیں کی ہیں۔ غیر احمدی ہونے کی حیثیت سے ہم کہیں گے کہ اس جلسہ کا تجربہ ہماری ساری زندگی پر محیط رہے گا۔ ہر طرف پیار، محبت اور یگانگت تھی۔ خلیفہ کے خطابات سننے سے ہماری روحانیت میں اضافہ ہوا ہے۔ عالمی بیعت کی تقریب دیکھنے کا تجربہ بھی ناقابل بیان تھا۔

خلیفہ وقت کی موجودگی اس سفر کی سب سے اہم بات تھی۔ آپ سے ملاقات کرنے کے بعد ہمیں ایک سکون محسوس ہوا۔ ہم دوبارہ بھی خلیفہ وقت سے ملنا چاہیں گے۔ ہم آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے جلسہ کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

☆ امریکہ کے وفد کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات دو بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

....

ہنگری کا وفد

☆ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے، جہاں ملک ہنگری سے آنے والے وفد نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔

☆ ہنگری سے دو مہمانوں پر مشتمل وفد آیا تھا۔ جن میں ایک پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری Gabor Tamas صاحب تھے اور دوسری مہمان محترمہ Helga Somogy صاحبہ تھیں، جو ریڈ کراس کی ڈائریکٹر کے نمائندہ کے طور پر شامل ہوئی تھیں۔

☆ ان دونوں مہمانوں نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر بتایا کہ جلسہ سالانہ کا پروگرام اور انتظام بہت اچھا تھا۔ ہم نے جلسہ بہت enjoy کیا ہے۔

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ سارا انتظام عارضی تھا۔ ایک فیلڈ میں ایک عارضی گاؤں بسایا گیا تھا۔ اب جلسہ کے چند دن بعد جائیں تو آپ کو وہاں صرف خالی فیلڈ ہی نظر آئے گی۔ آپ جرمنی کے جلسہ میں شامل ہوتے ہیں تو وہاں تو ایک وسیع و عریض چھت کے نیچے سارا انتظام ہوجاتا ہے۔ جبکہ یہاں سارا انتظام عارضی طور پر کرنا پڑتا ہے۔

☆ پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری Gabor Tamas (گابور تاماش) صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

گو کہ مَیں عیسائی ہوں اور آپ لوگ مسلمان ہیں لیکن آپ لوگوں کے ساتھ مل کر مجھے ایمانی طاقت ملتی ہے اور میری صحت بھی اچھی رہتی ہے۔ کہنے لگے کہ موسم کی خرابی کا کسی فرد جماعت پر اثر نہیں ہوا بلکہ ہر ایک پہلے سے بڑھ کر خوش خلقی اور گرم جوشی اور مسکراتے چہرے کے ساتھ ملتا۔ میرے لئے یہ ایک عجیب نظارہ تھا۔ جلسہ کا ماحول بہت روحانی تھا۔ جلسہ کے کارکنان، خدمت کرنے والوں میں کون سی روحانی طاقت تھی جو ہر وقت ان کو اس مشقت کو بخوشی برداشت کرنے اور لطف اٹھانے اور اپنی ڈیوٹی پر مستعد رہنے پر تیار کرتی تھی۔ یقیناً یہ وہ روحانی طاقت تھی، جو اب اس دنیا میں جماعت احمدیہ کے علاوہ اور کہیں نہیں ملتی۔

موصوف نے کہا کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اتنے زیادہ لوگ ملتے ہیں۔ ساری دنیا سے وفود اور مہمان آتے ہیں۔ مگر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجھے پہچان لیا۔ میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عظمت کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ حضورِ انور سے ملاقات کر کے ایک پیار، محبت اور روحانی طاقت عطا ہوتی ہے۔ میرے لئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ایک ناقابل یقین تجربہ ہے۔ حضورِ انور کے خطابات عصر حاضر کے مسائل کا بہترین حل ہیں۔

☆ محترمہ Helga Somogy صاحبہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پہلی بار کسی جماعتی پروگرام میں شرکت کی ہے۔ مردوں کی مارکی میں جاتے ہوئے کچھ عجیب احساسات تھے کہ ہزاروں لوگوں میں کیا ہوگا۔ مجھ سے کیسا سلوک ہوگا۔ مگر کچھ ہی دیر میں وہ تناؤ ختم ہو گیا کہ دھکا تو دور کی بات کسی نے ہاتھ تک نہ لگایا اور عزت و احترام سے جگہ دیتے رہے۔

☆ کھانے کی مارکی میں جب دنیا کے مختلف ممالک سے مختلف رنگ و نسل کے مہمان ایک جگہ دیکھے تو کہنے لگیں کہ یہ عجیب دنیا ہے۔ ہر کوئی ایسے پھر رہا ہے جیسے سب کی ایک دوسرے سے پرانی واقفیت ہے۔ حالانکہ الگ الگ رنگ و نسل کے لوگ ہیں اور مختلف ملکوں کے ہیں۔ میں نے یہ نظارہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور نہ سنا تھا۔ اس عجیب کیفیت کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

☆ کہتی ہیں کہ ریڈ کراس کے ورکر کی حیثیت سے میں یہ جانتی ہوں کہ کوئی پروگرام arrange کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔ والنٹیئرز ہی نہیں ملتے، لیکن یہاں بچے بوڑھا، جوان خوشی سے خدمت کر رہا ہے، جیسے ان کو کوئی روحانی سرور حاصل ہو رہا ہے۔ دنیا میں یہ نظارہ اور کہیں دیکھنے کو نہیں ملتا۔

☆ ہنگری کے وفد کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات دو بجکر 20 منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں وفد کے ممبران نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

ساؤتھ کوریا کا وفد

☆ اس کے بعد ساؤتھ کوریا سے آنے والے مہمان Mr. Yeongjin Shin صاحب نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر ہیں۔ اور اسلام کے بارہ میں مزید سٹڈی کر رہے ہیں۔

☆ موصوف نے بتایا کہ میں نے جلسہ سالانہ کے پروگراموں اور حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اسلام کے بارہ میں مجھے بہت معلومات ملی ہیں اور میرے علم میں بے انتہا اضافہ ہوا ہے۔ اس سے قبل میں اس بارہ میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسلام ایک امن و سلامتی کا مذہب ہے اور اس کا دہشتگردی سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں۔

☆ جلسہ کے انتظامات بہت اچھے تھے۔ بارش کے

باوجود خدمت کرنے والے کارکنان نے سارے کام بخوبی سرانجام دیے اور کوئی کام بھی رُکا نہیں۔

☆ یہ ملاقات دو بج کر پچیس منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں موصوف نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

....

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

☆ پروگرام کے مطابق آج شام سوا پانچ بجے مختلف مما لک سے آنے والے احبابِ جماعت اور فیملیز کی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 37 فیملیز کے 185 افراد اور اس کے علاوہ 31 احباب نے انفرادی طور پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 216 افراد نے شرفِ ملاقات پایا۔

☆ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل 24 مما لک سے آئی تھیں۔

پاکستان، امریکہ، برکینافاسو، نائیجر، گیمبیا، کینیڈا، ہنڈوراس، ہیٹی، سعودی عرب، سوئٹزرلینڈ، بیلجیم، آسٹریلیا، انڈونیشیا، غانا، بحرین، ناروے، دبئ، فجی، یوگنڈا، نائیجیریا، ابوظہبی، یوکے، انڈیا، شارجہ۔

☆ ان میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

☆ ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لاکر نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

یکم اگست 2017ء بروز منگل

آج پروگرام کے مطابق بنگلہ دیش، انڈونیشیا، نیوزی لینڈ، برکینا فاسو، گوئٹے مالا، ماسکو (رشیا)، سیرالیون، مڈغاسکر، لائبیریا، کیمرون، ہنڈوراس اور گیانا سے آنے والے وفود کا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کا پروگرام تھا۔

....

بنگلہ دیش کا وفد

☆ ملاقاتوں کا یہ پروگرام صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ سب سے پہلے بنگلہ دیش سے آنے والے وفد نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

بنگلہ دیش کے وفد میں امیر صاحب بنگلہ دیش، صدر خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش اور نیشنل سیکرٹری تعلیم جماعت بنگلہ دیش شامل تھے۔

☆ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی خدمت میں وفد کے ممبران نے جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش کا نیا نقشہ پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔ جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش کی نئی عمارت احمد نگر شمالی بنگال میں تعمیر کرنے کا پروگرام ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ جو عمارت تعمیر ہو رہی ہے، اس کو مختلف فیز زمیں تعمیر کریں۔

☆ امیر صاحب بنگلہ دیش نے مختلف جماعتی اور انتظامی امور حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی خدمت میں پیش کر کے ہدایات لیں۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ اپنے خدام کو ایکٹو (active) کریں اور انہیں مختلف کاموں میں involve کریں۔

☆ بنگلہ دیش کے وفد کی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات دس بجکر 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

انڈونیشیا کا وفد

☆ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز محمود ہال میں تشریف لائے۔ یہاں انڈونیشیا سے آنے والے احبابِ جماعت کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔

☆ انڈونیشیا سے امسال 102 افرادِ جماعت مرد و خواتین پر مشتمل وفد آیا تھا۔

☆ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے وفد کے ممبران سے جلسہ سالانہ کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ آپ کو جلسہ کیسا لگا۔ اس پر وفد کے ممبران نے، جن میں زیادہ تعداد خواتین کی تھی، کہا کہ یہ ہمارا یہاں پہلا جلسہ سالانہ ہے، جس میں ہم نے شرکت کی ہے۔ ہمارے ایمانوں اور روحانیت میں اضافہ ہوا ہے۔ جلسہ کے تمام انتظامات نے ہمیں متاثر کیا ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگ تھے اور سب کام خاموشی سے ہو رہے تھے۔ یہ جلسہ ہمارے لئے ایک یادگار جلسہ ہے۔

☆ **حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** جلسہ کے ایام میں آپ لوگ مارکی میں ٹھہرے تھے۔ آپ کے لئے ایک بڑا ایڈونچر تھا۔ اب جلسہ کے بعد آپ بیت الفتوح میں ہیں۔ اس پر وفد کے ممبران نے کہا کہ ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا جا رہا ہے اور ہم بہت محفوظ ہو رہے ہیں۔

☆ ایک انڈونیشین IT انجینئر سعودی عرب سے آئے تھے۔ انہوں نے وہاں کے احبابِ جماعت کا سلام پہنچایا۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ”آپ کی تو ماشاءاللہ ساری فیملی آئی ہوئی ہے۔“

☆ وفد کے ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور ہر ایک نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی خدمت میں اپنے لئے، اپنی فیملی اور بچوں کے لئے دعا کی درخواست کی۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

☆ وفد کے تمام ممبران نے فیملی وائز حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

☆ انڈونیشین وفد کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات گیارہ بجکر 25 منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

....

نیوزی لینڈ کا وفد

☆ اس کے بعد پروگرام کے مطابق نیوزی لینڈ سے وہاں کے ماؤری (Maori) قبیلہ سے تعلق رکھنے والے نومبائع دوست Mathew ابوبکر صاحب اور ان کی اہلیہ Donnalyn Howell نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

☆ موصوف ماؤری قبیلہ سے تعلق رکھنے والے پہلے احمدی دوست ہیں۔ جب حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اکتوبر 2013ء میں نیوزی لینڈ تشریف لے گئے تھے تو اسی ماؤری قبیلہ کے بادشاہ Tuheitia Paki نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا اپنے مرکز مَرائے (Marae) میں استقبال کیا تھا اور حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔

یہ ماؤری قبیلہ نیوزی لینڈ کے قدیم ترین باشندے ہیں، جو تیرھویں صدی عیسوی کے دوران Oceania کے مشرقی حصہ Polynesia سے نقل مکانی کر کے نیوزی لینڈ میں آباد ہوئے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قبیلہ میں بھی احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور جلسہ میں شامل ہونے والے یہ دونوں میاں بیوی احمدی ہیں۔ ان دونوں نے بتایا کہ ہم نے جلسہ سالانہ بہت enjoy کیا ہے اور ہم یہاں جماعت کے نظام سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔

☆ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ اب آپ اپنے آپ کو جماعت کا مشنری سمجھیں اور واپس جا کر ماؤری لوگوں میں تبلیغ کریں۔

☆ ان میاں بیوی نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی خدمت میں اولاد عطا ہونے کی درخواست کی اور عرض کی کہ ان کا ابھی کوئی بچہ نہیں ہے۔

اس پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ نومبائع دوست Mathew ابوبکر صاحب کی اہلیہ نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا: مجھے جلسہ میں شامل ہو کر اور حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطابات سُن کر پتہ چلا کہ جہاد کا اصل مطلب رحم، رواداری، شفقت اور پیار ہے۔ میں دعا کرتی ہوں کہ جماعت احمدیہ اِسی جہاد کو ہمیشہ جاری رکھے۔ اس جلسہ کے ذریعہ ہمیں پوری دنیا اور مختلف قوموں کے وفود سے ملنے کا بھی موقع ملا۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم ان تعلقات اور رابطوں کو مزید بڑھائیں گے۔ عالمی بیعت کا نظارہ بہت ہی غیر معمولی اور مسحور کن تھا کہ تمام لوگ باہم ایک جان ہو کر عہدِ بیعت کر رہے تھے اور حضور سے برکات حاصل کر رہے تھے۔

☆ یہ ملاقات گیارہ بجکر 35 منٹ پر ختم ہوئی۔ ان دونوں میاں بیوی نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

....

برکینا فاسو کا وفد

☆ بعد ازاں برکینا فاسو سے آنے والے وفد نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

☆ برکینا فاسو سے تین افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ جن میں ایک مہمان Zoucomore صاحب تھے، جو انسانی حقوق کمیشن کے صدر ہیں۔

موصوف نے عرض کیا کہ ہماری کوشش ہے کہ برکینا فاسو میں قبائل اور مذہب کے معاملات میں کوئی مسئلہ پیدا نہ ہو۔ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ اگر ایسے مسائل پیدا نہ ہوں تو آپ لوگ کامیاب رہیں گے اور آپ کا ملک بھی ترقی کرے گا۔

☆ موصوف نے کہا کہ میں نے حضورِانور کا خطاب سُنا ہے۔ حضور کے اس خطاب کی بہت ضرورت ہے۔ اس وقت دنیا میں جو بدامنی، فساد اور ایک دوسرے پر حملے ہو رہے ہیں، ان سب کا حل حضورِانور کے خطابات میں ہے۔

☆ **حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:**

اس جیسا کوئی بھی نہیں

وہ پیارا ہے بے حد پیارا اس جیسا کوئی بھی نہیں
وہ داتا ہے ہر عالم کا اس جیسا کوئی بھی نہیں
وہ ماں سے بڑھ کر پیار کرے ہر ایک پہ رحمت عام کرے
سنتا ہے دلِ مضطر کی دعا اس جیسا کوئی بھی نہیں
یہ مَیں نے کیسا ظلم کیا بے کار ہی وقت گزار دیا
وہ رکھتا ہے پردہ میرا اس جیسا کوئی بھی نہیں
جب بھی ہوتی ہے کوئی خطا لیتی ہوں بھاگ کے اس کی پناہ
وہ دامن میں لیتا ہے چھپا اس جیسا کوئی بھی نہیں
جھیلے ہیں مَیں نے درد بہت اور صبر سے ربّ کا شکر کیا
وہ دردوں دکھوں کا ہے چارا اس جیسا کوئی بھی نہیں
ہے آس اس کی غفاری پر بخشش میں لیتا ہے مزا
وہ حامی و ناصر ہے میرا اس جیسا کوئی بھی نہیں

(امۃ الباری ناصر)

قائم شدہ
1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

ہم نے دنیا کو امن وسلامتی کا پیغام دینا ہے۔ امن کے قیام کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی ہے۔ ہم نے دہشتگردی، زیادتی اور ظلم کے خلاف آواز اُٹھانی ہے اور ہم یہ آواز اٹھاتے رہیں گے۔ اصل یہ ہے کہ پہلے انسانیت ہے، انسانی اقدار کا قیام پہلے ہے۔ جب تک یہ آواز اٹھتی رہے گی، امید رکھنی چاہئے کہ کامیابی ہوگی۔

☆ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مہمان سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:** آپ نے جلسہ پر کیا دیکھا ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ بہت روح پرور ماحول تھا۔ ساری دنیا سے لوگ یہاں آئے تھے۔ باہمی محبت و پیار بہت نمایاں تھا۔ سب ایک دوسرے سے خوش ہوکر اس طرح آپس میں مل رہے تھے جیسا کہ آپس میں بھائی بھائی ہوں۔ میں اس سے بہت متأثر ہوا ہوں۔

☆ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** اب واپس جا کر لوگوں کو بتائیں کہ کس طرح جماعت احمدیہ کام کرتی ہے۔ کس طرح انسانی اقدار اور لوگوں کے حقوق قائم کرتی ہے اور ان حقوق کو اسٹیبلش (estabsish) کروانے کی کوشش کرتی ہے۔

☆ موصوف زُوکومورے (Zoucomore) صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جب مجھے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی تو مجھے بہت حیرت ہوئی کہ میں نہ تو جماعت کا ممبر ہوں اور نہ ہی مسلمان ہوں۔ لیکن پھر بھی مجھے مسلمانوں کے اجتماع کی دعوت دی جارہی ہے۔ جلسہ میں شامل ہوکر میں نے دیکھا کہ جماعت تو بلاتمیز رنگ ونسل اپنی محبت کے بازو سب کے لئے پھیلائے ہوئے ہے اور ہر ایک سے پیار ومحبت کا سلوک کرتی ہے۔ سب کو ایک ہی طرح کی عزت و احترام دیتی ہے اور سب کا خیال رکھتی ہے۔ میں نے بہت سے مذہبی رہنماؤں کی تقاریر سُنی ہیں۔ جب وہ بات کرتے ہیں تو اس طرح کہ گویا وہی حق پر ہیں اور وہ لوگوں کے جذبات سے کھیلتے ہیں۔ لیکن میں نے امام جماعت احمدیہ کی تمام تقاریر بہت غور سے سنی ہیں اور ساری تقاریر کا مرکزی خیال یہی تھا کہ دنیا میں امن کا قیام ہو۔ اگر دنیا دیانتداری سے امام جماعت احمدیہ کے خطاب سُنے اور عمل کرے تو دنیا میں امن وصلح قائم کیا جاسکتا ہے۔ اگر دنیا کے تمام مذہبی رہنما جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی طرح پیغام دیں تو ہم دہشتگردی اور ناانصافی کو شکست دے سکتے ہیں۔

☆ برکینا فاسو کے وفد کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے یہ ملاقات گیارہ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

....

گوئٹے مالا اور کوسٹاریکا کا وفد

☆ اس کے بعد ملک گوئٹے مالا اور کوسٹاریکا کے دو ممبرانِ پارلیمنٹ اور ان کے ساتھ آنے والے جرنلسٹ اور سیکرٹری نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

☆ گوئٹے مالا سے امسال وہاں کی نیشنل ممبر پارلیمنٹ Mrs Iliana Callas صاحبہ جلسہ کے لئے آئی تھیں۔ موصوفہ کے جماعت گوئٹے مالا سے بڑے اچھے تعلقات ہیں۔ گوئٹے مالا میں اس وقت ہیومینٹی فرسٹ کے ایک پروگرام کے تحت 'ناصر ہسپتال' زیرِ تعمیر ہے۔ موصوفہ نے ملک کے وائس پریذیڈنٹ Hon. Mr Cabrera کا وزٹ ہسپتال کے لئے کروایا تھا۔ جسے ملک کے ذرائع ابلاغ میں اور خبروں میں نمایاں جگہ دی گئی تھی۔

☆ Mrs Ligia Eleama Falles کوسٹاریکا کی ممبر پارلیمنٹ ہیں، جو جلسہ میں شامل ہوئیں۔

☆ کوسٹاریکا کی ممبر پارلیمنٹ Mrs Ligia کے مشیر Mr Dougles Montero بھی ان کے ساتھ آئے تھے۔

☆ ان کے علاوہ کوسٹا ریکا سے ایک پروفیسر Sergio Moya صاحب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف کئی کتب کے مصنف ہیں اور اس وقت 'لاطینی امریکہ میں اسلام' کے عنوان پر ایک کتاب بھی لکھ رہے ہیں۔

☆ اس کے علاوہ گوئٹے مالا کی سب سے اہم اخبار 'Prensa Libre' کے جرنلسٹ Oscar Felipe بھی وفد میں شامل تھے۔

☆ گوئٹے مالا کی نیشنل پارلیمنٹ کی ممبر Iliena Calles صاحبہ نے کہا کہ میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ گوئٹے مالا میں ہیومینٹی فرسٹ نے ایک ہسپتال کی تعمیر کا پروجیکٹ شروع کیا ہے۔ اس جلسہ میں شامل ہوکر اسلام کے بارے میں جو ہمارے غلط خیالات تھے وہ اسلام کی عملی خوبصورت تصویر دیکھ کر بدل گئے ہیں۔

☆ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ تیس ہزار سے زائد لوگ تھے اور کہیں بھی کوئی لڑائی جھگڑا، فساد نہیں تھا۔ ہر طرف محبت و پیار کی فضا تھی۔ میرا نہیں خیال کہ دنیا میں اتنے بڑے مجمع میں بغیر کسی قسم کی لڑائی جھگڑے کے اتنا بڑا پروگرام کہیں اور کر سکتے ہیں۔

☆ مہمان نے عرض کی کہ اسلام میں عورتوں سے سلوک کے بارہ میں جو میں نے سنا ہوا تھا، اس سے بالکل مختلف پایا۔ میں عورتوں کی طرف گئی اور اپنے آپ کو بہت آرام دہ پایا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ جو عزت اسلام نے عورت کو دی ہے وہ کسی اور مذہب نے نہیں دی۔ اسلام میں بہت زیادہ عزت عورتوں کو دی جاتی ہے۔ جب ہم عورتوں کی مارکی میں آئیں تو ہمیں بہت خوشی محسوس ہوئی تھی کہ ہم عورتوں کی مارکی میں امن میں ہیں اور آزاد ہیں۔

☆ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ہم چاہتے ہیں کہ عورتیں آگے بڑھیں اور اپنے کام اور پروگرام خود سنبھالیں۔

☆ موصوفہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ سالانہ یُوکے میں شمولیت ایک بہت ہی عجیب اور حیران کن تجربہ تھا۔ مذہب اسلام اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں میرے خیالات میں زبردست تبدیلی پیدا ہوئی۔ میڈیا نے اسلام کے بارہ میں بہت ہی غلط اور ہیبت ناک تصور پیدا کیا ہوا ہے کہ اسلام تشدد اور نفرت کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن ہمیں اس جلسہ میں اسلام کی حقیقی پُرامن تعلیمات کی عملی تصویر دیکھنے کا موقع ملا۔ جماعت احمدیہ کا موٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' یہی ایک راستہ ہے جس سے عالمی امن باہمی محبت اور انصاف دنیا میں قائم ہوسکتا ہے۔ ہزاروں رضا کار اپنے مہمانوں کی مثالی خدمت کا فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے ادا کر رہے تھے جو اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ افراد جماعت اپنے ماٹو ''محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں'' پر حقیقتاً عمل پیرا ہیں۔

خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں اس بات کی وضاحت کی کہ اسلام عورت کو بہت ہی عزت و احترام کا مقام دیتا ہے۔ ماں کی عزت اس قدر ہے کہ اس کے پاؤں تلے جنت ہے۔ میں نے مردوں کی مارکی کی نسبت مستورات کے جلسہ گاہ اور مارکی میں زیادہ آرام، سہولت اور آزادی محسوس کی۔ یہ اسلام کی خوبصورت اور حسین تعلیم کی بہترین مثال ہے کہ عورت کی عزت اس کی حفاظت اور مکمل آزادی کی ضمانت دی جاتی ہے۔ قبل ازیں اسلام کے بارہ میں بہت ہی غلط خیالات رکھتی تھی۔ اس جلسہ میں شامل ہوکر اسلام کی پُرامن اور خوبصورت تعلیم کی تصویر لے کر واپس جارہی ہوں۔

☆ کوسٹاریکا کی ممبر پارلیمنٹ کے مشیر Doglas Monteroso صاحب نے عرض کیا کہ اتنے زیادہ مہمان تھے اور ہر ایک کی زبان مختلف تھی۔ لیکن ہم نے یہ دیکھا کہ محبت کی زبان سب کی ایک تھی۔ اس بات نے ہمیں بہت حیران کیا۔ دنیا میں اور کسی جگہ ہم نے ایسا نہیں دیکھا۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطابات کا ہمیں روحانی طور پر بہت فائدہ ہوا ہے۔ ان خطابات سے میرا علم بہت بڑھا ہے۔ خاص طور پر امن قائم کرنے کے بارہ میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے جو تعلیم بیان کی ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو ساری دنیا میں امن قائم ہوجائے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے ملکوں میں ایسے تصورات ناممکن ہیں۔

☆ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ** اگر مخلوقِ خدا سے اچھا تعلق ہے تو پھر یہ خدا تعالیٰ سے اچھے تعلق کی علامت ہے۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ عملی طور پر جو محبت اور بھائی چارہ یہاں نظر آیا ہے اس کا ہم کہیں اور تصور بھی نہیں کر سکتے۔

☆ **اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** یہاں آنے والے مختلف مذاہب کے مہمان تھے۔ ان میں عیسائی بھی تھے، بدھسٹ بھی تھے، ہندو بھی تھے۔ سب پیار ومحبت سے رہے، مذہب انسان کے دل کا معاملہ ہے۔ آپس میں سب انسان ہیں اور انسانیت سب سے پہلے ہے۔ انسانی اقدار یہی ہیں کہ ایک انسان دوسرے انسان کا احترام کرے اور اس کے حقوق کا خیال رکھے۔

☆ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے جلسہ سالانہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطابات بڑے غور اور توجہ سے سنے۔ خلیفہ کی اس نصیحت نے بہت متاثر کیا کہ اپنے دشمنوں کو معاف کرنے اور ان کے لئے دعا کرنے سے دل کینہ اور بغض سے پاک ہوجاتا ہے اور یہی چیز دنیا میں قیام امن کا ذریعہ ہوسکتی ہے۔ امام جماعت احمدیہ کی تقاریر سے مجھے روحانی اور عملی طور پر بہت فائدہ پہنچا اور اسلام کی حقیقی تعلیمات اور ان کی عملی تصویر اس جلسہ میں دیکھنے کو ملی۔

☆ گوئٹے مالا کی نیشنل اخبار PRNSA LIBRE کے جرنلسٹ نے کہا کہ جو محبت و پیار اور خلوص ہم کو یہاں ملا ہے، ہم اس کا دنیا میں تصور بھی نہیں کر سکتے۔

☆ دہشتگردی کے بارہ میں جرنلسٹ کے **ایک سوال کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** 'اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ قرآنِ کریم کی تعلیم یہ ہے کہ کسی کا ناحق قتل کرنا، پوری انسانیت کا قتل ہے۔ کسی کو پنپنے کا موقع نہ دینا پوری انسانیت کو موقع نہ دینا ہے۔

☆ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** ہم ہر جگہ دہشتگردی، انتہا پسندی کی مذمت کرتے ہیں۔ میں نے اپنے خطبات، خطابات، پِیس سمپوزیم اور مختلف پلیٹ فارمز پر اپنے ایڈریسز میں ہر جگہ دہشتگردی کی مذمت کی ہے۔ میں بڑی حکومتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ یہ جو بھی دہشتگرد، انتہا پسند، اسلام کے نام پر کرتے ہیں، غلط کرتے ہیں۔ یہ ہرگز جہاد نہیں ہے۔ اب تلوار اور جو بھی ہتھیار ہیں، ان سے لڑائی کرنا اور قتل کرنا جہاد نہیں ہے۔ میں نے اپنی تقاریر میں ہر جگہ بتایا ہے کہ مسلمانوں نے اُس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے دفاع کی اجازت ملنے کے بعد تلوار اٹھائی، جب ان کے خلاف تلوار اٹھائی گئی اور ان پر جنگ مسلّط کی گئی۔

☆ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** قوموں میں انبیاء آئے اور سچی تعلیمات کے ساتھ آئے۔ بعد میں لوگوں نے ان تعلیمات میں بگاڑ پیدا کردیا۔ ہم ہر مذہب کے بانی کی عزت کرتے ہیں۔ ہم ہر جگہ انٹرفیتھ کانفرنسز کرتے ہیں۔ ہم مختلف مذاہب کے لیڈروں، رہنماؤں کو بلاتے ہیں کہ اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرو۔ ان کانفرنسز کے انعقاد کا آغاز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا تھا۔ جب آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کا مضمون پڑھا گیا تھا۔

☆ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** مذہب دل کا معاملہ ہے۔ عیسائیوں کو حق ہے کہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کریں۔ ہر مذہب کے ماننے والوں کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنا پیغام پہنچائیں۔ ہم اسلام کی حقیقی تعلیم کی تبلیغ کرتے ہیں۔ جن کو ہمارا پیغام قبول ہوتا ہے، وہ تسلیم کرتے ہیں اور ہم میں شامل ہوجاتے ہیں۔ اگر کوئی قبول نہیں بھی کرتا تو پھر بھی ہم انسانیت کے ناطے بھائی بھائی ہیں اور ایک دوسرے کے ہمدرد ہیں۔

☆ ممبر پارلیمنٹ نے عرض کیا کہ جب گوئٹے مالا میں تعمیر ہونے والا ہسپتال مکمل ہوجائے گا تو ہماری خواہش ہے کہ ہم حضورِ انور کو بلائیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: جب ایک دفعہ دوست بن جاتے ہیں تو پھر خواہ دعوت نہ بھی دے تو تب بھی میں آجاتا ہوں۔

☆ جرنلسٹ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: افرادِ جماعت کی باہمی محبت، رواداری اور قیامِ امن کے لئے جدوجہد سے بہت متأثر ہوں اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں بہترین تأثر لے کر جارہا ہوں۔ اگرچہ مختلف ممالک اور اقوام کے لوگ تھے جن کی زبان ایک دوسرے سے مختلف تھی مگر انتہائی خلوص اور محبت سے ایک دوسرے سے ملتے اور ملاقات کرتے تھے اور خصوصاً رضاکاروں کی بے لوث خدمات نے بھی مجھے بہت متأثر کیا۔

☆ کوسٹاریکا کی نیشنل یونیورسٹی کے پروفیسر Sergio Moya بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا :

میں نے اس جلسہ کے ذریعہ اسلام کی نئی تصویر دیکھی ہے۔ مسلمانوں کی ایسی جماعت دیکھی جو باہمی محبت والفت میں بے مثال ہے۔ جو اپنے ایمان کی عملی تصویر پیش کرتی ہے۔ میں واپس جا کر اپنے حلقۂ احباب اور طلبا کو بتاؤں گا کہ جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیمات کو عملی طور پر پیش کرتی ہے۔ اور جو حقیقتاً اپنے ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے

نہیں“، پر عمل پیرا ہیں۔

☆ گوئٹے مالا اور کوسٹاریکا کے وفد کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے یہ ملاقات بارہ بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہی۔

☆ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

ماسکو (رشیا کا وفد)

☆ بعد ازاں ماسکو (رشیا) سے آنے والے وفد نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

☆ ماسکو (رشیا) سے امسال تین افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ جن میں ایک مہمان Smagin Nikita صاحب تھے۔ جنہوں نے عربی میں بیچلرز اور فارسی میں ماسٹرز کیا ہوا ہے اور آج کل ماسکو میں قائم ایران کلچر سنٹر میں کام کرتے ہیں اور ایک ویب سائٹ Iran Today کے مدیر بھی ہیں۔ یہ مختلف اخبارات میں مضامین بھی لکھتے ہیں۔

☆ موصوف نے کہا کہ میں نے کسی ایک جگہ مسلمانوں کو اتنی بڑی تعداد میں پُرامن نہیں دیکھا۔ بہت ہی محبت و پیار والا دوستانہ ماحول تھا۔ مسلمان جہاں بھی اکٹھے ہوں، اختلاف ہو جاتا ہے لیکن یہاں محبت اور امن تھا۔

☆ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: مذہب دل کا معاملہ ہے۔ دنیا میں انسانیت کی قدریں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

☆ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** ہم یہاں چند دنوں کے لئے ایک عارضی ویلیج بناتے ہیں۔ اتنے بڑے وسیع انتظامات ہیں، بعض خامیاں ہو جاتی ہیں۔ ہم جو سہولتیں دے سکتے ہیں وہ دیتے ہیں۔ عارضی انتظام کی وجہ سے اگر کوئی تکلیف پہنچی ہو تو اس کے لئے معذرت ہے۔

☆ اس پر مہمان نے عرض کیا کہ ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا گیا۔ بارش کے باوجود کوئی ڈسٹربنس (disturbance) نہیں تھی۔

☆ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** یہ نمونہ ہم نے دکھا دیا کہ خراب موسم کے باوجود ہم منظم ہیں اور ڈسپلن قائم کرتے ہیں۔ یہ اسلامی تعلیم ہے۔ اگر تعلیم کی دل میں قدر ہو اور احترام ہو تو تب سب کچھ ہو سکتا ہے۔

☆ **موصوف نے سوال کیا کہ گزشتہ دس سال سے دہشتگردی ہو رہی ہے اور یہ اسلام کے حق میں نہیں ہے۔ آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے۔**

اس پر **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا** کہ گزشتہ دس سال سے ہی دہشتگردوں کو مسلسل اپنے خطابات اور ایڈریسز میں condemn کر رہا ہوں اور کسی نے اس طرح بیان نہیں کیا۔ اب اختتامی خطاب میں بھی میں نے اس بارہ میں بیان کیا ہے۔ دہشتگرد اور انتہا پسند اسلام کے نام پر جو بھی کر رہے ہیں، اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اصل جہاد اپنے نفس کے خلاف جہاد ہے۔ اپنے نفس کو ایسا پاکیزہ بناؤ کہ وہ خدا کا اور اس کے بندوں کا حق ادا کرنے والا ہو۔

☆ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** اب جو مسلمان ممالک ہیں، ان میں اکثریت اس ظلم اور دہشتگردی کے خلاف بولتی ہے کہ یہ جہاد نہیں ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ میرے ایڈریسز ہیں، لیکچرز ہیں وہ پڑھ لیں۔ میں نے وہاں تفصیل سے بیان کیا ہوا ہے۔

☆ **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضورِ انور کی رائے کیا ہے کہ آئندہ زمانے میں یہ دہشتگردی کم ہو گی یا زیادہ ہو گی؟**

اس پر **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا** کہ کوئی مسلمان ملک اسلحہ نہیں بناتا۔ ان کو اسلحہ کون دیتا ہے؟ دونوں طرف کے لوگوں کو یہ مغربی ممالک اسلحہ بیچتے ہیں۔ اب انہوں نے یہ realize کر لیا ہے کہ ہم نے اب اسلحہ دینا بند کرنا ہے۔

☆ اب جو radicalise ہوئے ہیں وہ اپنی اصلاح کر رہے ہیں اور واپس آ رہے ہیں۔ سال 2008ء میں اقتصادی کرائسز کی وجہ سے radicalisation زیادہ ہوئی تھی اور داعش نے رقمیں دے کر نوجوانوں کو اپنے ساتھ شامل کیا تھا۔

☆ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

امسال پہلی مرتبہ مجھے لندن میں ہونے والے جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ پہلی بات جس نے مجھے بے حد متاثر کیا وہ جلسہ سالانہ کی وسعت ہے۔ کسی بھی انسان کو یہ حقیقت ضرور حیران کر دے گی کہ خاص طور پر اس مقصد کے لئے لندن کے نواح میں ایک پورا شہر مختلف سائز کی مارکیوں کے ذریعہ آباد کر دیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس جلسہ میں شاملین کی تعداد بھی جو کہ تقریباً 30 ہزار تھی، انسان کو حیرت میں ڈال دیتی ہے۔

اس کے علاوہ میں کہنا چاہتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کا ماحول ایک باہر والے اور غیر کے دل میں بھی خوشی کے جذبات پیدا کر دیتا ہے۔ خراب موسم، جلسہ گاہ کے راستوں کی بری حالت اور لوگوں کی ایک بڑی تعداد کے باوجود یہ بات نہایت حیرت انگیز اور سراہنے والی ہے کہ تمام شاملینِ جلسہ غیر معمولی طور پر محبت اور رواداری کے ماحول میں ایک دوسرے سے ملتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جلسہ میں شامل ہونے والے یہ سارے احباب ایسی مشکلات کے باوجود جلسہ سالانہ کے انتظامی قواعد وضوابط کا ہر لحاظ سے خیال رکھتے رہے۔ یہ حیرت انگیز ہے۔ میں نے کبھی بھی مسلمانوں کی اتنے بڑے پیمانے پر اور بڑی تعداد میں ہونے والی کسی تقریب میں شاملین کو اس طرح قواعد کی پابندی کرتے نہیں دیکھا۔ ایک بات جس کی توقع نہیں کر رہا تھا اور میرے لئے حیرت کا باعث بنی وہ جلسہ سالانہ کا اعلیٰ اور بلند پایا تکنیکی نظام تھا۔ تمام غیر ملکی احباب کو خاص طور پر ترجمہ سننے کے لئے ایئر فونز دیے گئے تھے جو صاف آواز سُنا رہے تھے۔ جلسہ کا تمام پروگرام ایک بڑی سکرین پر بھی دکھایا جا رہا تھا اور آواز بھی بہت صاف آ رہی تھی۔ یہ تمام باتیں ثابت کرتی ہیں کہ جلسہ سالانہ کے منتظمین اعلیٰ اور بہترین تکنیکی صلاحیتوں کے حامل ہیں۔

عمومی طور پر جلسہ سالانہ ایک اعلیٰ انتظام اور محبت اور پیار کے ماحول سے بھرے ہوئے اجتماع کی ایک نہایت صاف تصویر پیش کرتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے دوران مجھے یہاں قائم کی گئی مختلف نمائشیں بھی دکھائی گئیں، جن میں تصویری نمائش جس میں جماعت احمدیہ کی تاریخ پر مبنی نمائش اور ہیومینٹی فرسٹ کی نمائش بہت پسند آئیں۔ خاص طور پر ہیومینٹی فرسٹ کے تعلیم سے متعلق پروگرام سے مجھے بہت خوشی محسوس ہوئی۔ ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ جماعت جو فلاح و بہبود کے کام کر رہی ہے، اس نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔

تمام حاضرین جلسہ کی طرح میں نے بھی جلسہ سالانہ کی تمام تقریریں سننے کی پوری کوشش کی ہے اور کوشش کی ہے کہ کوئی ایک تقریر بھی سننے سے رہ نہ جائے۔

یہ نہایت ناانصافی ہو گی اگر میں اس جگہ کھانوں کی لذت اور ان کے اعلیٰ معیار کا ذکر نہ کروں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے جلسہ سالانہ کے باقی تمام مہمانوں سے زیادہ اچھی سہولیات مہیا کی گئیں تھیں۔ ہوٹل جہاں پر میری رہائش کا انتظام تھا، مجھے ناشتہ دیا جاتا تھا اور اس کے بعد میں جلسہ سالانہ کی اس مارکی میں جہاں غیر ملکی مہمانوں کا انتظام تھا، کھانا کھاتا رہا۔ ان تمام کھانوں میں مجھے بریانی سب سے زیادہ مزیدار لگی، جو احمدی اکثر بناتے ہیں۔

میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس جلسہ میں شمولیت کا موقع دیا اور میں آپ کے لئے دعا گو ہوں کہ آپ کو اپنے اس نہایت مشکل مگر نہایت فائدہ مند کام میں جو آپ دنیا میں امن پھیلانے کے لئے کر رہے ہیں، کامیابیاں نصیب ہوں۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کے بعد جرنلسٹ نے کہا: میں نے کبھی مسلمانوں کے کسی لیڈر کو اس مقام پر ہوتے ہوئے جہاں امام جماعت احمدیہ ہیں، اسلام کی تعلیمات کو اس قدر واضح اور دوٹوک انداز میں بیان کرتے نہیں دیکھا۔

امام جماعت احمدیہ کا مزاج نہایت خوشگوار اور مخاطب کے لئے خوشکُن بھی ہے، جو عام طور پر مذہبی لیڈروں کے بارے میں ذہن میں نہیں آتا۔ وہ اپنے سامنے بیٹھے آدمی کو آسان، صاف اور دھیمے انداز میں بات سمجھا دیتے ہیں۔

☆ رشین وفد کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بجکر 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

(باقی آئندہ)

مسجد فضل لندن

یہ قریباً اِک صدی پہلے بنا نقشِ جمیل
زمزمِ توحید کی شہرِ کلیسا میں سبیل
ہر طرف اس کے صلیبی غلغلۂ ہاؤہو
یہ میانِ ہاؤہو اَللہُ اکبر کی دلیل
عرش تک پہنچے کئی سجدے اسی کے فرش سے
اور ہے چَوگِرد اس کے اِک دعاؤں کی فصیل
آئے ہیں اس میں کئی ایسے اُلوہی راہبر
اس کی پیشانی کا جُھومر جن کے زرّیں قال و قیل
اب بھی ہوتی ہے فضا تقدیس سے پُر نُور یاں
جلوہ آرا آج بھی ہوتا ہے اِک مردِ جلیل
وہ ہماری قلب و جاں میں اِک دھڑکتی آرزو
حُسن میں احساں میں یکتا ، منفرد اور بے مثیل
ہم کہاں چُن سکتے ہیں اس کی بصیرت کے گُہر
مختصر دامن ہمارا ، عقل و دانش بھی قلیل
گُنگ ہو جاتی ہے اس کے سامنے اپنی زباں
حرف و معنی کو کریں ہم کس طرح اپنا وکیل
وہ گُلِ رعنا ہماری زندگی کی ہے مہک
کون ہو سکتا ہے عابدؔ اس کی چاہت میں دخیل

(پروفیسر مبارک احمد عابد۔ نزیل لندن)

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 4

اعتراض کو بھی بڑی شدت سے پیش کرتے ہیں کہ اسلام جنگجو مذہب ہے۔ وہ اس اعتراض کو بھی رد کرے گا اور یہ بھی بتائے گا کہ اسلام جنگوں کے ذریعہ نہیں پھیلا اور نہ ہی یہ جنگجو مذہب ہے اور یہ سب کچھ قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے ثابت کرے گا۔

ہم احمدی اس بات کے گواہ ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جس مسیح و مہدی نے آنا تھا وہ آیا اور اس نے اپنے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور صرف دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ مسیح و مہدی کی آمد سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ نشانیاں اور خدا تعالیٰ کے اپنی کتاب میں بیان کردہ حالات و نشانات جو اس آنے والے مسیح و مہدی کے زمانے سے متعلق تھے ہم نے پورا ہوتے دیکھے اور دیکھ رہے ہیں۔ چاند سورج گرہن کے رمضان کے مہینے اور خاص تاریخوں میں لگنے کے نشان کو مشرق و مغرب کے اخبارات نے آپ کے دعوے کے بعد پورا ہونے کی خبر کے ساتھ آج سے تقریباً 120 سال پہلے محفوظ کر لیا۔ (سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ 11 اپریل 1894ء)

بہرحال ان پیشگوئیوں اور نشانات کا ایک لمبا سلسلہ ہے۔

اس وقت جو مَیں بیان کرنا چاہتا ہوں اور جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا اسلام پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اعتراضات ہیں ان میں سب سے بڑا اعتراض جسے آجکل دنیا میں پیش کیا جاتا ہے اور بڑی شدت سے مغربی میڈیا بھی اور اسلام مخالف طاقتیں بھی پیش کر رہی ہیں وہ اسلام کی جنگجوانہ تعلیم اور اسلام کا شدت پسند اور دہشتگرد مذہب ہونا ہے۔ حقیقت میں یہ ایسا اعتراض ہے جس کا اسلامی تعلیم یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اعتراض کو ردّ کر کے اسلامی جنگوں اور جہاد کی حقیقت کھول کر بتائی ہے۔ پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم ہی ہیں جو صحیح رنگ میں اس حقیقت کو جانتے ہیں۔ چنانچہ آپ اس حقیقت کو بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''ہم یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اسلامی جنگ بالکل دفاعی جنگ تھے''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 99۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے فرمایا کہ: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خادموں کو مکّہ والوں نے برابر تیرہ سال تک خطرناک ایذائیں دیں اور تکلیفیں دیں اور طرح طرح کے دکھ اُن ظالموں نے دیئے۔ چنانچہ ان میں سے کئی قتل کئے گئے اور بعض بُرے بُرے عذابوں سے مارے گئے۔ چنانچہ تاریخ پڑھنے والے پر یہ امر مخفی نہیں ہے کہ بیچاری عورتوں کو سخت شرمناک ایذاؤں کے ساتھ مار دیا یہاں تک کہ ایک عورت کو دو اونٹوں سے باندھ دیا اور پھر ان کو مخالف جہات میں دوڑا دیا اور اس بیچاری کو چیر ڈالا۔ اس قسم کی ایذا رسانیوں اور تکلیفوں کو برابر تیرہ سال تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی پاک جماعت نے بڑے صبر اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کیا۔ اس پر بھی انہوں نے اپنے ظلم کو نہ روکا اور آخر کار خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا منصوبہ کیا گیا۔ اور جب آپؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خدا تعالیٰ سے ان کی شرارت کی اطلاع پا کر مکّہ سے مدینہ کو ہجرت کی۔ پھر بھی انہوں نے تعاقب کیا اور آخر جب یہ لوگ پھر مدینہ پر چڑھائی کر کے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے حملہ کو روکنے کا حکم دیا۔ کیونکہ اب وہ وقت آ گیا تھا کہ اہلِ مکّہ اپنی شرارتوں اور شوخیوں کی پاداش میں عذاب الٰہی کا مزہ چکھیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے جو پہلے وعدہ کیا تھا کہ اگر یہ لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہ آئیں گے تو عذاب الٰہی سے ہلاک کئے جائیں گے۔ وہ پورا ہوا۔ خود قرآن شریف میں ان لڑائیوں کی یہ وجہ صاف لکھی ہے''۔ فرمایا ''اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا۔ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ۔ اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ (الحج: 40-41) یعنی ان لوگوں کو مقابلہ کی اجازت دی گئی جن کے قتل کے لئے مخالفوں نے چڑھائی کی۔ (اس لئے اجازت دی گئی) کہ ان پر ظلم ہوا اور خدا تعالیٰ مظلوم کی حمایت کرنے پر قادر ہے۔ یہ وہ مظلوم ہیں جو ناحق اپنے وطنوں سے نکالے گئے۔ ان کا گناہ بجز اس کے اَور کوئی نہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا ربّ اللہ ہے''۔

فرماتے ہیں ''یہ وہ آیت ہے جس سے اسلامی جنگوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے''۔ یہ وہ پہلی آیت ہے جس میں جنگ کی اجازت دی گئی۔ ''پھر جس قدر رعایتیں اسلامی جنگوں میں دیکھو گے''۔ جنگ کی اجازت کے بعد بھی بعض شرطیں ہیں۔ فرمایا یہ رعایتیں جنگوں میں دیکھو گے'' ممکن نہیں کہ موسوی یا یشوعی لڑائیوں میں اس کی نظیر مل سکے۔ موسوی لڑائیوں میں لاکھوں بے گناہ بچوں کا مارا جانا، بوڑھوں اور عورتوں کا قتل، باغات اور درختوں کا جلا کر خاک سیاہ کر دینا توراۃ سے ثابت ہے۔ مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باوصفیکہ ان شریروں سے وہ سختیاں اور تکلیفیں دیکھی تھیں جو پہلے کسی نے نہ دیکھی تھیں پھر ان دفاعی جنگوں میں بھی بچوں کو قتل نہ کرنے، عورتوں اور بوڑھوں کو نہ مارنے، راہبوں سے تعلق نہ رکھنے اور کھیتوں اور ثمردار درختوں کو نہ جلانے اور عبادتگاہوں کے مسمار نہ کرنے کا حکم دیا جاتا تھا''۔

آپ فرماتے ہیں ''اسرائیلی نبیوں کے زمانے میں جیسے شریر اپنی شرارتوں سے باز نہ آتے تھے اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں بھی حد سے نکل گئے تھے۔ پس اسی خدا نے جو رؤوف و رحیم بھی ہے، پھر شریروں کے لئے اس میں غضب بھی ہے، اُن کو ان جنگوں کے ذریعہ جو خود انہوں نے ہی پیدا کی تھیں، سزا دے دی''۔ فرمایا کہ ''لوط کی قوم سے کیا سلوک ہوا۔ نوح کے مخالفوں کا کیا انجام ہوا۔ پھر مکّہ والوں کو اگر اس رنگ میں سزا دی تو کیوں اعتراض کرتے ہو۔ کیا کوئی عذاب مخصوص ہے کہ طاعون ہی ہو یا پتھر برسائے جائیں۔ خدا جس طرح چاہے عذاب دے دے۔'' فرماتے ہیں ''سنّت قدیمہ اس طرح پر جاری رہی ہے۔ اگر کوئی ناعاقبت اندیش اعتراض کرے تو اُسے موسیٰ کے زمانہ اور جنگوں پر اعتراض کا موقع مل سکتا ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کوئی رعایت روا نہیں رکھی گئی۔ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانے پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ آجکل عقل کا زمانہ ہے اور اب یہ اعتراض کوئی وُقعت نہیں رکھ سکتے کیونکہ جب کوئی مذاہب سے الگ ہو کر دیکھے گا تو اسے صاف نظر آ جائے گا کہ اسلامی جنگوں میں اوّل سے آخر تک دفاعی رنگ مقصود ہے اور ہر قسم کی رعایتیں روا رکھی ہیں''۔ پس عقل کی آنکھ سے دیکھنا ضروری ہے اور ہمیں ان کو دکھانا ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں ''مجھ سے جب کوئی آریہ یا ہندو اسلامی جنگوں کی نسبت دریافت کرتا ہے تو اسے میں نرمی اور ملاطفت سے یہی سمجھاتا ہوں کہ جو'' (کفار لوگ) ''مارے گئے وہ اپنی ہی تلوار سے مارے گئے۔ جب ان کے مظالم کی انتہا ہو گئی تو آخر ان کو سزا دی گئی اور ان کے حملوں کو روکا گیا۔''

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ اس کی یہی تعلیم ہے کہ کسی سے تعرّض نہ کرو۔ جنہوں نے سبقت نہیں کی ان سے احسان کرو''۔ بلاوجہ لڑو نہیں۔ جو پہلے لڑائی شروع نہیں کرتے ان سے نہ صِرف صَرفِ نظر کرنا ہے بلکہ ان سے احسان کا سلوک کرو'' اور ابتدا کرنے والوں اور ظالموں کے مقابلہ میں بھی دفاع کا لحاظ رکھو۔ حد سے نہ بڑھو۔ اسلام کی ابتدا میں ایسی مشکلات درپیش تھیں کہ ان کی نظیر نہیں ملتی۔ ایک کے مسلمان ہونے پر مرنے مارنے کو تیار ہو جاتے تھے''۔ کفّار میں سے جب کوئی مسلمان ہوتا تھا تو مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے تھے۔ ''اور ہزاروں فتنے بپا ہوتے تھے اور فتنہ تو قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ پس امن عامہ کے قیام کے لئے مقابلہ کرنا پڑا''۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''پھر منجملہ اور جزئیات کے غلامی کے مسئلہ پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے غلاموں کے آزاد کرنے کی تعلیم دی ہے اور تاکید کی ہے اور جو اَور کسی کتاب میں نہیں ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 100 تا 103۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

فرماتے ہیں کہ ''ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ جب مکّہ والوں نے آپؐ کو نکالا اور تیرہ برس تک ہر قسم کی تکلیفیں آپؐ کو پہنچاتے رہے۔ آپؐ کے صحابہ کو سخت سخت تکلیفیں دیں جن کے تصوّر سے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ اُس وقت جیسے صبر اور برداشت سے آپؐ نے کام لیا وہ ظاہر بات ہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کے حکم سے آپؐ نے ہجرت کی اور پھر فتح مکّہ کا موقع ملا تو اس وقت ان تکالیف اور مصائب اور سختیوں کا خیال کر کے جو مکہ والوں نے تیرہ سال تک آپ پر اور آپ کی جماعت پر کی تھیں آپؐ کو حق پہنچتا تھا کہ قتلِ عام کر کے مکّہ والوں کو تباہ کر دیتے اور اس قتل میں کوئی مخالف بھی آپ پر اعتراض نہیں کر سکتا تھا کیونکہ ان تکالیف کے لئے وہ واجب القتل ہو چکے تھے۔ اس لئے اگر آپ میں قوت غضبی ہوتی'' یعنی آپ نے صرف غصّہ سے کام لینا ہوتا اور بدلے لینے ہوتے اور کینے رکھنے ہوتے ''تو وہ (فتح مکّہ) بڑا عجیب موقع انتقام کا تھا کہ وہ سب گرفتار ہو چکے تھے۔ مگر آپ نے کیا کِیا؟ آپؐ نے اُن سب کو چھوڑ دیا اور کہا لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ مکّہ کی مصائب اور تکالیف کے نظارہ کو دیکھو کہ قوت و طاقت کے ہوتے ہوئے کس طرح پر اپنے جان ستاں دشمنوں کو معاف کیا جاتا ہے۔ یہ ہے نمونہ آپ کے اخلاق فاضلہ کا جس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 162۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ باتیں جو آپ نے بیان فرمائی ہیں یقیناً ابتدائی تاریخ اس کی گواہ ہے۔ یہ ایک دو واقعات نہیں یا کبھی کبھار ہونے والے واقعات نہیں ہیں بلکہ مسلمان روزانہ کفّار کے ظالمانہ رویّوں سے گزرتے تھے۔ ایک دو واقعات مَیں پیش کرتا ہوں۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کیا اور اہل مکہ کو بتایا کہ مَیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں اور رسول ہو کر آیا ہوں اور تمہیں کہتا ہوں کہ بتوں کی پوجا چھوڑ دو کہ یہ تمہیں کوئی نفع یا نقصان نہیں دے سکتے بلکہ ایک خدا کی عبادت کرو جو سب طاقتوں کا مالک ہے اور ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ پہلے تو اہل مکہ مذاق میں یہ باتیں ٹالنے لگے۔ لیکن جب دیکھا کہ لوگوں پر ان باتوں کا اثر ہو رہا ہے اور چند لوگ آپ کے گرد جمع ہو کر، ایمان لا کر پھر ایک چھوٹی سی جماعت بن گئے ہیں تو پھر انہیں خطرہ پیدا ہوا کہ یہ چھوٹی سی جماعت ایک روز اکثریت بن جائے گی۔ تب رؤوسائے مکہ بھی گھبرائے کہ ہم تو اس پیغام کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے تھے لیکن یہ پیغام تو ایک طبقہ میں تعریف اور تحسین حاصل کر رہا ہے، مقبول ہوتا چلا جا رہا ہے۔ تب انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس آواز کو سختی سے روکا جائے اور اس رسول کے ماننے والوں پر سختی کی جائے۔ چنانچہ انہوں نے اسلام لانے والوں پر ظلم و تعدی کی انتہا شروع کر دی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بیان فرمایا ہے۔ ایک دفعہ جبکہ اسلام کے پھیلنے کا زمانہ شروع ہو چکا تھا، بعض مسلمانوں نے ایک ابتدائی صحابی حضرت خبابؓ کی کمر پر سے کپڑا اٹھا ہوا دیکھا تو آپ کی پیٹھ کی کھال کی عجیب قسم کی حالت تھی۔ عجیب طرح سخت کھال تھی اور انسان کی ایسی کھال نہیں ہو سکتی۔ لوگوں نے گھبرا کر پوچھا کہ یہ آپ کو کیا ہوا ہے۔ تو ان صحابی نے ہنس کر جواب دیا کہ ہم نومسلم جوانوں کو عرب کے رؤوسا مکّہ کی گلیوں میں سخت اور کھردرے پتھروں پر گھسیٹا کرتے تھے اور کئی کئی دن یہ ظلم ہم پر ہوتا تھا اور بار بار ہوتا تھا اس کی وجہ سے میری پیٹھ کے چمڑے کی یہ حالت ہو گئی ہے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 88 باب و من حلفاء بنی زھرۃ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

پھر اسی طرح دوسرے غلاموں کے حالات ہیں۔ حضرت عمّار ہیں۔ حضرت بلال ہیں جن کو ان کے مالک گرم ریت پر لٹا کر اور اوپر پتھر رکھ کر گھسیٹا کرتے تھے بلکہ بعض دفعہ دوسرے نوجوان کافروں کو کہا کرتے تھے کہ ان کے سینوں پر کودو۔ جب یہ گرم ریت میں لیٹے ہوں گے تو ان کے سینوں پر چڑھ جاؤ اور پھر ان پر کودو۔ جب تک یہ بتوں کی بڑائی اور الوہیت کا اقرار نہ کریں ایسا کرتے چلے جاؤ۔ لیکن تاریخ نے حضرت بلالؓ کے اس ظلم کی حالت میں بھی ادا کئے ہوئے الفاظ سنہری حروف میں محفوظ کئے ہیں کہ اَحَدٌ اَحَدٌ۔ کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ایک ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 86 حدیث 3832 مسند عبد اللہ بن مسعودؓ مطبوعہ عالم الکتب العلمیۃ بیروت 1998ء)، (سیرت ابن ہشام صفحہ 235 باب ذکر عدوان المشرکین علی المستضعفین … الخ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001)

ایک دفعہ حضرت یاسرؓ اور ان کی بیوی پر ظلم ہو رہا تھا اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی حالت کو جب دیکھا تو آپ کا دل بھر آیا۔ آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا اے یاسر کے خاندان! صبر سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جنت تیار کی ہوئی ہے۔ چنانچہ اسی ظلم کے دوران حضرت یاسرؓ نے اپنی جان دے دی لیکن خدائے واحد کی وحدانیت کا انکار نہ کیا۔ اس پر بھی ان ظالم کافروں کی تسلی نہیں ہوئی اور انہوں نے بوڑھی عورت حضرت سمیّہؓ پر بھی ظلم جاری رکھا اور ابوجہل نے ان کو نیزہ مارا جو اُن کی ران میں سے گزرتا ہوا پیٹ کے آر پار ہو گیا اور تڑپتے ہوئے اس کمزور بوڑھی عورت نے بھی جان دے دی لیکن اپنے ایمان کو قربان نہیں کیا۔ (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ جلد 1 صفحہ 496 باب اسلام حمزۃ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء) زُنّیرہ ایک لونڈی تھی۔ ابوجہل نے ان کو ایک دن اتنا مارا کہ ان کی آنکھ کی بینائی ضائع ہو گئی۔ (شرح الزرقانی علی المواھب

اللدنیۃ جلد 1 صفحہ 502 باب اسلام حمزۃ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء) اور اس طرح کی بیشمار مثالیں ہیں ظلموں کی جو کفارِ مکّہ نے مسلمان غلاموں پر کئے۔ ایسے ایسے ظلم ہیں جو برداشت کرنے انسانی طاقت سے باہر لگتے ہیں لیکن ان مظلوموں کے ایمان ایسی حالت میں بھی چٹان کی طرح مضبوط تھے۔ کیوں نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب نے ان کی اس ایمانی حالت پر انہیں جنت کی بشارت دی تھی۔ انہوں نے اِس دنیا کی بجائے اُس دنیا کو ترجیح دی جو دائمی ہے اور جہاں خدا تعالیٰ کے پیار کے ہر وقت نظارے ہیں۔ یہ جنتیں انہیں ظلم سہنے کی وجہ سے ملی تھیں، ظلم کرنے کی وجہ سے نہیں جو آجکل کے دہشتگرد گروپ اسلام کے نام پر کر رہے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ جنت ملے گی۔ جو ظلم معصوموں کو قتل کر کے یہ دہشتگرد کر رہے ہیں یا جو ظلم امن قائم کرنے کے نام پر حکومتیں کر رہی ہیں یا علماء کر رہے ہیں یہ جنت کی نہیں بلکہ جہنم کی بشارتیں ہیں۔ تو بہرحال اہل مکّہ نے یہ ظلم اپنی انتہا تک پہنچائے۔

اور صرف مسلمان غلاموں تک یہ بات محدود نہیں رہی بلکہ آزاد مسلمانوں پر بھی یہ ظلم ہوئے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مالدار شخص تھے اور عمر کے لحاظ سے بھی اس وقت تقریباً چالیس سال کے قریب تھے لیکن ان کے اسلام لانے پر ان کے چچا نے انہیں رسّیوں سے باندھ کر پھر مارا ہے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 31 باب ذکر اسلام عثمان بن عفانؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) اسی طرح ایک صحابی زبیر بن العوام کا ذکر ملتا ہے۔ بڑے کڑیل جوان تھے۔ ان کا چچا انہیں چٹائی میں لپیٹ کر دھواں دیا کرتا تھا تا کہ ان کا سانس رک جائے اور اس حالت میں پوچھتا تھا کہ ابھی بھی کہتے ہو کہ اسلام سچا مذہب ہے اور اللہ ایک ہے؟ مگر یہ وہ لوگ تھے جن کے ایمان متزلزل نہیں ہو سکتے تھے اور کہتے تھے کہ صداقت کو پہچان کر ہم اب کس طرح اس کا انکار کر سکتے ہیں۔ (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ جلد 1 صفحہ 457 ذکر اوّل من اٰمن باللہ ورسولہ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء) اسی طرح کے اور واقعات ہیں آزاد مسلمانوں کے بھی جو خاندانی بھی تھے اور صاحب ثروت بھی تھے جن پر کفار مکہ نے ان کے دین سے ہٹانے کے لئے ظلم کئے لیکن انہوں نے سچائی کو پہچان کر، خدا تعالیٰ کی عبادت کے لطف کو دیکھ کر، اللہ تعالیٰ کی محبت کے مزے کو چکھ کر پھر اپنے آرام پر ہر ظلم کو ترجیح دی اور کفر کا انکار کیا۔

پھر اسی پر بس نہیں ہے۔ کفار نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کو بھی ظلم کا نشانہ بنایا اور انہیں بھی نہیں چھوڑا۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ عبادت کر رہے تھے کہ کفار نے آپ کے گلے میں پٹکا ڈال کر آپ کو کھینچنا شروع کیا یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔ آخر حضرت ابوبکر وہاں آئے تو انہوں نے ان کافروں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھڑوایا اور ان کافروں کو کہا کہ کیا تم اس لئے ایک آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ خدا میرا معبود حقیقی ہے۔ (صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب ما لقی النبیؐ واصحابہ من المشرکین بمکۃ حدیث 3856) اسی طرح ایک دفعہ آپ سجدہ میں تھے تو اونٹ کی اوجھڑی لا کر آپ کی پیٹھ پر رکھ دی اور آپ اس کی وجہ سے سر نہیں اٹھا سکتے تھے یہاں تک کہ کسی نے آ کر اس کو اٹھایا۔ (صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب ما لقی النبیؐ واصحابہ من المشرکین بمکۃ حدیث 3854) ایک دفعہ مکہ کے اوباشوں کی ایک جماعت آپ کی گردن پر یہ کہہ کر تھپڑ مارتی چلی گئی کہ لوگو یہ شخص کہتا ہے کہ مَیں نبی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مسلسل پتھر مارے جاتے تھے۔ (سیرت خاتم النبیین ﷺ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 143)

بہرحال مسلمانوں سے یہ ظالمانہ سلوک جاری رہا اور مخالفت ترقی کرتی چلی گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بعض صحابہ کو حبشہ کی طرف ہجرت کو کہا لیکن یہ ہجرت بھی چوری چھپے ہوئی۔ مکّہ والوں کو یہ برداشت نہیں ہو سکتا تھا کہ ان کے پنجے سے اس طرح یہ لوگ آزاد ہو کر نکل جائیں۔ جب مکّہ والوں کو اس ہجرت کا علم ہوا تو انہوں نے ان کا پیچھا کیا لیکن پکڑ نہ سکے اور یہ لوگ حبشہ پہنچ گئے۔ پھر وہ کفّار لوگ حبشہ کے بادشاہ تک پہنچے اور اس کے کان بھرنے کی کوشش کی کہ اس طرح بعض لوگ جو تمہارے دین کے بھی خلاف ہیں مکہ سے بھاگ کر یہاں آ گئے ہیں اور بادشاہ سے درخواست ہے کہ انہیں ہمارے حوالے کیا جائے۔ لیکن بادشاہ نے حقیقت معلوم کرنے کے بعد ان لوگوں کو کفار کے سپرد کرنے سے انکار کر دیا۔ (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ جلد 1 صفحہ 503، 506 باب الھجرۃ الاولیٰ الی الحبشۃ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء) یہاں سے وہ ناکام لوٹے۔ اور پھر جو باقی مسلمان تھے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اور آپ کا خاندان بھی شامل تھا ان پر ظلم کرنے کا فیصلہ کیا کہ اب ان کو دین سے باز رکھنے کا اور ان کو ہٹانے کا یہی علاج ہے کہ ان لوگوں سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ کوئی شخص ان کے پاس سودا فروخت نہ کرے۔ انہیں کھانے پینے کی چیزیں نہ دے۔ ان سے لین دین نہ کرے۔ آخر اس ظالمانہ فیصلہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے مسلمان رشتہ دار اور وہ رشتہ دار جو مسلمان نہیں بھی تھے لیکن آپ کی حمایت میں تھے اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ، مسلمانوں کے ساتھ ایک جگہ جو ابوطالب کی ملکیت تھی وہاں چلے گئے تا کہ وہاں پناہ لی جائے۔ سب بے سروسامان تھے۔ نہ روپیہ پیسہ تھا ہاتھ میں، نہ کھانے پینے کا سامان تھا۔ ایسے حالات میں آپ اور آپ کے ساتھی تقریباً تین سال تک رہے۔ (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ جلد 2 صفحہ 12 تا 14 باب دخول الشعب وخبر الصحیفۃ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء) ان حالات کا اندازہ کوئی دوسرا نہیں لگا سکتا۔ بہرحال شعب ابی طالب کے یہ تین سال مسلمانوں کے لئے بڑے کٹھن تھے۔ فاقہ زدہ مسلمان فاقوں مرنے کو تو تیار تھے لیکن اپنا دین بیچنے پر نہیں۔ ایک صحابی کہتے ہیں کہ ایک رات چلتے ہوئے مَیں نے پاؤں کے نیچے کوئی نرم چیز محسوس کی اور فوراً اسے اٹھا کر کھا لیا کہ شاید کھانے کی چیز ہو۔ مجھے آج تک نہیں پتا کہ وہ کیا چیز تھی۔ (سیرت ابن ہشام صفحہ 274 باب حدیث نقض الصحیفۃ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001) تو یہ تھی ان لوگوں کی فاقے کی حالت۔ آخر تین سال بعد مکّہ کے پانچ شرفاء نے اس فیصلہ کے خلاف آواز اٹھائی اور شعب ابی طالب کے دہانے پر گئے اور محصورین کو آواز دی کہ وہ باہر نکلیں ہم معاہدہ توڑنے کو تیار ہیں۔ (سیرۃ الحلبیۃ جلد 1 صفحہ 487 باب الھجرۃ الثانیۃ الی الحبشۃ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) آخر یہ محاصرہ ختم ہوا۔ مکہ والوں کا یہ ظلم بھی انتہا کا ظلم تھا۔ ان فاقوں کی وجہ سے آپ کی وفا شعار بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات معاہدہ ختم ہونے کے چند دن بعد ہوئی اور مہینے بعد تقریباً ابوطالب بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

(امتاع الاسماع جلد اوّل صفحہ 45 باب موت خدیجۃ وابی طالب (عام الحزن) مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1999ء)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بعد بھی مخالفتوں کا سامنا رہا اور تبلیغ میں رکاوٹیں کھڑی کی جاتی رہیں لیکن اسلام کا پیغام خاموشی سے مکہ کی حدود سے باہر بھی نکلنا شروع ہوا اور مدینہ میں کچھ لوگ ایمان لے آئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے اِذن سے آپ نے بھی ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا اور مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اس دوران میں کفّارِ مکّہ نے آپ کو قتل کرنے کا بھی فیصلہ کر لیا تھا منصوبہ بنا لیا تھا لیکن آپ کی ہجرت خاص الٰہی تقدیر سے ہوئی تھی اور کفار اپنے ارادے میں ناکام ہوئے اور آپ مدینہ پہنچ گئے۔ یہاں مسلمانوں کی ایک جماعت نے آپ کا استقبال کیا اور مدینے کے انصار نے مہاجروں کے لئے اور آپؐ کے لئے اپنی مہمان نوازی اور قربانی کا بہترین نمونہ دکھایا۔ یہاں پھر مدینہ کے رہنے والے مسلمانوں، یہودیوں اور دوسرے لوگوں کے ساتھ معاہدہ ہوا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سربراہِ حکومت کے طور پر وہاں نظام چلانے کے لئے اختیارات دئیے گئے اور ساتھ ہی آپ نے پیار اور محبت اور امن کے ساتھ اسلام کی تبلیغ بھی جاری رکھی۔ کوئی جبر، کوئی سختی کسی پر نہیں کی۔ یہودی اپنی شریعت کے مطابق پابند تھے۔ مسلمان شرعی معاملات میں، فیصلوں میں اپنی شریعت کے مطابق پابند تھے۔ لیکن ساتھ ہی تعلیم، انصاف اور عورتوں کے حقوق اور غرباء کے حقوق، شہر کی سہولتوں اور راستوں کے حقوق وغیرہ کے متعلق ایک طریق اور قانون بھی وضع ہو گیا۔ لیکن کفّار کو مسلمانوں کا امن میں رہنا کس طرح بھا سکتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے بہانے سے منصوبہ بندی کر کے مدینہ پر حملے کی کوشش کی اور یوں پہلی جنگ ہوئی جس میں دشمن کے ایک ہزار سپاہی پورے جنگی سازوسامان کے ساتھ لیس تھے اور مسلمان صرف 313 اور ان کے پاس بھی چند تلواریں۔ جنگی فنون سے ناواقف۔ بہرحال یہ جنگ ''جنگِ بدر'' کہلاتی ہے۔ دنیاوی لحاظ سے تو ایسے حالات میں مسلمانوں کی شکست یقینی ہونی چاہئے تھی لیکن اللہ تعالیٰ کی تائید مسلمانوں کے شامل حال تھی اس لئے ان نہتّے مسلمانوں نے کفار پر فتح پائی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جنگ کی اجازت اس لئے دی تھی کہ مسلمان کافروں کے ظلم سے بچ کر ہجرت کر گئے ہیں لیکن پھر بھی کفار نے پیچھا کیا ہے اور جنگ کر کے ظلم سے مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب تمہیں اجازت ہے کہ ان کا جواب دو۔ اور ان آیات میں صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دی گئی ہے بلکہ ساتھ ہی دوسرے مذاہب کو بھی محفوظ کیا ہے۔ پس ظلم کا خاتمہ کرنے اور مذاہب کو بچانے کے لئے مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ یہ مکمل آیات اس طرح پر ہیں کہ اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّہُمۡ ظُلِمُوۡا ۔ وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصۡرِہِمۡ لَقَدِیۡرُ ۔ الَّذِیۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِہِمۡ بِغَیۡرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ وَلَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعۡضَہُمۡ بِبَعۡضٍ لَّہُدِّمَتۡ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذۡکَرُ فِیۡہَا اسۡمُ اللّٰہِ کَثِیۡرًا ۔ وَلَیَنۡصُرَنَّ اللّٰہُ مَنۡ یَّنۡصُرُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیۡزٌ ۔ (الحج: 40-41) ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے اس قتال کی اجازت دی جاتی ہے۔ (پریس والے بھی بڑے اعتراض کر رہے ہیں۔ دو تین دن سے مجھ پر یہی سوال کر رہے ہیں کہ جنگ کی اجازت بھی تو دی گئی ہے۔) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے۔ (اس وجہ سے اجازت دی گئی۔) اور یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ یعنی وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بناء پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

پس کون ہے جو عقل رکھتا ہو پھر اسلام پر اعتراض کرے کہ یہ جنگجوانہ مذہب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو جنگ کی اجازت کا پہلا حکم نازل کر کے ہی مسلمانوں کو مذہبی آزادی کی حفاظت کا ذمہ دار بنا دیا کہ یہ مذہب مخالف طاقتیں ہیں جو گرجوں کو بھی گرا دیں گی۔ راہب خانوں کو بھی گرا دیں گی۔ یہود کے معابد کو بھی گرا دیں گی اور مساجد کو بھی گرا دیں گی۔ ایسے خوبصورت حکم کو دیکھ کر اور سن کر تو پھر دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو اسلام کو دہشتگرد کہنے کے بجائے اس کی حمایت میں کھڑا ہونا چاہئے۔ جب بھی پریس کو یہ جواب دیا جاتا ہے تو وہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ بڑا اعلیٰ حکم ہے اور ہر ایک sensible آدمی جو ہے، عقلمند آدمی جو ہے وہ اس بات پر حیران ہوتا ہے کہ کیسا عمدہ حکم ہے قرآن کا۔

پس آج یہ ہر احمدی کا کام ہے کہ دنیا کو بتائے کہ تم جو اسلام پر اعتراض کرتے ہو، اسلام تو تمہارے مذاہب کے عبادتخانوں کی حفاظت کی ہدایت دیتا ہے اور تیرہ سال کی مسلسل انتہائی درندگی کی انتہا کو پہنچے ہوئے ظلموں کے بعد بھی جب اہل مکہ نے حملہ کیا تو اس خدا نے جو رب العالمین ہے مسلمانوں کو ان پر کئے ظلموں کا بدلہ لینے کے لئے نہیں کہا بلکہ ایسے وقت میں بھی اسلام کی امن پسند تعلیم کو یاد رکھنے کا حکم دیا کہ ظلم کے خلاف اگر تلوار اٹھانی ہے تو صرف امن قائم کرنے کے لئے اٹھانی ہے۔ بیشک اسلام آخری شرعی اور مکمل دین ہے لیکن اس کے باوجود یاد رکھو کہ دین کے بارے میں کوئی جبر نہیں۔ اپنی تعلیم دنیا کو بتاؤ۔ یہ بتا دو کہ اسلام ہی اب حقیقی اور سچا مذہب ہے اور حق اور جھوٹ میں فرق ظاہر ہو چکا ہے لیکن پھر بھی تم نے دوسرے مذاہب کے عبادت خانوں کو مسمار نہیں کرنا بلکہ ان کی حفاظت کرنی ہے۔

یہ آیت ان نام نہاد خلافت کے دعویٰ کرنے والوں اور اس کے ماننے والوں کے خیالات اور عمل کی بھی نفی کرتی ہے جو دوسرے مذاہب کی عبادتگاہوں اور چرچوں وغیرہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور انہیں مسمار کر رہے ہیں۔ بہرحال اس جنگ کے بعد بھی کفّار نے بار بار مسلمانوں سے جنگیں کی۔ بڑی تیاریوں کے ساتھ حملے کئے۔ جنگِ اُحد ہے۔ جنگِ خندق ہے اور دوسری جنگیں ہیں لیکن مسلمانوں کی طرف سے کبھی بھی پہلے حملے نہیں کئے گئے۔ اگر فوجیں بھیجی بھی گئیں، لشکر بھیجے بھی گئے تو امن قائم کرنے کے لئے۔ بعض جگہ سے جب یہ اطلاعیں آتی تھیں کہ دشمن حملہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے تو وہاں فوجیں بھیجی جاتی تھیں اور جب دشمن نے حملہ نہیں کیا اور جس خبر کی بناء پر لشکر بھیجے جاتے تھے وہ غلط ثابت ہوئی تو مسلمان بغیر جنگ کے واپس آ گئے۔

اور پھر جو جنگیں ہوئیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے بعض شرائط اور پابندیاں رکھیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بیان فرمایا ہے کہ جس قدر جنگ کی حالت میں بھی رعایتیں اسلام نے رکھی ہیں کسی دوسرے مذہب نے یہ تعلیم نہیں دی۔ بلکہ آجکل کی دنیا جو اپنے آپ کو مہذّب کہتی ہے اس میں بھی ان باتوں کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ چنانچہ مختلف جگہوں میں قرآن کریم جنگ کی صورت میں بھی نہایت انصاف کی تعلیم دیتا ہے۔

ایک جگہ فرمایا وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ۔ وَاقْتُلُوْھُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْھُمْ وَاَخْرِجُوْھُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْکُمْ وَالْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقٰتِلُوْھُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوْکُمْ فِیْہِ فَاِنْ قٰتَلُوْکُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ۔ کَذٰلِکَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ۔ فَاِنِ انْتَھَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ وَقٰتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ۔ فَاِنِ انْتَھَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ۔ (البقرۃ:191۔194) اور اللہ کی راہ میں ان سے قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو۔ یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور اس جنگ کے دوران انہیں قتل کرو جہاں کہیں بھی تم انہیں پاؤ اور انہیں وہاں سے نکال دو جہاں سے تمہیں انہوں نے نکالا تھا۔ اور فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہوتا ہے۔ اور ان سے مسجد حرام کے پاس قتال نہ کرو یہاں تک کہ وہ تم سے وہاں جنگ کریں۔ پس اگر وہ تم سے جنگ کریں تو پھر تم ان کو قتل کرو۔ اور کافروں کی ایسی ہی جزا ہوتی ہے۔ پس اگر وہ باز آ جائیں تو یقیناً اللہ بہت مغفرت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور ان سے جنگ کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اختیار کرنا اللہ کی خاطر ہو جائے۔ (آزادی مل جائے۔ دین اختیار کرنے کی کوئی پابندی نہ ہو) پس اگر وہ باز آ جائیں تو زیادتی کرنے والے ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں کرنی۔

پس یہ ہے خوبصورت تعلیم کہ جو عقل اور انصاف سے کام نہیں لینا چاہتے تو پھر انہیں انصاف قائم کرنے کے لئے سختی سے سمجھانا پڑتا ہے۔ لیکن اگر وہ عقل اور انصاف سے کام لیں تو پھر پیچھے نہیں پڑنا۔ پھر اپنے ہاتھ روک لو۔ بیشک انہوں نے پہلے بھی حملہ کیا ہو۔ لیکن ایک دفعہ جب ہاتھ روک لئے تو پھر ان کے پیچھے نہ پڑ جاؤ۔ اور پھر یہ کہا کہ جنگ صرف دین کے معاملے کے لئے ہے۔ اگر دوسروں کو پتا چل جائے کہ دین صرف اللہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور اس میں جبر نہیں ہے تو پھر اپنی ذاتی دشمنیوں کو یا ذاتی مفادات کو دین کا نام دے کر زیادتیاں نہ کرو۔

پس بڑا واضح حکم ہے کہ اگر جنگ ہے تو صرف اس لئے کہ اللہ کے دین کو ختم کرنے کے لئے جنگ کی جا رہی ہے اس لئے اللہ کے دین کو قائم رکھنے کے لئے تم بھی اسی طرح جواب دو۔ ذاتی مفادات اور ذاتی لالچوں اور دوسروں کی دولت پر قبضہ کرنے کی حرص اور ملکوں کو فتح کر کے اپنے زیرنگیں کرنے کے لئے جنگ نہیں کرنی۔ یا پھر اپنا اثر اور رعب قائم کرنے کے لئے جنگ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ بھی بڑا واضح ہے کہ اگر کوئی حملہ کرے تو جنگ کرو، خود حملہ نہیں کرنا۔ پھر جنگ صرف انہی سے کرنی ہے جو تم سے کر رہے ہیں۔ معصوموں اور غیر متعلقہ لوگوں کو ناجائز طور پر مارنا نہیں ہے۔ آج اگر مسلمان شدت پسند اس طرح کی جنگ کر رہے ہیں تو وہ بھی غلط کر رہے ہیں اور جو حکومتیں اور بڑی طاقتیں ہوائی حملے کر کے جو جنگیں کر رہی ہیں وہ بھی غلط کر رہی ہیں۔

پھر یہ بھی بڑا واضح ہے کہ باوجود اس کے کہ دشمن نے حملہ میں پہل کی ہے پھر بھی جنگ کو وہیں تک محدود رکھو۔ جنگ کو پھیلانا نہیں۔

آجکل کی بڑی بڑی حکومتیں اپنا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کیا وہ جنگ کو محدود رکھنے کی کوشش کر رہی ہیں یا پھیلانے کی۔ آجکل تو ذرا سی بات پر ایٹم بموں کے برسانے کی دھمکی دی جاتی ہے جس سے تباہی پھیلتی چلی جائے۔

پھر عبادت خانوں کو نقصان نہ پہنچاؤ ان کے اندر جا کر نہیں لڑنا۔ ہاں اگر دشمن یہ زیادتی کر رہا ہے اور باز نہیں آ رہا تو مجبوری ہے پھر اندر جا کر بھی لڑنا پڑتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَھَا وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْکَ فَاِنَّ حَسْبَکَ اللّٰہُ۔ ھُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ (الانفال:62۔63) اور اگر وہ صلح کے لئے جھک جائیں تو تُو بھی ان کے لئے جھک جا اور اللہ پر توکل کر۔ یقیناً وہ بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ اور اگر وہ ارادہ کریں کہ تجھے دھوکہ دیں تو یقیناً اللہ تجھے کافی ہے۔ وہی ہے جس نے اپنی نصرت کے ذریعہ اور مومنوں کے ذریعہ تیری مدد کی۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دشمن صلح کے لئے آمادہ ہو تو تم بھی فوراً جھک جاؤ، فوراً صلح کرو۔ پھر اس وہم میں نہ پڑو کہ کہیں وہ ہمیں دھوکہ نہ دے رہے ہوں۔ بیشک وہ دھوکہ دینے کا ارادہ بھی کرتے ہوں تب بھی تم نے صلح کی کوشش کرنی ہے۔ اگر جنگ خدا کے لئے ہے تو پھر خدا تعالیٰ ان کے دھوکے کے باوجود تمہیں کامیابی عطا فرما دے گا۔

اسی طرح قرآن کریم میں بہت سے احکامات ہیں جو مومنوں کو جنگ سے باز رہنے، صلح کی کوشش کرنے، ظلم سے بچنے اور بچانے کی ہدایت دیتے ہیں۔

پھر اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنگ کی صورت میں مسلمانوں کو ہدایت فرماتے تھے۔ اس زمانے میں جب جنگ میں دشمن کو قتل کر کے پھر اس کا چہرہ بھی بگاڑا جاتا تھا جسے مُثلہ کہتے تھے۔ مقتول کی کسی رنگ میں ہتک کرنا جائز سمجھا جاتا تھا۔ اس کے اعضاء کاٹے جاتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ایک مسلمان کے لئے کسی بھی صورت میں یہ چیز جائز نہیں ہے۔ جو مر گیا اس کی کسی بھی طرح بے حرمتی نہیں ہونی چاہئے چاہے وہ دشمن ہے۔ (صحیح البخاری کتاب العتق باب اذا ضرب العبد فلیجتنب الوجہ حدیث 2559)

پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ کبھی دھوکہ دے کر قتل نہیں کرنا چاہئے۔ (صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب تامیر الامام الامراء علی البعوث... الخ حدیث 4521) پھر آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ نہ ہی کسی عورت کو مارنا ہے اور نہ ہی کسی بچے کا قتل کرنا جائز ہے۔ (مؤطا امام مالک کتاب الجہاد باب النھی عن قتل النساء والولدان فی الغزو حدیث 981)

آجکل ٹی وی میں ہی ہم دیکھتے ہیں کہ ایئر سٹرائیکس (Air Strikes) سے کتنے معصوم بچے اور عورتیں مر رہی ہیں یا اپاہج ہو رہے ہیں۔ پھر بھی یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم صحیح ہیں اور اسلام کی تعلیم غلط ہے۔

پھر آپ نے پادریوں اور مذہبی رہنماؤں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ پھر بوڑھوں کو مارنے سے منع فرمایا (سنن الکبریٰ للبیہقی جلد التاسع صفحہ 154 حدیث 18665-18664 باب جماع ابواب السیر مطبوعہ الرشد ناشرون ریاض 2004ء) اور آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ صلح اور احسان کا سلوک رکھنا ہے اور اس کی بنیاد ڈالنی ہے۔

پھر آپ نے دشمنوں کے ملکوں میں اپنا ڈر اور خوف اور دہشت پیدا نہ کرنے کا ارشاد فرمایا (صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب فی الأمر بالتیسیر ... الخ حدیث 4525) کہ اگر گئے ہو، جنگ کی صورت پیدا ہوئی ہے، اس ملک پہ تمہارا قبضہ ہو بھی گیا ہے تو جو تمہارے اس ملک کے شہری ہیں چاہے وہ تمہارے مذہب کو نہیں بھی ماننے والے تب بھی تم نے ان سے نیک سلوک کرنا ہے۔ تمہارا ڈر اور خوف ان پر قائم نہیں ہونا چاہئے۔

یہ نام نہاد مسلمان جو آجکل جنگ کی وجہ سے دہشتگردی کرتے پھر رہے ہیں اور مختلف جگہوں پر ان کی وجہ سے ایک خوف اور دہشت پھیلی ہوئی ہے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو دیکھنا چاہئے۔ لیکن بات وہی ہے جو ایک فرانس کے پریس والے نے کہی تھی کہ جب میں نے چند دہشتگردوں سے پوچھا کہ تمہیں پتا ہے دین کا علم کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا، نہ ہمیں قرآن کا علم ہے اور نہ دین کا علم ہے۔ ہم نے تو وہ کرنا ہے جو ہمارے لیڈروں نے ہمیں کہہ دیا۔

پھر دشمن کے چہرے پر زخم لگانے سے آپؐ نے منع فرمایا۔ (صحیح البخاری کتاب العتق باب اذا ضرب العبد فلیجتنب الوجہ حدیث 2559) آجکل کی جنگ کے نتائج دیکھ لیں کہ چہرے بگڑ جاتے ہیں۔ لوگ اپاہج ہو جاتے ہیں۔

قیدیوں کے آرام کا خیال رکھنے کی آپؐ نے خاص طور پر ہدایت فرمائی۔ (المعجم الصغیر للطبرانی جلد 1 صفحہ 146 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت) عمارتیں گرانے اور درختوں کے کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی جلد التاسع صفحہ 154 حدیث 18666 باب جماع ابواب السیر مطبوعہ الرشد ناشرون ریاض 2004ء)

اب کیا کچھ ہے جو آجکل کی جنگوں میں نہیں ہو رہا۔ اور ہر جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عمل اور آپ کے خلفائے راشدین کے عمل سے اور آپ کے صحابہ کے عمل سے یہ ثابت ہے کہ یہ صرف ہدایتیں نہیں تھیں بلکہ ایسا ان پر عمل بھی ہوا اور انصاف پسند تاریخ دان اس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ بعض انصاف پسند مستشرقین بھی ہیں اور یہ لکھے بغیر نہیں رہتے۔

1949ء میں ایک امریکن پروفیسر روتھ کرینسٹن (Ruth Cranston) لکھنے والی ہیں جو مذہب کی ماہر بھی سمجھی جاتی تھیں اور اُس زمانے میں مذہب پڑھاتی تھیں۔ وہ کہتی ہیں کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی جنگ یا خونریزی کا آغاز نہیں کیا۔ ہر جنگ جو انہوں نے لڑی مدافعانہ تھی۔ وہ اگر لڑے تو اپنی بقا کو برقرار رکھنے کے لئے اور ایسے اسلحہ اور طریق سے لڑے جو اس زمانے کا رواج تھا۔ یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ چودہ کروڑ عیسائیوں میں سے (1949ء میں جب اس نے یہ کتاب لکھی تھی اس وقت امریکہ کی آبادی چودہ کروڑ تھی) جنہوں نے حال ہی میں ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد انسانوں کو ایک بم سے ہلاک کر دیا۔ (یہ اس تباہی کا حوالہ ہے جو جاپان میں ایٹم بم گرا کے امریکہ نے کی تھی۔) کوئی ایک قوم بھی ایسی نہیں جو ایک ایسے لیڈر پر شک کی نظر ڈال سکے جس نے اپنی تمام جنگوں کے بدترین حالات میں بھی صرف پانچ یا چھ سو افراد کو تہ تیغ کیا۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی میں جو جنگیں ہوئیں ان میں زیادہ سے زیادہ پانچ چھ سو آدمی مرے ہوں گے۔ یہ وہ لکھنے والی لکھ رہی ہے۔ (Ruth Cranston, World Faith, Harper and Row Publishers, New York, 1949, page 155)

پس اگر اعتراض کرنے والے ہیں تو بعض انصاف پسند بھی ہیں۔

تاریخ اس کی گواہ ہے کہ آپؐ نے انسانی جانوں کو بچانے کے لئے دشمنوں سے بعض ایسے معاہدے بھی کئے جن میں بظاہر مسلمانوں کی ذلّت نظر آتی تھی۔ ان میں سے ایک صلح حدیبیہ کا معاہدہ بھی ہے جو کفّار کی بدعہدی کی وجہ سے بعد میں ٹوٹ بھی گیا اور اس کے بعد پھر فتح مکہ بھی ہوئی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی۔ مکہ میں جو مسلمانوں کے ساتھ سلوک ہوتا رہا جس کے بعض واقعات مَیں نے شروع میں پیش کئے ہیں اور پھر کفّار کے مسلمانوں پر بار بار کے حملے جو ہوتے رہے یہ سب یہ تقاضا کرتے ہیں کہ کفار کو فتح مکہ کے بعد جو بھی سزا دی جاتی کم تھی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تحریر فرمایا۔ لیکن رحمۃ للعالمین اور امن وسلامتی کے شہنشاہ نے کیا سلوک کیا؟ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے آپ نے اعلان کیا کہ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ۔ کہ آج کے دن تم پر کوئی پکڑ نہیں ہے۔ تم آزاد ہو۔ بیشک اپنے دین پر قائم رہو لیکن امن سے رہنا ہو گا اور فتنوں اور جنگوں کو ختم کرنا ہو گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب حضرت عباس کسی طرح ابوسفیان کو جو اسلام کا سب سے بڑا دشمن تھا لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب فتح مکّہ سے پہلے مکّہ کے باہر مسلمانوں نے پڑاؤ ڈالا ہوا تھا تو اس وقت اسلامی لشکر کی وسعت دیکھ کر ابوسفیان کی زبان گنگ ہو گئی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ابوسفیان سے پوچھا کہ ابوسفیان کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ تجھ پر حقیقت روشن ہو جائے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ ابوسفیان نے کہا مَیں اب سمجھ گیا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود ہوتا تو پھر ہماری مدد کرتا۔ ہمارے تین سو ساٹھ بت ہیں۔ ابوسفیان نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا اقرار تو نہیں کیا لیکن متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ حکیم بن حزام جو اس وقت ابوسفیان کے ساتھ تھے وہ ایمان لے آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کی کہ آپ جو اتنا بڑا لشکر لے کر آئے ہیں یہ اپنی قوم کو تباہ کرنے کے لئے لائے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں نے ظلم کئے، معاہدے توڑے اور جنگیں کیں اور اب کہتے ہو کہ سزا بھی تمہیں نہ ملے۔ یہ سن کر ابوسفیان نے کہا کہ اگر مکّہ کے لوگ تلوار نہ اٹھائیں تو کیا وہ امن میں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، ہر وہ شخص جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اسے امن دیا جائے گا۔ ابوسفیان کی طبیعت فخر پسند تھی۔ حضرت عباس کے کہنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں آ جائے گا اسے بھی امن دیا جائے گا۔ جو کعبہ میں چلا جائے گا اسے بھی امن دیا جائے گا۔ جو اپنے ہتھیار پھینک دے گا اسے بھی امن دیا جائے گا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ابی رویحہؓ کے جھنڈے کے نیچے آنے والے کو بھی امن دیا جائے گا۔ ابی رویحہؓ کو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھائی بنایا ہوا تھا اور آپ نے حضرت بلال کو اس وقت کہا کہ تم یہ اعلان کرتے جاؤ کہ

جو میرے بھائی ابی رُویحہ کے جھنڈے تلے آئے گا اسے بھی امن دیا جائے گا۔(سیرۃ الحلبیۃ جلد 3 صفحہ 114 تا 116 باب ذکر مغازیہ ﷺ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) پس ایک خوبصورت انتقام کا سبق آپ نے حضرت بلالؓ کو بھی دیا کہ وہ حبشی غلام جسے مکّہ کی گلیوں میں گرم ریت پر پتھر رکھ کر گھسیٹا جاتا تھا وہ حبشی غلام آج مکّہ والوں کو اعلان کر کے یہ کہہ رہا ہے کہ اے مکّہ والو! اگر آج تم امن چاہتے ہو تو بلال کے بھائی کے جھنڈے کے نیچے آ جاؤ۔

پس یہ ہے وہ خوبصورت انتقام جو آپ نے مکّہ والوں سے حضرت بلال کو لینے کے لئے کہا۔ اس دوران جب لشکر مکّہ میں داخل ہو رہا تھا تو سعد بن عبادہ انصار کے کمانڈر تھے۔ انہوں نے ابوسفیان کو دیکھ کر کہا کہ آج خدا نے ہمارے لئے مکّہ میں داخل ہونا تلوار کے زور سے حلال کر دیا ہے۔ آج قریش قوم کو ذلیل کر دیا جائے گا۔ اس پر ابوسفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا آپ نے اپنی قوم کو قتل کرنے کی اجازت دے دی ہے کیونکہ ابھی ابھی انصار کے سردار اور اس کے ساتھی ایسا کہہ رہے تھے۔ یارسول اللہ! آپ تو دنیا میں سب سے زیادہ نیک، سب سے زیادہ رحیم اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے انسان ہیں۔ ابوسفیان کی یہ حالت دیکھ کر اس وقت صحابہ کے دل میں بھی رحم پیدا ہو گیا کہ کیا بیچارگی کی حالت ہے اس کی اور بجائے انتقام کے رحم کا جذبہ ان کو ابھر آیا۔ مکہ کی گلیوں میں جن صحابہ پر ظلم کیا جاتا تھا ان کے دلوں میں بھی رحم آ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کی بات سن کر فرمایا کہ سعد غلط کہتا ہے۔ فرمایا آج کا دن تو رحم اور امن کا دن ہے۔ چنانچہ آپ نے جھنڈا سعد سے لے کر ان کے بیٹے قیس کو دے دیا کہ انصار کی کمانڈ اب تم کرو گے۔ (سیرۃ الحلبیۃ جلد 3 صفحہ 118 باب ذکر مغازیہ ﷺ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

پس اس کے بعد بھی سوائے جن چند لوگوں نے جنگ کی کوشش کی کسی نے کسی کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھایا اور تمام ان لوگوں کو جو سالہا سال آپ اور آپ کے ساتھیوں پر ظلم کرتے رہے تھے اور جنگوں کے ذریعہ سے ختم کرنے کی کوشش کرتے رہے تھے رحم فرماتے ہوئے معاف کر دیا۔

پس اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر ایسے حالات میں رحم اور شفقت کا سلوک فرماتے ہیں تو آجکل جبکہ اسلام کو بحیثیت دین تلوار کے زور سے ختم کرنے کی کوئی حکومت اور کوئی طاقت کوشش نہیں کر رہی پھر کس طرح یہ جائز ہے کہ غیر مسلموں کو ظلم سے مارا جائے جن میں معصوم بچے بھی ہیں، عورتیں بھی ہیں بوڑھے بھی ہیں، اور پادری بھی ہیں اور مذہبی رہنما بھی ہیں۔

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا اور حقیقی اسلام کو پہچانا۔ دوسرے مسلمان اس انتظار میں ہیں کہ کوئی خونی مہدی آئے گا اور پھر جنگوں کا اجراء کرے گا لیکن وہ اپنے اس خیال میں غلط ہیں۔ جس نے آنا تھا وہ آ گیا اور امن اور پیار اور محبت سے اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلانے کے لئے ایک جماعت قائم کر گیا۔

پس آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم بتا کر غیر مسلموں کے منہ بھی بند کریں اور مسلمانوں کو بھی بتا دیں کہ اب اگر تم اسلام کی ترقی دیکھنا چاہتے ہو اور اس کا حصہ بننا چاہتے ہو تو مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہو کر ہی یہ کر سکتے ہو۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ کسی خونی مہدی نے نہیں آنا۔ اب اسلام نے پھیلنا ہے اور یقیناً پھیلنا ہے اور اپنی امن پسند تعلیم سے پھیلنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اب دنیا کی بقا ہے تو اس میں کہ اسلام کو قبول کرے۔ اب مسلمانوں نے اپنی ترقی کو دیکھنا ہے تو صرف اس مسیح و مہدی کے ساتھ جڑ کر دیکھ سکتے ہیں اس کے علاوہ اَور کوئی راستہ نہیں ہے۔ اور وہی مسیح و مہدی جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق آیا اور جس نے جماعت کا ایک سلسلہ قائم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر اسلام کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے اپنی تمام تر طاقتوں اور اپنی صلاحیتوں کے ساتھ تبلیغ اسلام کرنے والے ہوں اور دنیا میں اسلام کی حقیقی تعلیم پھیلانے والے ہوں، حقیقی پیغام پھیلانے والے ہوں اور دنیا کو بتائیں کہ آج اگر تمہاری بقا ہے تو اسلام میں ہے ورنہ دنیا تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہی ہے۔ یہ تباہ ہو جائے گی اور اس کو بچانے والا کوئی اَور دین نہیں صرف دین اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا کو عقل بھی عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ حاضری کی جو رپورٹ ہے اس کے مطابق مستورات، لجنہ کی حاضری 20455۔ مرد حضرات کی حاضری 20618۔ کُل حاضری ہے 41073۔

نعروں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حاضری میں سب سے زیادہ جو بیرونی ممالک سے حاضری ہے وہ یُوکے (UK) کی ہے۔ تقریباً پونے تین ہزار۔ لیکن میرا خیال ہے کہ جرمنی والے بھی یُوکے (UK) کی حاضری بڑھانے میں کافی کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ اس سے زیادہ ہوتی ہے۔

★...★...★

بقیہ: مصالح العرب ...... از صفحہ نمبر 3

طاقتور دیو ہیکل اشخاص نے تھاما ہوا تھا۔ اور وہ آسمان کی فضاؤں میں چلتے ہوئے میری جانب آ رہے تھے۔ ایسے لگ رہا تھا کہ اس شخص کا آسمان سے زمین پر نزول ہو رہا تھا۔ میں یہ خواب دیکھ کر ڈر گئی اور میری آنکھ کھل گئی۔ اس خاص منظر کی بنا پر بیس سال گزرنے کے باوجود مجھے اس شخص کی شکل یاد تھی۔

باوجود ان واضح رؤیائے صالحہ کے دیکھنے کے میرے والدین نے بیعت نہیں کی۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور خلافت کی حقانیت کے قائل ہیں لیکن بیعت کرنے میں نہ جانے کیا روک حائل ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں انشراح صدر عطا فرمائے اور جلد باضابطہ طور پر بھی امام الزمان کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: مختصر عالمی جماعتی خبریں ... از صفحہ نمبر 2

کے فضل سے بہت متأثر ہوئیں۔ اُنہیں قرآن کریم کا ڈچ ترجمہ، اسلامی اصول کی فلاسفی، دعوۃ الامیر، World Crisis and The Pathway to Peace کے ڈچ تراجم پیش کئے گئے۔ پروفیسر ریاض نور محمد صاحب کو گزشتہ رمضان المبارک میں یہی کتب پیش کی گئی تھیں، اور جلسہ سالانہ سرینام کے موقع پر انہوں نے کہا تھا کہ: "چند دن قبل آپ کی جماعت کی طرف سے کچھ کتب مجھے ملیں، اور انہیں پڑھنے کا موقع ملا۔ یہ واقعۃً ایک علمی خزانہ ہے جو مجھے ملا ہے، جو انتہائی گہرے اور تحقیقی مضامین اپنے اندر سموئے ہوئے ہے"۔

....

عید سے ایک ہفتہ قبل اشیاء خورد و نوش کے 20 پیکٹ غیر از جماعت مستحقین اور ضرورتمند افراد جماعت میں تقسیم کئے گئے۔ امسال عید الفطر پر حاضری 220 سے زائد رہی۔ الحمد للہ۔

☆...☆...☆

تحریک جدید کے سالِ نَو (84) کے اجراء کا اعلان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 نومبر 2017ء کے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے چوراسویں (84) سال کے اجراء کا اعلان فرما دیا ہے۔ تمام امراء کرام، مبلغین انچارج، صدران جماعت اور سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں نئے سال کے وعدہ جات کے حصول کا کام شروع کر دیں اور وعدہ جات مکمل ہونے پر مرکز میں بھجوا دیں۔

کوشش کریں کہ ہر فرد جماعت (خواہ چھوٹا ہو یا بڑا) اس بابرکت تحریک میں شامل ہو۔ خاص طور پر نو مبایعین کو شامل کیا جائے۔ رقم خواہ معمولی ہی کیوں نہ ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

بقیہ: الفضل ڈائجسٹ از صفحہ 18

کا موقعہ ملا تو شاہ صاحب اور ان کی بیگم نے سفر و حضر میں ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھا۔ قادیان کے گلی کوچوں سے انہیں اس طرح روشناس کروایا کہ ان کی قادیان کی سیر بامعنی ہو گئی۔

آپ کی ایک خاص عادت یہ تھی کہ کبھی اپنی حد سے آگے نہیں بڑھتے تھے۔ دوسروں کے اعمال و افعال پر نکتہ چینی بھی ان کی طبیعت سے بعید تھی۔ نہ خود کرتے تھے نہ کسی اَور کو کرنے دیتے۔ جب کالج میں ایم اے عربی میں داخل ہوئے تو اپنے اساتذہ کا پورا احترام ملحوظ رکھتے۔ ایک دو بار ہم نے انہیں اپنے کمرہ میں چائے پینے کے لئے بلایا۔ اتفاق سے ایک روز ہمارے ایک بے تکلّف ساتھی بھی آ گئے جو اِن کے استاد تھے تو شاہ جی کھڑے ہو گئے اور اُس وقت تک نہیں بیٹھے جب تک ان کے استاد نے انہیں بیٹھنے کا نہیں کہا۔ یہ ان کی بزرگانہ ادا تھی ورنہ وہ استاد ان سے علم اور مرتبہ میں کہیں فروتر تھے۔

...❁...❁...❁...

دنیا کا سب سے چھوٹا جزیرہ اور جمہوریہ "ناؤرو"

روزنامہ "الفضل" ربوہ 11 مئی 2012ء میں دنیا کے سب سے چھوٹے جزیرے "جمہوریہ ناؤرو" کا تعارف شائع ہوا ہے۔ بیضوی شکل کا نہایت زرخیز، سرسبز اور چکنی مٹی سے بنا ہوا یہ جزیرہ آسٹریلیا کے شمال مشرق میں بحرالکاہل میں واقع ہے۔ اس کی لمبائی 4 میل اور چوڑائی 3 میل ہے یعنی کُل رقبہ صرف بارہ میل ہے۔

ناؤرو کو 1798ء میں ایک جہازراں کیپٹن جان فیرن نے دریافت کیا اور اسے Pleasant Island کا نام دیا۔ 1881ء میں اس پر جرمنی نے قبضہ کر لیا اور اسے ناؤرو کا نام دیا۔ جرمنی نے یہاں فاسفیٹ کی کانیں بھی دریافت کیں۔ اس کے بعد 87 سال تک یہ جزیرہ آسٹریلیا، برطانیہ اور نیوزی لینڈ کے قبضہ میں رہا اور پھر 1968ء میں آزاد ہو کر دنیا کی سب سے چھوٹی جمہوریہ بن گیا۔ 2004ء میں اس کی کُل آبادی دس ہزار تھی۔

ناؤرو کے شہریوں پر کوئی ٹیکس لاگو نہیں ہوتا۔ انہیں مفت طبّی امداد، تعلیم، ٹرانسپورٹ اور ٹیلیفون کی سہولتیں میسّر ہیں۔ ملک کا کوئی شہری جب شادی کرتا ہے تو اُسے مفت گھر ملتا ہے۔ اگرچہ جزیرہ کا پیدل چکّر چند گھنٹے میں لگایا جا سکتا ہے لیکن ہر خاندان کے پاس تین تین چار چار گاڑیاں ہیں۔ اتنی امارت کے باوجود لوگ سادگی پسند ہیں اور فرش پر چٹائیوں پر سوتے ہیں۔ لوگ خوش مزاج اور سخی ہیں۔ جزیرے پر دس قبائل آباد ہیں جن کی رسوم علیحدہ علیحدہ ہیں۔

فاسفیٹ اور بعض دیگر معدنیات کی برآمد کے علاوہ یہاں کی حکومت نے دنیا کے کئی ممالک میں جائیدادیں اور کاروبار قائم کئے ہوئے ہیں۔ ویسے ٹیکس فری ریاست ہونے کی وجہ سے یہ ملک دنیا بھر کے سرمایہ داروں کے لئے بھی جنت ہے۔ یہاں کی فی کس آمدن 5 لاکھ امریکن ڈالر سالانہ ہے۔ یہاں کا صدر تمام انتظامی اختیارات کا مالک بشمول افواج کا کمانڈر انچیف ہے۔ ملک میں صرف ایک سیاسی جماعت ہے۔ 2003ء میں یہاں صرف چین کا سفارت خانہ موجود تھا۔

...❁...❁...❁...

Morden Motor (UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت رسائیدار خداداد خان صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 28/فروری 2012ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے حضرت رسائیدار خداداد خان صاحبؓ کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت خداداد خان صاحبؓ ولد محترم پہلوان خان صاحب بلوچ قوم سے تعلق رکھتے تھے اور بھیرہ کے ایک نزدیکی گاؤں گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ آپ فوج میں ملازم تھے۔ آپ نے 1901ء میں قبول احمدیت کی توفیق پائی۔ آپ کی بیعت کا اندراج اخبار الحکم میں محفوظ ہے۔ جب وصیت کا آسمانی نظام جاری ہوا تو آپؓ اور آپ کی اہلیہ حضرت کرم بی بی صاحبہؓ نے السابقون الاوّلون میں جگہ پائی۔ آپؓ کا وصیت نمبر3 تھا۔

حضرت خداداد خان صاحبؓ مخلص اور جاں نثار احمدی تھے۔ حضرت اقدسؑ کی وفات پر آپ نے ظہورِ خلافت پر کامل یقین رکھتے ہوئے خلیفہ کے انتخاب کی خبر سے پیشتر ہی حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحبؓ کے ہاتھ پر بیعت کا خط لکھ دیا جو بعدازاں اخبار ''بدر'' میں بھی شائع ہوا۔ ازاں بعد ایک مضمون میں آپؓ نے وہ اشارے بیان فرمائے جن کے نتیجہ میں آپؓ کو یقین تھا کہ حضرت مولوی صاحبؓ ہی خلیفۃ المسیح منتخب ہوں گے۔ مثلاً قبل از خلافت حضرت مولوی صاحبؓ کی خدماتِ دین اور اعلیٰ اخلاق۔ پھر حضرت اقدسؑ کا صدرانجمن احمدیہ کے وقت حضرت مولوی صاحبؓ کو میرمجلس بنانا۔ نیز حضرت اقدسؑ کا یہ شعر:

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

چند دیگر امور کے علاوہ ایک اہم بات جس کا مشاہدہ حضرت خداداد خان صاحبؓ نے بھی اپنی ذاتی زندگی میں کیا وہ قبولیتِ دعا تھی مثلاً آپؓ کی دوسری شادی کے بعد اولاد کا عطا ہونا اور غیرمتوقّع طور پر دفتری حالات میں پیش آمدہ تکالیف کا راحت سے بدل جانا۔

اپنے مضمون میں حضرت خداداد خان صاحبؓ نے مزید لکھا کہ جو دلائل حضرت صدیق اکبر کی خلافت کے بارہ میں ہوسکتے ہیں، وہ سب حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خلافت میں موجود ہیں۔ اور یہ نکتہ بھی مضمون میں بیان فرمایا کہ کبھی کوئی اپنی کوشش سے خلیفہ نہیں بن سکتا، یہ خدا کا کام ہے۔ زیادہ کتابیں لکھنے والا یا بڑا لیکچرار خلیفہ نہیں ہوسکتا جیسا کہ پہلے زمانہ میں بڑے سے بڑا فاتح بھی خلیفہ نہ ہوا۔ خدا تعالیٰ دلوں کی صفائی اور حالت سے خوب واقف ہے۔ وہ کسی کی خواہش کا پابند نہیں ہے۔ جس کو لائق سمجھتا ہے یہ عہدہ دے دیتا ہے۔

فروری 1911ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے اپنے ایک خواب کی بِنا پر ایک انجمن بنانے کا فیصلہ کیا تاکہ اس کے ذریعے احمدیوں کے دلوں میں ایمان کو پختہ کیا جائے اور فریضۂ تبلیغ کو باحسن وجوہ ادا کیا جائے۔ اس سلسلہ میں کئی بزرگوں سے استخارہ کروایا گیا اور بشارات کے نتیجے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی اجازت سے ایک انجمن ''انصاراللہ'' کی بنیاد ڈالی گئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ازراہ شفقت فرمایا: ''میں بھی آپ کے انصاراللہ میں شامل ہوں''۔ حضرت میاں خداداد خان صاحب کا نام اس انجمن کی ابتدائی فہرست میں آٹھویں نمبر پر موجود ہے۔

آپؓ اپنی ملازمت کے سلسلے میں کراچی بھی رہے۔ 1909-10ء میں آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری تھے۔ 1920ء تک آپ قادیان کے محلہ دارالفضل میں رہائش پذیر ہوچکے تھے۔

حضرت خداداد خان صاحبؓ نے دوشادیاں کیں۔ آپؓ کی اہلیہ اوّل حضرت کرم بی بی صاحبہ 1887ء میں پیدا ہوئیں اور 27 جنوری 1965ء کو حیدرآباد سندھ میں وفات پاکر بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ صحابہ میں دفن ہوئیں۔ دوسری بیوی محترمہ عمری بیگم صاحبہ (جن سے شادی کی اجازت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے پہلی بیوی سے حسن سلوک میں کمی نہ آنے کی شرط پر عنایت فرمائی تھی) 17 اکتوبر 1918ء کو بعمر تقریباً 38 سال وفات پاکر بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔

حضرت خداداد خان صاحبؓ نے یکم نومبر 1928ء کو ساہیوال کے گاؤں عارف والہ میں وفات پائی۔ نعش قادیان لائی گئی جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔ آپ کی اولاد میں دو بیٹے محترم سردار عطاء اللہ خان صاحب اور محترم سردار سیف اللہ خان صاحب اور ایک بیٹی محترمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب (ابن حضرت مرزا عبدالکریم صاحبؓ چٹھی مسیح) شامل تھے۔

...۞...۞...۞...

محترم سید عبدالحئی شاہ صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10 فروری 2012ء میں مکرم طاہر محمود احمد صاحب مربی سلسلہ کے قلم سے محترم سیّد عبدالحئی صاحب سابق ناظر اشاعت کی سیرت پر ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔ مضمون نگار کو طویل عرصہ تک نظارت اشاعت میں خدمت کا موقع ملتا رہا ہے۔

محترم سیّد عبدالحئی شاہ صاحب کے مختصر سوانحی خاکہ اور اہم خدمات کا تذکرہ قبل ازیں 23 جون 2017ء کے شمارہ کے ''الفضل ڈائجسٹ'' میں کیا جاچکا ہے۔

محترم سیّد عبدالحئی شاہ صاحب 12 جنوری 1932ء کو محترم سید عبدالمنان صاحب کے ہاں کشمیر کے گاؤں ''کوریل'' میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ پھر قادیان آگئے اور وہاں سے بطور طالبعلم ہی ربوہ منتقل ہوگئے۔ پھر قریباً چالیس سال کا عرصہ گزرنے کے بعد آپ اپنی والدہ سے ملنے (بھارت کے زیرانتظام) کشمیر میں اپنے آبائی علاقہ میں جاسکے۔ چند دن والدہ کی قربت میں گزار کر آپ واپس پاکستان آگئے تو پھر دونوں ممالک میں کشیدگی کے باعث ماں بیٹے کی ملاقات دوبارہ ممکن نہ ہوسکی اور اسی اثناء میں آپ نے اپنی والدہ کی وفات کا صدمہ نہایت صبر سے برداشت کیا۔

مضمون نگار رقمطراز ہیں کہ محترم شاہ صاحب باپ جیسی شفیق اور ہمدرد ہستی تھے جس کے ماتھے پر کبھی شکن نہیں دیکھی۔ لہجے میں سختی کا دُور دُور تک نام ونشان تک نہ تھا۔ طبیعت میں ظرافت کا عنصر بھی پایا جاتا تھا۔ آپ کا دفتر تشریف لانا بہار کے جھونکے سے کم نہ ہوتا۔ الجھے ہوئے کام سلجھنے لگتے اور متفرق مشکلات آپ کی ذہانت اور حکمت سے دُور ہوتی جاتیں۔ کئی عوارض میں مبتلا ہونے کے باوجود آپ ہمہ وقت دینی امور میں مصروف رہتے اور نظر رضائے باری تعالیٰ پر جمی رہتی۔

دربار خلافت سے آمدہ فوری امور کی انجام دہی کے لئے بہت فکرمند رہتے اور ان کی تکمیل کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کرتے۔ وقت مقررہ کے اندر مکمل کرنے کے لئے اپنے سب قویٰ کو بروئے کار لاتے اور دفتری اوقات کے بعد دفتر میں ہی مصروفِ کار رہتے یا کبھی گھر پر بھی کام لے جاتے۔

شاہ صاحب حسن اخلاق اور اوصاف حمیدہ میں اُن لوگوں کے ساتھ کھڑے نظر آتے ہیں جنہوں نے بےنفس ہوکر جماعت کی خدمت کی۔ اپنی سادہ زندگی کے لازوال نمونے پیچھے چھوڑے۔ اپنی محنت شاقّہ سے دن رات ایک کر دیا۔ خلافت سے محبت کے انمٹ نقوش چھوڑے۔ غریب پروری اور ہمدردی کی مثالیں قائم کیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی داستانیں رقم کیں۔ راضی برضا اور صبر کے نمونے دکھلائے۔

...۞...۞...۞...

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18 فروری 2012ء میں مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کے قلم سے محترم سیّد عبدالحئی صاحب کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

محترم پروازی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ سیّد عبدالحئی عمر میں دو چار سال بڑے تھے مگر ہم ذوق ہونے کی وجہ سے ہمارے مابین ہم عمروں کی سی بےتکلّفی تھی۔ آپ سے ہماری آشنائی ربوہ کے شروع کے زمانہ سے تھی جب ربوہ میں سب عمارتیں کچّی تھیں۔ ہم نے میٹرک کا امتحان دیا تھا اور قبلہ مولوی مصلح الدین راجیکی صاحب کی خدمت میں پہروں حاضر رہتے۔ جامعہ اُس وقت احمدنگر میں تھا مگر جامعہ کے طلبا ربوہ آتے جاتے رہتے تھے۔ سیّد عبدالحئی جب بھی ربوہ آتے تو مولوی صاحب سے ملنے اوران کی باتوں سے متمتع ہونے کے لئے وہاں آجاتے۔ پھر آپ کے نام کا ڈنکا بجنے لگا کیونکہ مولوی فاضل کے امتحان میں آپ پنجاب یونیورسٹی میں اوّل رہے تھے۔ پھر جامعۃالمبشرین ربوہ میں آگئے تو آپ سے قربت کا تعلق بننا شروع ہوا اور رفتہ رفتہ ہم بےتکلّف دوست بن گئے۔

ہمیں سیّد عبدالحئی صاحب کے بارہ میں صرف اتنا پتہ تھا کہ کشمیر سے آئے ہیں اور اکیلے ہیں۔ آپ نے اپنے علم اور بردبار طبیعت کی وجہ سے ہرایک کو اپنا گرویدہ بنا رکھا تھا۔ لوگ آپ کا احترام کرتے تھے۔ کچھ آپ کا اٹھنا بیٹھنا بھی عالموں کے ساتھ تھا۔ اگرچہ ہم جیسے لوگوں کے پاس بھی تشریف فرما ہوتے تھے مگر ایک فاصلہ قائم رکھتے۔ ادب کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔ عربی کے فاضل تھے مگر کبھی اپنے علم سے کسی کو مرعوب کرنے کی کوشش نہیں کرتے تھے۔

جب ہم تعلیم الاسلام کالج کے سٹاف پر آگئے تو سیّد عبدالحئی بھی مربی بن گئے۔ مگر تقرّر ربوہ ہی میں رہا۔ خاموش طبع آدمی تھے۔ اپنے کام سے کام رکھتے تھے۔ حلقۂ احباب محدود تھا۔ ان کا قلم لکھنے میں رواں نہیں تھا یا ہمیں محسوس ہوتا تھا کہ شاہ جی بہت کم لکھتے ہیں مگر ان کی علمیت میں کسی کو کلام نہیں تھا۔ بعد کو جب ناظر اشاعت بن گئے تو ایسے دَور میں جب اشاعت پر پابندیاں تھیں سلسلہ کی کتب اور اخبارات کی اشاعت میں مستعد رہے۔ ایک مومنانہ سادگی اور بےنیازی ان میں تھی۔ ربوہ کی گلیوں میں پھرتے ہوئے کوئی دیکھنے والا یہ نہیں جان سکتا تھا کہ یہ سلسلہ کے اتنے بڑے عالم اور عہدیدار ہیں۔

سیّد عبدالحئی کی طمانیت قلب اور خوشی کا ایک نظارہ ہم نے ایک بار تب دیکھا جب آپ حضرت صاحب سے مل کر نکلے۔ خوشی چہرے بشرے سے پھوٹی پڑتی تھی۔ ہم نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے: حضرت صاحب نے میری ایک ادنیٰ سی خدمت پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا ہے۔

آپ کے ذمہ حضرت صاحب کی تقاریر کے لئے حوالے مہیا کرنا بھی تھا۔ آپ اس کام میں اتنی مستعدی سے مصروف رہتے تھے کہ دن کی پروا تھی نہ رات کی۔ پاؤں سُوج کر کُپّا ہوجاتے تھے مگر کام بند نہیں کرتے تھے ایسی صورتحال میں پاؤں لٹکا کر بیٹھنا مضر ہی نہیں خطرناک بھی ہوتا ہے مگر آپ کو ایک ہی لَو لگی رہتی تھی کہ مطلوبہ حوالے بصحت تمام حضرت صاحب تک پہنچ جائیں۔

ہم سویڈن میں تھے تو ہمارے بیوی بچوں کو محترم سیّد عبدالحئی صاحب کی ہمسائیگی میں دو تین برس رہنے کا موقعہ ملا۔ میرے گھر سے کہتی ہیں کہ ہم نے شاہ صاحب کو کبھی اونچی آواز میں بات کرتے نہیں سنا۔ ان کی بیگم بھی حد سے زیادہ تعاون کرنے والی اور دوسروں کا خیال رکھنے والی تھیں۔ قادیان کے سفر میں بھی میری بیوی کو ان کی ہمراہی

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18 جنوری 2012ء میں محترم سیّد عبدالحئی شاہ صاحب کی یاد میں کہی گئی مکرم طاہر محمود احمد صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

فلک نے علم و حکمت کا زمیں پر اِک جہاں دیکھا
سمندر کی طرح خاموش بحرِ بیکراں دیکھا
خلافت کے اشاروں کو بہت خوبی سے سمجھا تھا
خلافت کے تقاضوں کا ہمیشہ پاسباں دیکھا
اطاعت کا مرقع نیز اخلاص و محبت سے
امورِ سلسلہ میں صاحبِ قلبِ تپاں دیکھا
محبت کے بکھیرے پھول اس دنیا کی محفل میں
دیارِ مہرواُلفت میں سبھی کا دلستاں دیکھا
ملا صبرِ جمیل ایسا کہ غم کے کوہساروں میں
ہمالہ سے بھی اِک مضبوط دل مثلِ چٹاں دیکھا
لب و لہجہ میں نرمی اور شرافت اور حلاوت تھی
سبھی سے گفتگو میں آپ کو شیریں زباں دیکھا
دہر میں چلچلاتی دھوپ ہو یا خوف کے سائے
سروں پر آپ کو ہم نے سدا اِک سائباں دیکھا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
November 24, 2017 – November 30, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday November 24, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 64-92.
00:35 Dars-e-Tehreerat
01:05 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 15.
01:30 Inauguration Of Baitul Ghafoor Mosque
02:55 Spanish Service
03:30 Pushto Muzakarah
04:10 Tarjumatul Qur'an Class: Rec. January 10, 1996.
05:20 Seekers Of Treasure
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 24.
06:45 The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih III (ra)
07:00 Beacon Of Truth: Recorded on October 30, 2016.
08:00 The Finality Of Prophethood
08:45 The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih I (ra)
09:00 An Audience With Huzoor At The Peace Symposium: Recorded on March 23, 2013.
10:00 In His Own Words
10:35 Path To Destruction
11:00 Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35 Tilawat [R]
11:55 Seerat Sahaba Rasool
12:30 Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:00 Live Friday Sermon
14:00 Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
14:30 Shotter Shondhane: Rec. November 2, 2014.
15:30 The Finality Of Prophethood [R]
16:15 The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih V (ra) [R]
16:30 Friday Sermon [R]
17:45 The Significance Of Flags
18:00 World News
18:15 Rishta Nata Ke Masa'il
18:30 Beacon Of Truth [R]
19:15 The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih II (ra) [R]
19:30 An Audience With Huzoor At The Peace Symposium [R]
20:30 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00 History Of Cordoba
21:30 Friday Sermon [R]
22:50 The Life Of Hazrat Khalifatul Masih IV (ra)
23:00 The Finality Of Prophethood [R]
23:45 Khilafat Turning Fear Into Peace

Saturday November 25, 2017

00:00 World News
00:30 Tilawat
01:00 Yassarnal Qur'an
01:30 An Audience With Huzoor At The Peace Symposium
02:30 In His Own Words
03:05 Beacon Of Truth
04:00 Friday Sermon
05:10 Introduction To Waqf-e-Jadid
05:25 Deeni-o-Fiqahi Masail
06:00 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 21-52.
06:15 Dars-e-Hadith
06:25 Al-Tarteel: Lesson no. 4.
07:00 Pakistan In Perspective
07:35 Open Forum
08:05 International Jama'at News
08:50 The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih III (ra)
09:05 Friday Sermon: Rec. November 24, 2017.
10:15 In His Own Words
11:50 Indonesian Service
11:55 Tilawat [R]
12:10 Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on November 25, 2017.
15:40 Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
16:15 Live Rah-e-Huda
17:55 Al-Tarteel [R]
18:30 World News
18:50 Open Forum [R]
19:30 Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
21:05 International Jama'at News [R]
21:55 Friday Sermon [R]
23:05 Qur'anic Archaeology [R]
23:40 Khilafat Turning Fear Into Peace

Sunday November 26, 2017

00:00 World News
00:15 Tilawat
00:30 Dars-e-Hadith
00:45 Al-Tarteel
01:20 Masjid Mubarak Rabwah
01:35 Huzoor's Jalsa Salana Address Bangladesh: Recorded on February 7, 2010.
02:40 Pakistan In Perspective
03:15 Open Forum
03:45 Friday Sermon
05:00 History Of Cordoba
05:25 Qur'anic Archaeology
06:00 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 53-84.
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 24.
07:00 Rah-e-Huda: Recorded on November 25, 2017.
08:35 Attractions Of Canada
09:05 Huzoor's Mulaqat With Nasirat From Ireland
10:05 In His Own Words
10:40 Seekers Of Treasure
11:20 Indonesian Service
12:20 Tilawat [R]
12:35 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon [R]
14:10 Shotter Shondhane: Rec. November 2, 2014.
15:10 Huzoor's Mulaqat With Nasirat From Ireland [R]
16:10 In His Own Words [R]
17:00 Hamara Aaqa
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
17:50 The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih V (aba)
18:00 World News
18:20 Rah-e-Huda [R]
19:55 Huzoor's Mulaqat With Nasirat From Ireland [R]
20:55 In His Own Words [R]
21:35 Hamdiyya Majlis
22:30 Friday Sermon [R]
23:40 Attractions Of Canada [R]

Monday November 27, 2017

00:10 World News
00:30 Tilawat
00:45 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:05 Yassarnal Qur'an
01:25 Huzoor's Mulaqat With Nasirat From Ireland
02:25 In His Own Words
03:05 Hamara Aaqa
03:40 The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih V (aba)
03:50 Friday Sermon
04:55 Seekers Of Treasure
06:00 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 85-111.
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 4.
07:05 Rencontre Avec Les Francophones
08:10 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:30 Malayalam Service
08:55 Inauguration Of Baitur Rahman Mosque
10:20 Kids Time
10:55 Friday Sermon: Recorded on June 16, 2017.
12:00 Tilawat [R]
12:10 Dars-e-Hadith [R]
12:25 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on December 23, 2011.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Inauguration Of Baitur Rahman Mosque [R]
16:30 International Jama'at News
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:15 Somali Service
18:50 Malayalam Service [R]
19:15 Kids Time [R]
19:55 Inauguration Of Baitur Rahman Mosque [R]
21:10 Aao Urdu Seekhain
21:30 The Finality Of Prophethood [R]
22:30 Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]

Tuesday November 28, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Hadith
00:45 Al-Tarteel
01:25 Inauguration Of Baitur Rahman Mosque
02:40 Aao Urdu Seekhain
03:00 International Jama'at News
04:00 Rencontre Avec Les Francophones
05:05 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
05:35 Malayalam Service
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 25.
07:00 Liqa Ma'al Arab: Recorded on June 6, 1996.
08:00 Story Time: Part 44.
08:25 InfoMate
09:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on November 26, 2017.
10:05 In His Own Words
10:40 Khilafat-e-Haqqa Islamiya
11:15 Indonesian Service
12:20 Tilawat [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Rec. November 24, 2017.
14:05 Bangla Shomprochar
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
16:10 In His Own Words [R]
16:40 Signs Of The Latter Days
17:25 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Story Time [R]
18:40 InfoMate [R]
19:20 Khilafat-e-Haqqa Islamiya [R]
20:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
21:00 In His Own Words [R]
21:35 Signs Of The Latter Days [R]
22:20 Liqa Ma'al Arab [R]
23:30 Tehrik-e-Jadid
23:50 World News

Wednesday November 29, 2017

00:10 Tilawat
00:30 Dars-e-Tehreerat
00:45 Yassarnal Qur'an
01:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:25 In His Own Words
02:55 Khilafat-e-Haqqa Islamiya
03:35 InfoMate
04:15 Liqa Ma'al Arab
05:15 Signs Of The Latter Days
06:00 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 140-157.
06:10 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:25 Al-Tarteel: Lesson no. 4.
07:00 Question And Answer Session: Recorded on October 21, 1995.
08:00 Love Of Khilafat
09:00 Huzoor's Jalsa Salana Address Spain
10:00 In His Own Words
10:35 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00 Indonesian Service
12:05 Tilawat [R]
12:25 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Rec. November 24, 2017.
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Huzoor's Jalsa Salana Address Spain [R]
16:00 In His Own Words [R]
16:35 Ghazwat-e-Nabi
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:30 L'Islam En Questions
19:30 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00 Huzoor's Jalsa Salana Address Spain [R]
21:00 History Of MTA In Mauritius
21:30 Ghazwat-e-Nabi [R]
22:30 Question And Answer Session [R]

Thursday November 30, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:55 Al-Tarteel
01:30 Huzoor's Jalsa Salana Address Spain
02:30 In His Own Words
03:10 Love Of Khilafat
04:00 Question And Answer Session
05:00 Ghazwat-e-Nabi
06:05 Tilawat: Surah Al-Hajj verses 1-38.
06:20 Dars-e-Tehreerat
06:35 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 73.
07:00 Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on December 7, 1995.
08:05 Shama'il-e-Nabwi
08:40 The Prophecy Of Khilafat
09:00 Huzoor's Jalsa Salana Address Germany: Recorded on August 27, 2017.
10:05 In His Own Words
10:35 Safar-e-Hajj
11:15 Japanese Service
11:35 History Of Cordoba
12:00 Tilawat [R]
12:15 Dars-e-Tehreerat [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on August 25, 2017.
14:05 Beacon Of Truth
15:00 Huzoor's Jalsa Salana Address Germany [R]
16:05 In His Own Words [R]
16:35 Persian Service
17:05 Roots To Branches
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Pakistan In Perspective [R]
18:55 Open Forum
19:30 Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw) [R]
20:05 Friday Sermon [R]
21:00 In His Own Words [R]
21:30 Safar-e-Hajj [R]
22:25 Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30 Roots To Branches [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 24 November 2017 | Issue No. 47

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ یوکے منعقدہ (28 تا 30 جولائی 2017ء) کے موقع پر

دنیا کے مختلف ممالک سے وفود کی آمد اور جلسہ میں شمولیت

کروشیا، میسیڈونیا، انڈونیشیا، نیپال، امریکہ، ہنگری، ساؤتھ کوریا، بنگلہ دیش، نیوزی لینڈ، برکینافاسو، گوئٹے مالا، کوسٹاریکا اور ماسکو کے وفود اور مہمانان کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں، مہمانوں کے جلسہ سالانہ کے بارہ میں تأثرات اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان ایام میں غیر معمولی مصروفیات کا مختصر ذکر۔

عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن

قسط نمبر 3

31 جولائی 2017ء بروز سوموار
(حصہ دوم)

☆ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز محمود ہال میں تشریف لائے جہاں ملک کروشیا اور میسیڈونیا سے آنے والے وفد نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

....

کروشیا اور میسیڈونیا کا وفد

☆ کروشیا سے امسال 21 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ جن میں دو ممبرانِ پارلیمنٹ، وکلاء، پروفیسرز، اساتذہ، ڈائریکٹر عربک لینگوئج سنٹر زغرب، یونیورسٹیز کے طلباء، سول انجینئرز اور بزنس کے شعبہ سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

☆ جبکہ ملک میسیڈونیا سے دو صحافی حضرات پر مشتمل وفد نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔

☆ وفد کے ممبران نے اپنا تعارف کروایا اور اس بات کا برملا اظہار کیا کہ جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات بہت عمدہ تھے اور ہمارا بہت اچھا خیال رکھا گیا۔ ہماری ہر ضرورت پوری کی گئی۔ ہم سب جلسہ کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

☆ **یورپ کے اکٹھا ہونے کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ** میں نے اپنے یورپین پارلیمنٹ کے ایڈریس میں کہا تھا کہ یورپ اکٹھا رہے تو اس کا فائدہ ہے۔

☆ ایک سوال کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔ مذہب کا معاملہ دل سے ہے۔ آپ کسی کو مجبور نہیں کر سکتے۔

☆ کروشیا سے آنے والے وفد کے ایک مہمان Mr. Mulabegovic Sead پیشہ کے اعتبار سے وکیل ہیں اور جلسہ کی کارروائی سے بہت متاثر ہوئے۔ حضور انور کے ساتھ ملاقات کے دوران انتہائی جذباتی انداز میں کہنے لگے:

مَیں نہ تو انگریزی صحیح بول سکتا ہوں اور نہ ہی اردو آتی ہے۔ مگر یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ سال میں نے بطور ایک مسلمان جلسہ میں شرکت کی تھی۔ جبکہ امسال میں احمدی مسلمان بن کر اپنے ملک واپس جا رہا ہوں۔

☆ کروشین پارلیمنٹ کے ممبر اسمبلی Mr. Hajdukovic Domangoj نے عالمی بیعت کے حوالہ سے بتایا کہ:

عالمی بیعت کی تقریب نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔ مَیں عیسائی مذہب کی Faith Reconfirmation کی تقریب میں متعدد مرتبہ شامل ہوا ہوں۔ لیکن جو جذبات، خلوص اور مذہب سے وفاداری کا عزم جماعت احمدیہ کی عالمی بیعت میں دیکھا ہے وہ ایک عجیب وغریب اور حیرت انگیز تجربہ تھا جس کو مَیں ساری عمر یاد رکھوں گا۔

☆ کروشیا سے ایک خاتون Milicic Dolores صاحبہ جو کہ ایک وکیل ہیں اور ان کی انسانی حقوق کی اپنی ایک N.G.O. بھی ہے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جلسہ کے خطابات اور اس کے بعد جماعت احمدیہ کی طرف سے انسانی حقوق کے لئے کئے جانے والے کاموں کو جان کر میرے علم میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے اور امید کرتی ہوں کہ اب میں اس کام کو مزید بہتر رنگ میں سرانجام دے سکوں گی۔

☆ کروشین وفد میں ایک خاتون Katrina Celjak صاحبہ (کترینہ سالک) بھی شامل تھیں۔ موصوفہ پہلے چرچ میں Nun تھیں اور اب حق کی تلاش میں ہیں۔ وہ کہتی ہیں:

جلسہ کے ماحول نے اور یہاں پر لگائی گئی نمائشوں اور جماعت کے بارہ میں دیگر معلومات نے میرے ذہن کو بہت جلا بخشا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ شاید جلدی اب تلاش حق کا سفر اپنی منزل کو پالے گا۔ امام جماعت احمدیہ کے خطابات نے میرے ذہن پر گہرے اثر چھوڑے ہیں اور اب میں نے تمام امور کا بہت گہرائی سے جائزہ لینا شروع کر دیا ہے۔

☆ کروشیا کے وفد میں انٹرنیشنل بزنس مینجمنٹ کے ایک طالبعلم Marin Krstulovic صاحب بھی شامل تھے۔ جلسہ کے انتظامات، محبت اور خلوص سے بہت متاثر ہوئے۔ وہ کہتے ہیں کہ:

جلسہ کے دوران چھوٹے بچے جس محبت اور اخلاص کے ساتھ پانی پلانے کی ڈیوٹی دے رہے تھے۔ یا خراب موسم میں پارکنگ اور ٹریفک کو کنٹرول کیا جا رہا تھا اور صفائی کے معیار کو قائم رکھنے کے لئے جو کاوشیں کی جا رہی تھیں ان سب امور نے ان پر بہت گہرے نقوش چھوڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ پہلی بار احمدیہ جلسہ میں شامل ہوئے ہیں، لیکن اس کی یاد ساری عمر ان کے ساتھ رہے گی۔

☆ کروشین وفد میں ایک اکنامکس کی طالبہ بھی شامل تھیں۔ وہ کہتی ہیں:

میں پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شریک ہوئی ہوں۔ جس طرح جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو پھیلا رہی ہے اور تحمل و برداشت اور محبت کا درس دے رہی ہے۔ دیگر مسلمانوں کو اس طرف کھلے دل و دماغ سے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ احمدیت کا پیغام حق ہے اور یہ متأثر کُن پیغام ہے اور میں امید رکھتی ہوں کہ جلد ہی دیگر مسلمان اپنی غلطی کو تسلیم کریں گے اور احمدیت کی طرف سے حقیقی پیغام کو قبول کریں گے۔

☆ میسیڈونیا کے ایک صحافی 'ٹونی آئیوسکی' Toni Ajtouski صاحب دوسری مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

بارش کی وجہ سے میرا خیال تھا کہ بہت سے مسائل پیدا ہوں گے کیونکہ گزشتہ سال موسم اچھا تھا۔ لیکن جلسہ کی انتظامیہ نے بہت اچھے طریق سے اس مسئلہ کو حل کیا۔ اسی طرح ہوٹل میں قیام اور ٹرانسپورٹ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ ایک صحافی کے طور پر مجھے ہر جگہ جانے اور ریکارڈنگ کرنے کی اجازت تھی۔ جلسہ کی انٹرنیشنل میڈیا ٹیم نے ہماری بہت مدد کی اور بعض ایسی ریکارڈنگز ہمیں دیں جو ہم خود ریکارڈ نہ کر سکے۔ مجھے جلسہ میں شامل ہو کر پتہ چلا کہ احمدی مسلمان دہشتگردی کے بارہ میں بہت فکر مند ہیں اور وہ ایسے حملوں کی ہرگز پشت پناہی نہیں کرتے۔

☆ کروشیا اور میسیڈونیا کے وفود کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ایک بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

سائپرس کا وفد

☆ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنے دفتر میں تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق ملک سائپرس سے آنے والے وفد نے ملاقات کا شرف پایا۔

☆ سائپرس سے وہاں کے صدر جماعت Rami Shaher Jebrin Aljabari صاحب اپنی اہلیہ اور پوتی کے ساتھ آئے تھے۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے صدر صاحب کی اہلیہ اور پوتی سے دریافت کیا کہ آپ کو جلسہ کیسا لگا۔ یہ دونوں پہلی دفعہ یُوکے آئی تھیں اور جلسہ میں شامل ہوئی تھیں۔ ان دونوں نے بتایا کہ جلسہ میں شامل ہو

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں